CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

KEEMAT

(۱) پیر حسام الدین امیرا کدل کشمیر

چندی کشمیر ناول انگلیسی

نام مصنف

نمبر کتاب قیمت

پروپرائٹر

پیر حسام الدین جنرل مرچنٹ امیرا کدل کشمیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پتہ نہ چلا۔ بنک کے منیجر نے بارہ ہزار پانچسو روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا تھا۔ کہ جو شخص چور کو گرفتار کرا دے گا۔ یا گرفتار کرنے کی تدبیر بتائے گا۔ وہ انعام کا مستحق ہے۔ کلکتہ کے روزانہ اور ہفتہ وار اخباروں کے کالم ان خبروں سے بھرے ہوتے تھے۔ عام لوگوں کو اس معاملے سے بہت دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ پولیس کی کارروائیوں پر ان کی نگاہ تھی۔ اور وہ لوگ بیچینی سے انجام کا انتظار کر رہے تھے راشد اور رشید کے دل میں انعام حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ انھیں روپیہ کی کمی نہ تھی۔ لیکن ان کا خیال تھا۔ اگر چہ پتہ چل گیا۔ تو بڑا نام ہوگا۔ اسی سبب سے ایک روز دونوں نے پولیس افسر کو درخواست دیکر تحقیقات کرنے کی اجازت چاہی۔ چونکہ دونوں شریف کے لڑکے اور تعلیم یافتہ تھے شہر میں ان کے علم و فضل کی شہرت تھی۔ افسر نے شکریہ کے ساتھ اجازت دیدی۔ اور پولیس کے نام ایک حکم جاری کیا۔ کہ جس وقت ان دونوں کو جتنی پولیس کی ضرورت ہو فوراً دیدیجائے۔ اور دونوں کو ایک ایک اعزازی ٹائپ عنایت کی۔ کہ وقت پر کام آوے۔

اب ہم اپنا قصہ شروع کرتے ہیں۔ ناظرین کو وہ الفاظ یاد ہونگے۔ جو ابھی راشد کی زبان سے ادا ہوئے۔

اسوقت شام کے ساڑھے چھ بجے تھے۔ ایڈن گارڈن پر غضب کی رونق تھی۔ صدہا مہذبین ہری ہری دوب کو اپنے ناز سے پامال کرتی پھرتی ہیں جس کے ساتھ ساتھ عاشق مزاج نوجوانوں کے دل بھی پسے جاتے تھے۔ وسط میں جو بنگلہ ہے اس کے اندر بینڈ کی مست اور دل کش صدا بلند تھی۔ ایک طرف کی بنچوں پر پارسی خواتین۔ کتھری میمیں۔ اور بنگالی بیٹھے ہوئے اس ہوشربا منظر کی نظارہ بازی میں مصروف تھے۔ دوسری جانب کی بنچوں پر دبدبہ قطار در قطار دور تک چلی گئی تھیں۔ یہ یورپین اصحاب کا مجمع تھا۔ بہت سے ماروا ڑی بنچوں پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے گھاس پر بے تکلفی سے بیٹھے ہوئے اپنی خلقی عادت کے موافق زور زور سے باتیں کر رہے ہیں۔

اس مجمع سے الگ تھلگ ایک گوشہ میں ہمارے دونوں دوست راشد اور رشید بیٹھے ہوئے تھے۔ راشد کے ہاتھ میں پولیس افسر کا تحریری اجازت نامہ تھا جس کے ایک ایک لفظ کو غور کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ کبھی کبھی سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھ بھی لیتا تھا۔ پڑھ چکنے کے بعد اس نے سر اٹھایا۔ اور مذکورہ بالا الفاظ کہے جسے سنکر رشید نے کہا:

رشید:۔ جو کچھ کرنا ہے تیار کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں۔

راشد:۔ تو اب تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ آج اور اسوقت سے ہمیں کام شروع کر دینا چاہیئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چند چیزوں کی ضرورت ہے۔ انھیں خرید کر اپنا اپنا کام شروع کریں گے۔
یہ کہکر دونوں بھائی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ باغ سے نکلکر اپنی گاڑی پر سوار ہوئے جو باہر ہی کھڑی تھی۔ اور کوچبان کو راہ بازار سے ہوکر مرغی ہٹے چلنے کا حکم دیا۔ کوچبان نے راس کو جنبش دی۔ گھوڑوں کو چلنے کا اشارہ کیا۔ اور گاڑی چوڑی چوڑی سڑکوں سے گذرتی ہوئی راہ بازار اور وہاں سے مرغی ہٹے پہنچکر ایک کھلونوں کی دوکان کے سامنے ٹھہر گئی۔ دونوں بھائی اُترکر دوکان میں گئے۔ چند مختلف رنگ اور مختلف وضع کے بچے خریدے۔ وہاں سے روانہ ہوکر چوڑی میں انگریزی دوکانوں سے کچھ دوائیاں خریدیں۔ پھر ایک کپڑے کی دوکان پر گئے جہاں ہر ملک و قوم کا سلا سلایا لباس فروخت ہوتا تھا۔ دونوں نے اپنی اپنی پسند کے موافق جیسا اور جیسا کئی قسم کے کپڑے مول لئے۔

ان کاموں سے فارغ ہوکر خضر پور واپس آئے۔ جہاں دونوں ایک ہی بنگلے میں رہا کرتے تھے۔

باب ۲

پہلی تفتیش

پہلے پہلے رہِ اُلفت میں قدم رکھتا ہوں
دلِ پُرشوق ذرا راہ نما ہو جانا۔

کھانے سے فارغ ہوکر دونوں نے معمولی بنگالیوں کا بھیس بناکر آئینہ میں دیکھا۔ اور یہ یقین کرکے کہ اب ہمیں کوئی نہ پہچان سکے گا چپکے چپکے کچھ باتیں کرکے گھر سے روانہ ہوگئے سب سے پہلے پولیس اسٹیشن گئے۔ اور دیر تک سب انسپکٹر سے کچھ باتیں کرتے رہے۔ خوب اچھی طرح سمجھا بجھا کر دونوں بھائی تھانہ سے نکل کر ایک طرف روانہ ہوئے۔
رات کے بارہ بج گئے تھے۔ اور برساتی رات ہونے کیوجہ سے بیحد تاریکی چھائی ہوئی تھی جسے میونسپل بورڈ کی طرف سے لگائی ہوئی راہ کی لالٹینیں بھی دور کرنے میں قاصر تھیں۔ دونوں بھائی خضر پور سے نکل کر گھوڑ دوڑ کے میدان اور وہاں سے [illegible] پہنچے۔ یہاں پہنچکر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ فٹ پر کھڑے ہوکر آہستہ آہستہ باتین کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ایک جانب روانہ ہوئے اب وہ سورتی بگان کی ایک تنگ اور گندی گلی مین نہایت آہستہ روی سے چل رہے تھے۔ آگے آگے راشد تھا اور اس سے چند گام پیچھے رشید۔ دونون داہنے بائین غور سے کسی نشان کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دونون بھائی دو نامی ڈاکوؤن کی فکر مین یہان آئے تھے جسمین ایک کا نام رومیش اور دوسرے کا نام ستیش تھا۔ یہ دونون ڈاکو اپنے فن مین یکتائے روزگار تھے۔ صدہا لوگون کو لوٹ لیا تھا۔ مگر آجتک پولیس پکڑ نہ سکی تھی۔ دونون کے قبضہ مین بہت سے بدمعاش تھے۔ جو راتون جرائم کیا کرتے تھے۔ مگر اس غضب کے چالاک تھے کہ کبھی ہاتھ نہ لگتے تھے۔ رشید اور راشد نے ان کا نام سنا تھا۔ انھین یقین تھا جس صفائی سے بنک کا پچاس ہزار روپیہ نکالا گیا ہے وہ رومیش اور ستیش کے سوا کسی دوسرے چور مین نہین ہوسکتی۔ اسی لئے انھین ان دونون کی تلاش تھی۔ انھون نے خفیہ طریقے سے کسی قدر پتہ لگا لیا تھا۔ اسی لئے اسوقت اس سنسان گلی مین آئے تھے۔ نصف گلی طے کی تھی۔ کہ رشید نے کہا۔

رشید :۔ راشد بھائی جلدی لیٹ جایئے۔ گولی آپ کے سر کو پاش پاش کیا چاہتی ہے

راشد :۔ رُک کر۔ کیا ہے۔

رشید۔ مجھے کچھ شبہ سا ہوا ہے۔

اسوقت راشد گلی کے ایک مکان کو بغور دیکھ رہا تھا۔ وہ راستہ طے کر چکا تھا۔ کہ رشید نے زور زور دو مرتبہ تالی بجائی۔ ہنوز راشد پھرا نہ تھا۔ کہ سامنے والی دیوار پر کسی کی سرچھائین نظر آئی۔ اور ریوالور کی آواز ہوئی۔ ساتھ ہی راشد پھرتی سے زمین پر لیٹ گیا۔ گولی سنسناتی ہوئی اُس کے اوپر سے نکل گئی۔ اور وہ بال بال بچگیا۔

راشد اور رشید علم اشارہ مین کافی دستگاہ رکھتے تھے۔ انھون نے جاسوسی اختیار کرنے کی قبل ایسے موقعون کے لئے خاص خاص اشارے بنائے تھے۔ جو آیندہ معلوم ہونگے کبھی آنکھون کی گردش کبھی انگلیون کی حرکت سے کبھی سیٹی اور زنبیل کے ذریعہ سے وہ اپنے دلی خیالات کا اظہار بڑی خوبصورتی سے کر لیتے تھے۔ انھین اشارون کی بدولت اسوقت راشد کی جان بچگئی۔ ورنہ دشمن کی گولی جو کمین گاہ سے چلائی گئی تھی۔ اسکا بھیجا پاش پاش کر دیتی گولی نکل جانے کے بعد راشد کھڑا ہوگیا۔ اور رشید کے پاس جاکر بولا۔

راشد :۔ گولی کس طرف سے آئی ہے۔ آپنے دیکھا۔ یا نہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رشید۔ یہ تو نہیں دیکھ سکا۔

راشد۔ پستول کی چمک دیکھی یا وہ بھی نہیں۔

رشید:۔ میں نے صرف پرچھائیں دیکھی۔

راشد:۔ کس کی پرچھائیں تھی۔

رشید:۔ میرے خیال میں نہ تو لاوینش کی پرچھائیں تھی۔ نہ ستیش کی۔

یہ واقعہ کچھ ایسی تیزی سے وقوع پذیر ہوا تھا۔ کہ رشید اچھی طرح نہ دیکھ سکا۔ اسی سے گولی کے آنے کے صحیح مقام کو نہ بتا سکا۔ بہرنوع دونوں بھائی یہ معلوم کرنے کی فکر میں لگے کہ گولی کس مکان سے آئی تھی۔

رشید ہاتھ میں پستول لے کر اس مکان کے دروازے پر جا کر کھڑا ہوا۔ جس سے شک تھا پرچھائیں کی جھلک دیکھنے سے صاف معلوم ہو گیا تھا گولی کھلے مقام سے نہیں ماری گئی تھی۔ بلکہ کسی چیز کی آڑ سے فیر ہوا تھا۔ اسی سے پرچھائیں صاف نہ دکھائی دی تھی اب راشد نے جیبی لالٹین روشن کر کے گولی تلاش کرنا شروع کی۔ وہ پہلے رشید کے قریب گیا۔ وہاں شست باندھ کر پستول کی نال کی زد پر چلا۔ اس طریقے سے وہ بڑی آسانی سے اوس جگہہ پہنچ گیا جہاں جا کر گولی ایک دروازے میں دھنس گئی تھی۔ اسے اچھی طرح دیکھ بھال کر وہ پھر اسی طرح سیدھ باندھے ہوئے اُلٹے پاؤں واپس ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اسی مکان کے دروازے پر پہنچ گیا۔ جس پر پہلے ہی سے شک قائم کر چکا تھا۔ اس کے بعد رشید نے جانچ کرنا چاہی۔ گو اسنے پرچھائیں اچھی طرح نہ دیکھی تھی تاہم ذہن کی تیزی سے ایک ہی جھلک میں اس نے اسطرح ذہن نشین کر لیا تھا کہ مگر استعانا اس سے کہا جاتا۔ تو وہ دیوار پر اسکا نقشہ کھینچ سکتا تھا۔ اس نے بھی اپنی تحقیقات سے یہی طے کیا کہ گولی اس مکان سے چلائی گئی ہے۔

گولی چلنے کی جگہہ معلوم کر کے دونوں وہاں سے آگے کی طرف چل کھڑے ہوئے اور ایک سنسان مقام پر کھڑے ہو کر باہم صلاح و مشورہ کرنے لگے۔ تھوڑی دیر کی گفتگو میں دونوں ہمخیال ہو کر تفتیش و تحقیقات کرنے پر مستعد ہو گئے۔

تھوڑی دیر ساکت و صامت کھڑے رہنے کے بعد راشد بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے آگے بڑھا۔ چند ہی قدم آگے بڑھا ہوگا۔ کہ کانوں میں پستول دغنے کی آواز آئی۔ اور چمک محسوس ہوئی۔ لیکن وہ بال بال بچ گیا۔ اب بدمعاشوں نے متواتر فیر کرنا شروع کئے۔ گرفتاری ہونے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے کوئی گولی اسے نقصان نہ پہنچا سکی۔ جسوقت گولیان چل رہی تھین۔ اوسوقت راشد نے انکی چمک مین اس جگہہ کو اچھی طرح دیکھ لیا۔ جہان سے فیر کیے جا رہے تھے۔ اب اس نے بھی جیب سے اپنا پستول نکال کر داغنا شروع کیا۔ اگر وہ چاہتا۔ تو اپنے حملہ آورون کو بہت آسانی سے نشانا بنا سکتا تھا۔ لیکن اسے جان لینا منظور نہ تھی۔ صرف اپنی حفاظت کی غرض سے مدافعت کر رہا تھا وہ فیر کرتا جاتا تھا اور آہستہ آہستہ آگے قدم بڑھاتا جاتا تھا۔ چند ہی منٹ مین وہ مشتبہ مکان کے دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ اسکی تیز نگاہون نے پہلے ہی دروازے کی درارون سے دیکھ کر معلوم کر لیا تھا۔ کہ اندر روشنی موجود ہے۔ اتنے مین ایک حملہ آور جھپٹتا ہوا راشد کے قریب آگیا۔ چاہتا تھا قضائے مبرم کی طرح ٹوٹ پڑے۔ لیکن پھرتیلے راشد نے اسے اتنا وقت نہ دیا۔ اسکی گولی سنسناتی ہوئی دشمن کے سینہ کو توڑ گئی۔ اور وہ چیخ کر راشد کے پاؤن کے پاس گر کر تڑپنے لگا۔

میدان صاف تھا۔ لیکن پولیس کا خوف بھی تھا۔ راشد جست کر کے مشتبہ مکان کے دروازے پر پہونچا۔ اور پستول سے کھٹکھٹا کر کہا۔

راشد۔ کھولو۔ کھولو۔ ایشور کے لئے جلد دروازہ کھولو۔ کالی کرتی کا ایک جوان میری گولی کا نشانہ ہوا ہے۔ پولیس آتی ہوگی۔

آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ اور راشد گھبرایا ہوا مکان مین داخل ہوا مکان مین قدم رکھتے ہی سب سے پہلے اسکی نگاہ ایک عورت پڑی۔

راشد۔ ایشور کے لئے روشنی بجھا دو۔ ایسا نہو پولیس شکوک ہو جائے۔

عورت نے فوراً ایک کھٹکے کے ذریعہ سے الکٹرک لائٹ گل کر دی۔ اب دونون دروازے پر جھکر اسکی درارون سے باہر کی حالت دیکھنے لگے۔

گولی کھائے ہوئے آدمی کے کراہنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ چند ہی منٹ مین کچھ لوگون کے پاؤن کی چاپ سنائی دی۔ جو اسی طرف جھپٹے ہوئے آرہے تھے۔ راشد نے اس عورت کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ اور بہت چپکے چپکے کہا۔

راشد۔ یہ لوگ میرے تعاقب مین ہین۔ ذرا اور قریب ہو کر سنو تو ان کا کیا ارادہ ہے۔

یہ عورت جس کمرے مین رہتی تھی۔ وہ لب سڑک واقع ہوا تھا۔ اور اس جگہہ سے بہت قریب تھا۔ جہان لاش پڑی تھی۔ اور اسے پولیس گھیرے کھڑی تھی۔ وہ کمرے کا دروازہ کھول کر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اندر گئی۔ اور کھڑکی سے سر نکال کر سننے لگی۔ راشد بھی اس کے ساتھ ہی کمرے مین داخل ہوا تھا۔ اور برابر کھڑا ہوا باہر والون کی گفتگو سن رہا تھا مشکل سے ایک منٹ گذرا ہوگا۔ کہ دو شخص اس کمرے مین داخل ہوئے۔ ان مین سے ایک نے اپنی جیبی لالٹین جسکے دھوئین سے شیشے سیاہ پڑ گئے تھے۔ اٹھا کر اسکی لاٹ راشد کے چہرے پر ڈالی۔ اور تیوری چڑھا کر اپنی کرخت آواز اور سخت لہجہ مین کہا۔

بدمعاش۔ کیون جی تمھارا کیا نام ہے۔

راشد:۔ میرا نام بانس بابو ہے۔

جواب سنکر بدمعاش نے لالٹین نیچی کر لی۔ اور راشد کا ہاتھ پکڑ کر محبت اور ادب کے لہجہ مین بولا۔

بدمعاش۔ آؤ آؤ یہ مکان تمھارا ہی ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ۔ تم نے اسے (انگلی سے باہر کی طرف اشارا کرکے) جان ہی سے مار ڈالا۔ آخر معاملہ کیا تھا۔

بانس بابو۔ واقعہ یہ ہے۔ مین بنارس سے ایک معاملہ کیوجہ سے فرار ہوکر یہان آیا۔ لیکن ان لوگون کو میرے آنے کی اطلاع ہوگئی۔ اور یہ شخص جو میری گولی سے مارا گیا ہے۔ میرے تعاقب مین یہان تک پہنچگیا۔ اس گلی کو پولیس چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھی۔ اگر اسے مار نہ ڈالتا تو خود گرفتار ہو جاتا۔

اب پولیس نے لاش کی دیکھ بھال شروع کر دی تھی۔ ایک کانسٹبل نے زمین پر پڑے ہوئے مجروح کو جھک کر غور سے دیکھا۔ اور کسی قدر بلند آواز مین اپنے ساتھیون کو مخاطب کرکے بولا۔

کانسٹبل:۔ گولی دل پر لگی ہے۔ دیکھو نا ابتو سانس بھی نہین آتی۔ بالکل سرد پڑ گیا۔

دوسرا کانسٹبل۔ یہ کون ہے کچھ پہچانا بھی۔

پہلا کانسٹبل۔ کیا معلوم کون ہے۔

یہ کہکر اسنے لاش کو سیدھا کر دیا۔ اسکی کمر مین اعزازی ڈاب دیکھکر اسکی حیرت کی انتہا نہ تھی۔ بت بنکر رہ گیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۳

عجیب جال

قارئین کو کہانی یاد دلانے کیلئے یہ جملہ لکھا گیا ہے

سب انداز تیرا سکھایا ہوا ہے

سب کانسٹیبلوں کے چہروں کا خون خشک ہو گیا۔ انکی حرکات سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت خوفزدہ اور ملول ہیں۔ تھوڑی دیر تک سب کے سب بے حس و حرکت کھڑے رہے پھر ایک کانسٹیبل نے حیرت آمیز لہجہ میں اپنے ساتھ والوں سے کہا۔ جیسے نقلی بانس بابو اور اس کمرے کے دوسرے باشندوں نے اچھی طرح سنا۔

کانسٹیبل۔ گوپال یہ تو بڑا غضب ہوا۔

گوپال۔ کیوں شیونا تھ۔

شیونا تھ۔ ہمارے پہرے میں ایک معزز شخص کا خون ہو گیا۔ اور مجرم مفرور ہے۔ افسوس بیچارہ روپئے کے طمع میں مارا گیا۔ ہاتھ پچاس ہزار کے چور کو ڈھونڈھتے ہوئے خود اپنی جان کھو بیٹھا۔

گوپال۔ خیر یہ تو جو کچھ ہونا تھا ہوا لیکن ہمیں اپنے سر سے یہ الزام ہٹا دینا چاہیئے۔ داروغہ جی نے ہم لوگوں کو اسکی حفاظت کے لئے تعینات کیا تھا۔

شیونا تھ۔ پھر کیا تدبیر کریں۔

گوپال۔ یہ اعزازی چپڑاس کمر سے کھول کر چھپا ڈالو۔ اور لاش اٹھا کر تھانے لے چلو۔ وہاں کہدیں گے۔ سورتی بگان دالی گلی میں یہ نہیں یہ لاش ملی۔ ہمیں نہیں معلوم کون ہے کون نہیں

شیونا تھ اور دوسرے کانسٹیبلوں نے اس رائے کو پسند کیا۔ لاش کی کمر سے چپڑاس کھول لی گئی۔ پھر سب اسے اٹھا کر تھانہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس عرصہ میں بہت سے راہگیر جمع ہو گئے تھے۔ اور تماشائیوں کیطرح اپنا اپنا کام چھوڑ کر لاش کو گھیرے تھے۔ کانسٹیبلوں کو جاتے دیکھکر ان میں سے بہت سے لوگ دریافت حالات کو ساتھ ساتھ تھانے کی طرف روانہ ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کبھی کبھی کوئی کانسٹبل ان لوگون کو اپنے ساتھ آنے سے منع بھی کرتا تھا لیکن تماشائی نہ مانتے تھے۔ کم ہونے کے بدلے زیادہ ہوتے جاتے تھے۔ جس راستے سے لاش کو لے کر گزرتے تھے اس راستے سے دس پانچ آدمی ساتھ ہولیتے تھے۔ چند راہون سے ہوکر کانسٹبل مع لاش پولیس اسٹیشن پہنچگئے۔ تھانہ تماشائیون سے بھر گیا۔ لوگون نے لاش کی شناخت کی تحقیقات سے معلوم ہوا۔ رشید احمد مارا گیا۔ گولی اسکے دل کو توڑتی ہوئی پشت کے باہر نکل گئی تھی۔

پولیس والون کو رشید کے مارے جانے سے سخت ملال تھا۔ انھون نے لاش کو کالج مین بھیجنے کا ارادہ کیا۔ لیکن بعض لوگون کی صلاح سے رات کو کالج بھیجنا مناسب نہ سمجھکر ملتوی رہا اور میت اٹھاکر تھانے کے پچھلے حصے والے ایک خالی کمرے مین رکھدی گئی۔

تھوڑی ہی دیر مین یہ خبر مشتہر ہوگئی۔ کہ جو دونون جوان پچاس ہزار کی چوری برآمد کرانے کے لئے تھے۔ ان مین سے ایک کو ڈاکوؤن نے بیرحمی سے قتل کرڈالا۔

تھوڑی دیر مین تھانہ تماشائیون سے خالی ہوگیا۔ سب انسپکٹر ٹہلتے ہوئے لاش والے کمرے مین داخل ہوئے۔

یہ عجیب بات ہے کہ لاش پلنگ پر پڑے ہونے کے بجائے ایک گھومنے دار کرسی پر بیٹھی ہوئی۔ مسکرا رہی تھی۔ سب انسپکٹر کو آتے دیکھتے ہی کھڑی ہوگئی۔

سب انسپکٹر۔ مسٹر رشید احمد آپنے دھوکا تو خوب دیا۔ واقعی ایسا عمدہ پارٹ کیا جیسے لندن کا نامی ایکٹر کرتا ہے۔ مگر راشد احمد بڑے خطرے مین ہین۔ واقعی ہتھیلی پر سر رکھکر دشمنون مین گئے ہین۔

رشید۔ درست ہے۔ آپ پریشان نہون جس طرح ہماری پہلی کارروائی خوبصورتی سے عمل مین آئی۔ اسی طرح انشاءاللہ دوسری چال بھی چلی جائے گی۔ مگر ہمین غفلت نہ کرنا چاہئے مہربانی کرکے دس بارہ جوانون کو حکم دیجئے۔ ریوالور اور رائفل لے کر تیار ہوجائین مجھے راشد کی امداد کو فوراً جانا چاہئے۔ تھوڑی سی تاخیر مین کام بگڑ جائے گا۔

سب انسپکٹر۔ بہت خوشی سے۔ اگر میری ضرورت ہو۔ تو مین بھی حاضر ہون۔

رشید۔ آپ کی نوازش ہے مجھے صرف دس بارہ جوانون کی ضرورت ہے۔ وہ بھی صرف اس خیال سے کہ معلوم نہین کیسا وقت پڑے۔

سب انسپکٹر بہتر کہکر کمرے سے نکل آئے۔ اور دس بارہ ورزشی سپاہیون کو جو نشانہ بازی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مین بھی طاق تھے۔ تیار ہونے کا حکم دیکر چلے گئے
تھوڑی ہی دیر مین دس جوان لیس ہوکر آگئے۔ رشید بھی دوسرے کپڑے تبدیل کرکے تیار تھا۔ کمرے سے نکلا۔ اور پولیس کے جوانون کو کچھ باتین سمجھاکر سورتی بگان کی طرف روانہ ہوگیا رات اندھیری تھی۔ راستے کی لالٹینین جھلا رہی تھین۔ اور ہوا زور سے چل رہی تھی۔ کبھی کبھی مینھ کی بھین بھین بھوار پڑنے لگتی تھی۔
رشید کے جانے کے آدھ گھنٹے بعد دو دو کرکے آگے پیچھے دسون کانسٹبل سورتی بگان روانہ ہوئے۔

باب ۴

کرونامائی

سرگذشتِ عشق اِک گذرا ہوا افسانہ ہے
تم سنو تو روداد کی باتین سنائین خاص خاص
(رخسبر کھنڈوی)

راشد بانس بابو کے نام سے تیتالیس ۴۳ نمبر والے مکان مین داخل ہوگیا تھا۔ اور سرراہ والے کمرے سے پولیس کی کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس کے برابر ہی وہ عورت اور دونون بدمعاش بھی تھے۔ جب پولیس مقتول کی لاش اٹھاکر تھانے کی طرف چلی گئی۔ تو دونون بدمعاش نقلی بانس بابو کو اپنے ساتھ دوسرے کمرے مین لے گئے۔ ابھی تک کمرے مین تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ یکایک سارا کمرا باتی روشنی سے جگمگا اٹھا۔ راشد نے پلٹ کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا صرف دو ہی آدمی نہین۔ چار پانچ کسرتی جوان اسے گھیرے کھڑے ہین۔ اور غور سے اسکی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہین۔ چند منٹ دیکھتے رہنے کے بعد اُن مین سے ایک نے راشد کو مخاطب بناکے کہا۔
بدمعاش :- تم کون ہو سچ سچ بتا دو۔ ہم نے آج سے پہلے تمھین کبھی نہین دیکھا تھا۔ ی کے نقلی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ دوستو مجھے ناز ہی ہے مجھ۔ دیکھئی میرا خاندانی ہنر ہے۔ شاید تم لوگوں نے بانس بابو کا نام سنا ہوگا۔

بدمعاش۔ خوش ہو کر لاؤ یار اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ تمہارا آنا ہم لوگ اپنے لئے نیک شگون سمجھتے ہیں آجکل بازار مندا ہے۔ کام بالکل نہیں چلتا۔ پولیس والے ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ گئے ہیں بہت نازک وقت ہے۔

جو پہلا شخص راشد سے ہمکلام ہے۔ اس کا نام کشوری تھا۔ یہ اپنے فن میں نہایت چالاک اور اول درجے کا دغاباز بدمعاش تھا۔ اب سے پہلے اس نے بڑی بڑی چوریاں کی تھیں۔ کئی مرتبہ پولیس نے گرفتار کر کے سزا دلادی تھی۔ مگر وہ ہر مرتبہ کسی نہ کسی طرح جیل سے نکل بھاگتا تھا۔ آخری مرتبہ جیل سے نکل کر کلکتہ چھوڑ دیا تھا۔ اور تبت کے پہاڑی ملکوں میں چلا گیا تھا۔ تھوڑے عرصہ تک وہاں رہکر حال ہی میں کلکتہ آیا تھا یہ جاسوسی میں کمال رکھتا تھا۔ شہر کے جتنے جاسوس تھے سب کی.... کا رروائیوں کی اطلاع رکھتا تھا۔ اور اپنے ساتھیوں کو سرکاری جاسوسوں کا روزنامہ سنایا کرتا تھا۔ اس مرتبہ سب سے پہلے راشد نے اسی کا پتہ لگایا تھا۔ مگر پھر بھی وہ پورا حال نہ معلوم کر سکا تھا۔ اسکا خیال تھا کہ تینتالیس نمبر بالا مکان بدمعاشوں کا ٹھیکہ ہے کبھی کبھی یہاں بیٹھکر وہ لوگ باہم صلاح و مشورت کرتے ہیں۔ یہ خیال کسی قدر صحیح تھا۔ اصل میں تینتالیس نمبر مکان چور بدمعاشوں کا صدر مقام تھا۔ یہیں وہ لوگ خفیہ طریقے سے رہا کرتے تھے۔ اور اکثر جیل سے بھاگے ہوئے مجرموں کو یہیں قانون کے ہاتھ سے پناہ ملتی تھی۔ عوام الناس میں اس مکان کی نسبت عجیب عجیب خبریں مشہور تھیں۔ بعضوں کا خیال تھا۔ یہ مکان ایک منحوس دولت مند بنگالی کا ہے۔ کیونکہ چوبیس گھنٹے مکان کا دروازہ بند رہتا تھا۔ مگر بدمعاشوں نے اسے اپنے مطالب کا سمجھ کر قبضہ کر لیا تھا۔ وہ اس بیگھہ سنگین سے سنگین جرم کر سکتے تھے۔ اور پھر کسی کو کانوں کان اطلاع نہ ہوتی تھی۔

جس وقت یہ سب لوگ کمرے میں موجود تھے۔ کہ راشد کی نگاہ ایک شیشے کے آئینہ پر پڑی جو کمرے کی دیوار میں نصب تھا۔ وہ دفعتاً چونک پڑا۔ اس لئے نہیں کہ یہ مکان بدمعاشوں میں گھرا تھا۔ بلکہ اسکی نگاہ ایک صاحب جمال عورت پر پڑی جسنے اس مکان میں اسے پناہ دی تھی۔ یہ عورت اس ۱۹ سال کی حسین تھی۔ اسکی عمر بھی انیس بیس سال سے زیادہ نہ تھی۔ اس وقت اس کے چہرے پر خوف اس کے ساتھ حیرت چھائی ہوئی تھی۔ مگر اس کے دل میں خیال گذرا معلوم ہوتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس عورت نے مجھے پہچان لیا۔ اس خیال سے اس کے جسم کا خون خشک ہونے لگا۔ مگر اسنے دل مضبوط کرکے اپنے تئین سنبھال لیا۔ راشد مضبوط بازوؤں والا ورزشی جوان تھا طاقت کے کھیلوں مین وہ کبھی کسی سے پیچھے نہین رہا۔ اسے وثوق تھا کہ اگر چاہون تو شیر کا پنجہ پھیر دون ان چار پانچ بدمعاشون کی کیا حقیقت ہے۔

جسوقت خوبصورت عورت راشد کو پہچاننے کے لئے بغور اسکی طرف دیکھ رہی تھی اسیوقت سب بدمعاش ایک گوشے مین سر سے سر جوڑے ہوئے سلاح و مشورہ کر رہے تھے۔ کچھ دیر کی بحث کے بعد کشوری نے کہا۔

کشوری۔ بانس بابو۔ تم ہمارے جتھے مین عجیب عنوان سے داخل ہوئے ہو۔ اس سے پہلے تمنے کبھی ہم لوگون کے ساتھ نہ تو کوئی کام کیا ہے نہ ایک نے دوسرے کو دیکھا ہے۔ اور زمانہ بہت نازک ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم لوگ تمھارا اعتبار کرنے کو موجود ہین۔

راشد۔ آپ لوگ میرا اعتبار کیجئے مین کبھی بدعنوانی نہ کرون گا۔

کشوری۔ بہتر ہے تم ذرا ادھر ہی ٹھہرو۔ ہم لوگ صلاح سمجھ لین۔ تو جواب دین۔

یہ کہکر کشوری بدمعاشون سمیت کمرے سے باہر نکل گیا۔ بدمعاشون کے جانے کے بعد ہی خوبصورت عورت کمرے مین داخل ہوئی۔ اور راشد کے کندھے پر ہاتھ رکھدیا۔ اسکا چہرا زرد پڑ گیا تھا۔ اور دونون آنکھون سے خوف آلود چمک نمایان تھی۔ ہنوز وہ لب بھی نہ ہلا سکی تھی۔ کہ راشد نے پھرتی سے اپنا پستول اسکے سینہ پر رکھکر کہا۔

راشد۔ خبردار آہستہ آہستہ بات کرنا۔

عورت۔ بغیر جھجکے۔ راشد مین تمھین پہچان گئی ہون۔ مین نے انھین لوگون سے تمھارا حلیہ اور جاسوسی کے متعلق بہت سی باتین سنی ہین۔

راشد۔ تمھارا خیال سچ ہے مین بھی تمھین پہچانتا ہون۔ تمھارا نام کردنائی ہے۔

یہ کہتے وقت راشد نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا۔ جو بالکل پیلا پڑ گیا تھا جس سے دلی اضطراب کا پتہ چلتا تھا۔

راشد کے منہ سے اتفاقیہ یہ نام نکل گیا تھا۔ اس نے آج سے پہلے کبھی اس عورت کی صورت بھی نہ دیکھی تھی۔ ایکبار اڑتی اڑتی خبر سنی تھی۔ کہ بمبئی مین کردنائی نامی ایک بنگالی نژاد عیسوی لڑکی کسی جرم کے ارتکاب کے بعد فرار ہو کر کلکتہ کے بدمعاشون مین مل گئی ہے۔ جسکی فکر مین بمبئی کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دو نامی جاسوس آئے ہوئے ہین۔

کرونا۔ اپنی حالت درست کرلے۔ سنو اگر اپنی بہتری چاہتے ہو۔ تو نامونشی کے ساتھ یہان سے چلے جاؤ۔ مین تمھین بھاگنے کا موقعہ دے سکتی ہون۔

راشد۔ تمھاری ہمدردی کا مشکور ہون۔ مگر یاد رکھو۔ راشد بزدل نہین جوان روباہ صفت بدمعاشون سے ڈر کر بنا بنایا کھیل بگاڑ دے۔

کرونا۔ اگر میری صلاح نہ مانوگے۔ تو مین ان بدمعاشون کو تمھارے حال سے خبردار کردون گی اسوقت تمھین جان بچانا مشکل ہوجائے گا۔

راشد۔ یہ دھمکیان مجھے اپنے ارادہ سے باز نہین رکھ سکتی ہین۔ ادھر تمھاری زبان سے ایک لفظ بھی میرے خلاف نکلا اسیوقت گولی کو اپنے سینے کے اندر سمجھو۔

راشد نے اپنی بات ختم کرکے پھر اس کے خوبصورت چہرے کو غور سے دیکھا۔ اسکا خون خشک ہو رہا تھا۔

کرونا۔ خیر تمھاری خوشی۔ مگر تم نے میرا نام کیونکر معلوم کیا۔ کیا تمھین یہ بھی معلوم ہے کہ مین کس جرم کی متہم کی گئی ہون۔ تم سنجیدہ و بہادر معلوم ہوتے ہو۔ امید ہے کہ خدا ترس اور انصاف پسند بھی ہوگے۔ اس لئے مین اتنا اور کہنا چاہتی ہون۔ کہ مین سراسر اس الزام سے بری ہون جو میرے دشمنون نے مجھ پر عاید کیا ہے۔ ان بدمعاشون نے مجھے اپنے یہان پناہ دی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ بیوفائی کرنے پر میرا دل آمادہ نہین ہوتا

راشد۔ کرونا سب سے پہلے تمھین اپنی بریت کی کوشش کرنا چاہئے۔ بدکام کا برا انجام ہر ایک نہ ایک دن بدمعاش اپنی سزا کو پہونچین گے۔ وہ زمانہ دور نہین سمجھو ان لوگون کی گرفتاری کو بہت کم وقفہ ہے۔ تم اپنی زبان سے نہ کہو مگر مین سب کچھ جانتا ہون۔ اب ان لوگون کی خیر نہین۔ جسوقت یہ لوگ گرفتار ہون گے۔ اسوقت تم پر ان سے زیادہ جرم عاید ہون گے۔

کرونا۔ اگر مین تمھارا راز افشا نہ کردون تو۔

راشد۔ تم نے ابھی بیان کیا تھا کہ مین بے قصور ہون۔

کرونا۔ ہان میرا خدا خوب جانتا ہے۔

راشد۔ اگر تم اپنی بے گناہی کا ثبوت دیدو۔ تو ہمیشہ تمھارا مددگار رہون گا۔ ان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدمعاشون اور عدالت سے تمھین کچھ بھی گزند نہ پہنچے گا۔

کروٹا۔ امید وبیم کی نگاہون سے دیکھکر۔ کیا یہ وعدہ سچے دل سے کیا جاتا ہے۔

راشد۔ راشد کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کبھی غلط نہین ہوسکتے۔

کروٹا۔ بہتر ہے۔ مین زبان بھی نہ ہلاؤن گی۔ خدا تمھاری حفاظت کرے۔

باب ۵

کلدار تہخانہ

منع کرتے تھے بُری ہے راہ عشق
دل نے مانا ہی نہین ہم کیا کرین۔

کروٹا ئی کی بات ختم ہوتے ہی کشوری تنہا کمرے مین داخل ہوا۔ اور راشد پر تیز نظر ڈال کر بولا۔

کشوری۔ بالس بابو تمھین ہم اپنے جتھے مین شامل کرنے کو تیار ہین۔ مگر چند شرطین قبول کرنے کے بعد۔ شرطین بیان کرنے کے پہلے تم سے صاف صاف کہدینا بہتر ہے کہ وہ شرائط ذرا سخت ہین۔ اگر تم اون کے ماننے مین مجبور ہو۔ تو جبر وظلم نہین خوشی سے اپنی راہ جاسکتے ہو ہم لوگ تعرض نہ کرین گے۔

راشد۔ مجھے کسی نہ کسی جتھے مین شامل ہونا ہی پڑے گا پھر تمھارے ہی جتھے مین کیون شامل نہ ہوجاؤن۔

کشوری۔ شاید تمھین یہ معلوم نہین ہے۔ کہ اگر ہماری شرطین سنکر قبول کرنے مین پس وپیش کروگے تو ہم لوگون کو تمھاری جانب سے شبہ گذرے گا۔ پھر بھی کہے دیتا ہون۔ اگر تکلیف اور مصیبت کے وقت انتہائی ضبط کی قوت رکھتے ہو۔ تو میرے پاس آؤ۔ مین تمھین اس جگہ لے چلون۔ جہان شرطین بیان کیجائین گی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد نے بغیر کچھ جواب دیے آگے قدم بڑھایا۔ کشوری اسے اپنے ساتھ لیکر کمرے سے نکلا۔ چلتے وقت راشد نے معنی خیز نگاہون سے کروٹا کو دیکھکر اشارون مین آگاہ کردیا۔ کہ خبردار اظہار نہ کرنا۔ ورنہ خوب نہ ہوگا۔ اگر کروٹا مائی کا حال نہ سن لیا ہوتا۔ تو راشد کبھی اسکی باتون کا یقین نہ کرتا۔ اور نہ اسے بیقصور سمجھتا۔ واقعی کروٹا پر نازک وقت آگیا تھا۔ وہ بدمعاشون کے جال مین پھنس گئی تھی۔

تھوڑی ہی دیر کشوری کے ساتھ رہنے سے راشد کو ایسا معلوم ہوا۔ جیسے اسنے مکھی کے چھتے کو چھیڑ دیا ہے۔ مگر اس نے بہت دہاری خاموشی کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ تھوڑی دیر مین کشوری۔ تین چار کمرون سے ہوکر مکان کے آخر حصہ مین پہنچا۔ وہان سے ایک اگنائی مین آیا۔ ہر طرف سکوت وسناٹا چھایا ہوا تھا کبھی کبھی پرندیان پڑنے کا کھٹکا یا ہوا کا سناٹا محسوس ہوتا تھا۔ اگنائی کے پہلو مین کھرپل تھی جس کے اندر ایک کنوان بنا تھا۔ کنوین کے قریب پہنچکر کشوری نے ہونٹ پر دو انگلیان رکھکر زور سے سیٹی بجائی۔ ساتھی ہی ٹھیٹر کے پردون کی طرح کنوان آہستہ آہستہ ابھرنے لگا۔ یہ طلسمی کارخانہ دیکھکر راشد کے تعجب کی حد نہ رہی۔ اسنے غور کرنے سے معلوم کرلیا۔ کنوین کی دیوارون پر ایسا مصالحہ لگا ہے جو دیکھنے مین چونا اور گارا ہے مگر اصل مین لوہے کا پترہے جسمین بدمعاشون نے دھوکا دینے کو پانی بھی بھر دیا ہے۔ اسنے ایسے ایسے بہت سے کھیل دیکھتے تھے۔ کبھی کبھی اسے دوہرے دوہرے تہہ خانے بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ مگر ایسی حیرت ناک چیز کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس کے بنانے مین بڑی صناعی سے کام لیا گیا تھا۔ اور کچھ ایسی کلین لگائی تھین کہ جب چاہے کلون کے ذریعہ سے کنوین کو معہ دیوارون کے بند کرلیتے تھے۔ جب سارا کنوان باہر نکل آتا۔ تو تہہ خانے مین جانے کی نقب ظاہر ہوتی جسمین بنی پتلی سیڑھیان بنی تھین۔

راشد بہ سامان حیرت اور تعجب کی نگاہون سے دیکھتا رہا۔ مگر اس درمیان مین وہ اپنے فرائض سے بے خبر نہ رہا۔ اس نے اپنے چہرے پر حیرت تعجب یا خوف کے آثار ظاہر نہ ہونے دیے واقعی وہ حد کا مستقل مزاج شخص تھا۔ اگر اسکی جگہ دوسرا ہوتا۔ تو یقینی اپنی حیرت و استعجاب سے بدمعاشون کو بدظن کردیتا۔

جب سب کنوان اوپر اٹھ آیا۔ اور سرنگ مین جانے کے لئے مسلسل سیڑھیان دکھائی دین۔ تو پہلے کشوری اور اس کے بعد راشد اترنے لگا۔ نیچے پہنچکر اسے ایک تنگ و تاریک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نقب ملی جسمین بیٹھکر بھی چلنا محال تھا۔ کشوری لیٹ کر سانپ یا کھچوے کے مانند رینگ رینگ کر چلنے لگا۔

اس موقعہ پر بھی راشد نے پورے استقلال سے کام لیا۔ بغیر کچھ پوچھے گچھے اپنے رہبر کے تعاقب مین وہ بھی اسی طرح رینگنے لگا۔ تھوڑی دور جانے سے معلوم ہوگیا۔ کہ جو آگے کیطرف بڑھتا ہون سرنگ تنگ ہوتی جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ اسقدر تنگ راستہ ملا۔ کہ راشد کسیطرح آگے نہ بڑھ سکا۔ زیادہ زور کرنے سے سرنگ مین پھنس کر رہگیا۔ اب نہ تو پیچھے کھسک سکتا ہے نہ آگے بڑھنا ممکن ہے۔ اسوقت اسکی بعینہ وہی حالت تھی۔ جیسے مچھلی پانی کے نل مین پھنسکر بے بس ہوجایا کرتی ہے۔ پھر بھی اس نے ہمت نہ ہاری۔ برابر آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہا لیکن ساری کوششین بے فائدہ ثابت ہین۔ آخر ناچار ہوکر اس نے کشوری کو آواز دی اور کہا۔

راشد:۔ دوست راستہ بہت تنگ ہے مین کسی طرح نہین نکل سکتا۔ تم میرا ہاتھ پکڑکر کھینچو۔ شاید اس تدبیر سے آگے بڑھ سکون۔

اسکو جواب نہ ملا۔ گو اس نے بیچینی سے جواب کا انتظار کیا۔ آخر اس نے جھلا کر دل ہی دل مین کہا۔

مین عجیب مصیبت مین گرفتار ہوگیا ہون۔ اگر گھٹ گھٹ کر دم نہ نکلا تو یقیناً اس تنگ سرنگ مین فاقہ کر کر کے مرجاؤن گا۔" اس جگہہ بہادر سے بہادر شخص کے بھی چھکے چھوٹ جایا کرتے ہین۔ یہ راشد ہی کا جگر تھا۔ کہ اس نے پھر بھی ضبط و تحمل سے کام لیکر رہائی کی تدبیر سے غفلت نہ کی۔ اس نے پھر کہا۔

بھائی کشوری مین سرنگ مین پھنس گیا ہون۔ میری مدد کرو۔ معلوم ہوتا ہے مین اس سرنگ کی بہ نسبت بہت موٹا ہون۔ یا یہ سرنگ ہی اسقدر چھوٹی ہے جسمین موٹے آدمی کی گنجایش نہین ہے۔"

جب اسکا بھی جواب نہ ملا۔ تو اس کے ماتھے پر شکنین پڑ گئین۔ اس نے آہستہ سے زیر لب کہا۔

"چاہے جس طرح ہو مجھے اس قید سے نکلنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔"

اسے یاد آگیا۔ چلتے وقت جیب مین ایک چھرا رکھ لیا تھا۔ اس نے چاہا جیب مین ہاتھ ڈال کر چھرا نکالون اور اس نقب کو ادھر اودھر سے کھود کر کسی قدر کشادہ کرلون لیکن وہ اس کارروائی مین کامیاب نہ ہوسکا۔ اس کے دونون ہاتھ آگے کی طرف پھیلے ہوے تھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جنھین سمیٹ کر جب تک لیجانا ناممکن تھا۔ اس واقعہ نے کسی قدر مایوس سا کر دیا۔ ماتھے پر پسینہ آگیا۔ اس نے سمجھ لیا" مین بڑی مصیبت مین پھنس گیا ہون۔ طلسمی نقب نے اس طرح جکڑ لیا ہے۔ کہ نہ آگے بڑھ سکتا ہون اور نہ پیچھے واپس ہو سکتا ہون۔ آگے بڑھنا یا پیچھے پلٹنا ایک طرف اپنے مقام سے جنبش بھی نہین کر سکتا۔ اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ اور موت کا یقین ہو چلا تھا۔ اتنے مین کشوری کی آواز کانون مین آئی۔ جو کہہ رہا تھا"

بانس بابو باہر کیون نہین آتے"

راشد۔ مین تو اس مین اس طرح پھنس گیا ہون۔ کہ ہلنا ڈلنا محال ہے۔ باہر کیونکر آؤن

یہ سنتے ہی کشوری نے اس کے دونون ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچا۔ کچھ آگے بڑھتے ہی گویا راشد کی جان مین جان آئی۔ اس نے دل مین شکر خدا کیا۔ اور سوچا" گو کشوری بدمعاش ہے۔ لیکن اسکا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھون گا۔ اور ایکبار اسکی جان بچا کر معاوضہ ادا کر دون گا

کشوری نے راشد کو کھینچکر کشادہ جگہ مین چھوڑ دیا۔ وہی چار سکنڈ مین وہ کھسک کھسک کر رینگ رینگ کر سرنگ سے باہر نکل گیا۔ کھلے مقام کی تازہ ہوا سے اس کے حواس درست ہوئے

راشد۔ کپڑون کی گرد جھاڑ کر" مین خیال کرتا ہون۔ تمھارے ساتھیون مین کوئی گران ڈیل نہین ہے۔

کشوری۔ بہت سے فربہ اندام ہمارے جتھے مین شامل ہین۔ جب تم دیکھو گے تو اون کی فربہی پر تعجب کرو گے۔

راشد۔ تو یقیناً وہ لوگ اس نقب مین نہ آتے ہون گے۔

کشوری۔ مسکرا کر" بہت کثرت سے یہ راستہ چلتے ہین۔

اس جملے سے راشد نے سمجھ لیا۔ کہ سرنگ بھی کلون کے ذریعہ سے تیار کی گئی ہے جب ان لوگون کا دل چاہتا ہے راہ تنگ کر دیتے ہین اور جب چاہتے ہین بڑھا لیتے ہین جس جگہہ مین پھنسا تھا۔ وہ پھندا ہے۔ جہان امیدوارون کا امتحان لیا جاتا ہے۔ خوب ہوا مین نے پریشانی ظاہر نہ ہونے دی۔ ورنہ ساری محنت برباد ہو جاتی۔

اسکا خیال صحیح تھا۔ اگر ذرا بھی گھبراتا۔ یا ہچکچا جاتا۔ تو بدمعاش نقب کے پھندے کو اسقدر کستے۔ کہ راشد تڑپ کر ہلاک ہو جاتا۔ اس گروہ کی شرط اول یہی ہے۔ کہ نازک وقتون مین بدحواس نہ ہونا چاہئے۔ بعض موقعہ ایسے پیش آتے ہین۔ جب اون کے ساتھیون مین سے ایک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پھنس جاتا ہے۔ اُسوقت اسے صبر وسکون سے انجام کا انتظار کرنا چاہئے۔ شور وغل کرکے دوسروں کو پھنسوانے کی کوشش نہ کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شور وغل کرتا ہے تو وہ فوراً قتل کر دیتے ہیں۔

یہ معاشوں میں ہر متنفس نے عہد کیا تھا۔ کہ ہم موت کے پنجل میں پھنس کر بھی نہایت استقلال اور جوان مردی سے جان دیں گے۔

نقب سے نکلنے کے بعد بھی ہنوز راشد اور کشوری تاریکی میں کھڑے تھے۔ چند منٹ کے سکوت کے بعد کشوری بولا۔

کشوری۔ بانس بابو۔ ابھی تک ہماری شرطیں پیش ہوئی ہیں۔ یہ سب صرف راہ کی تکلیفیں تھیں۔ جو گذری ہیں۔ وہ شرطیں ان تکلیفوں سے بہت زیادہ سخت ہیں۔ اور خوفناک۔ اگر تم چاہو تو اب بھی اپنے ارادے سے باز آسکتے ہو۔

راشد۔ دوست تمہاری عنایتوں کا مشکور ہوں۔ پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور پھر جتائے دیتا ہوں۔ کہ میں اُن لوگوں میں نہیں ہوں۔ جو مصیبت کے خیال سے اپنے منصوبے ترک کر دیا کرتے ہیں۔ یہاں جو قصد کر لیا ہے اوسے پتھر کی لکیر سمجھو۔ جان جائے تو جائے مگر ان نہ جائے۔ اور یہی مردوں کا دھرم ہونا چاہئے۔

کشوری۔ شاباش جوانمرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔

اتنا کہکر کشوری اوسی تاریکی میں ایک طرف بڑھا۔ اس کے عقب میں راشد بھی روانہ ہوا ہاتھوں سے ٹٹولنے پر معلوم ہوا۔ کہ ابھی تک نقب کا سلسلہ ختم نہ ہوا تھا۔ جہاں کھڑے ہوکر ان لوگوں نے تازی ہوا کھائی تھی۔ وہ ایک کمرہ تھا جس میں اس ترکیب سے روشندان بنائے گئے تھے۔ کہ چاہے جس رُخ کی ہوا ہو وہاں ضرور آئے۔

راشد دل ہی دل میں بدمعاشوں کی صناعی کا معترف تھا۔ تھوڑی دور جاکر کشوری کھڑا ہوگیا اور ہونٹوں پر دو انگلیاں رکھ کے سیٹی بجائی سیٹی بجتے ہی دروازہ کھل گیا۔ اور روشنی سے وہ جگہہ جگمگا اوٹھی۔ راشد نے دیکھا۔ ایک وسیع کمرہ امیرانہ ساز وسامان سے آراستہ ہے۔ برقی روشنی ہو رہی ہے۔ دیواروں میں روشندان اس خوبصورتی سے بنائے گئے تھے۔ کہ کمرے کی رونق کے ساتھ ہی حفظان صحت کے لئے بھی اکسیر میں۔ ہر وقت تازی ہوا کے جھونکے آتے رہتے ہیں۔

کمرے میں داخل ہوکر راشد نے دیکھا۔ دس بارہ بدمعاش بیٹھے ہیں۔ جو تن وتوش میں ان خاص لوگوں کے برابر ہیں جنکی نظیریں بہت کم پائی جاتی ہیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کشوری اسے بیٹھنے کا اشارہ کرکے خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ راشد خطرناک مقام پر تھا جہان اسکا کوئی یار و مددگار نہ تھا۔ اگر بدمعاش مشکوک ہوکر اس کے کل اعضا جدا کرڈالتے تب بھی کوئی بچانیوالا نہ تھا۔ مگر اسکا چہرہ اسی طرح مطمئن نظر آتا تھا جیسا خضر پوروالے بنگلے مین دکھائی دیتا ہے وہ بغیر خوف و ہراس ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

بدمعاش شراب خواری مین مصروف تھے۔ کسی نے یہ بھی دریافت نہ کیا یہ کون ہے؟۔ اور کیون آیا ہے کشوری بھی اس شغل مین اپنے ہم مشربون کا شریک ہوگیا۔ موقعہ پاکر راشد نے غور سے ہر بدمعاش کو دیکھا۔ اس نے لوگون سے دریافت کرکے ردیش اور سنتیش کا حلیہ معلوم کرلیا تھا۔ گران لوگون مین اوس وضع قطع کے آدمیون کو نہ پایا جس کے واسطے سہرپھلی پر رکا کر یہان آیا تھا۔ اس نے دل ہی دل مین سوچا۔ اگر وہ دونون ان لوگون مین شامل ... ہین۔ تو اسوقت کہان گئے ہین۔ یہان آکر صحبت مین کیون شریک نہین ہوتے۔ اور وہ دونون اس گروہ مین نہین تو تھوڑی دیر پہلے آج ہی مجھے اپنی پستول کو فائر نہ بنانے والا کون تھا۔ سوا ردیش اور سنتیش کے کوئی نہین جانتا۔ مین نے جاسوسی اختیار کی ہے۔ نہ کسی کو عداوت کی کوئی وجہ ہے۔

راشد یہی غور کر رہا تھا۔ کہ بدمعاشون مین سے ایک لنبا تڑنگا آدمی اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ اور مٹھی باندھکر اس زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔ کہ سارا کمرہ خوفناک صدا سے گونج گیا۔ راشد نے سر اوٹھاکر دیکھا۔ یہ شخص جسیم اور رعب دار تھا۔ اسکا رنگ گورا قد لنبا۔ اور ہاتھ پاؤن فربہ اور مضبوط تھے۔ آنکھین کرنجی چمکدار۔ سر اور مونچھون کے بال بھورے تھے۔ اس کی ہیئت بجموعی دیکھ کر یہ خیال کرلینا بیجا نہین کہ یہ فوجی نیم وآزمایدان ہے۔ جب اسنے کھڑے ہوکر تقریر شروع کی تو راشد نے سمجھ لیا یہ شخص جاہل نہین۔ تعلیم یافتہ بھی ہے۔

راشد کو یہ شخص بالکل اجنبی سا معلوم ہوا۔ وہ کلکتہ کے اور اطراف جوانب کے نام بدمعاشون کو پہچانتا تھا۔ بہتون کو بچشم خود دیکھا تھا۔ اور بہتون کے حلیے سنے تھے۔ تاہم اس نے طے کرلیا۔ کہ ان بدمعاشون پر یہی شخص حکومت کرتا ہے۔ اب اس نے سب کو خاطب کرکے کہا

سردار:۔ بھائیو۔ اسوقت مین تمھین ایک اجنبی کی درخواست سنانا چاہتا ہون جو ہمارے گروہ مین شامل ہونے کے لئے ہمارے تمام شرائط قبول کرنے کو تیار ہے اور اسوقت تمھارے سامنے حاضر ہے۔

سب لوگون نے سر اوٹھاکر غور سے راشد کی طرف دیکھا۔ ان مین سے ایک نے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدمعاش۔ یہ کون شخص ہے۔

سردار۔ کشوری اسے اپنے ہمراہ لایا ہے وہی اسکا حال بیان کرے گا۔

اب کشوری کھڑا ہو گیا۔ اور سب بدمعاشوں کو مخاطب کر کے وہ واقعہ سنایا۔ جو اوپر پڑھ آئے ہیں۔ جس عنوان سے راشد بانس بابو بنکر پنچالیس نمبر مکان میں آکر اس سے ملا تھا ہوا۔ اور اس کے گروہ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کر کے یہاں تک آیا۔ سب لوگ خاموشی سے اسکی تقریر سنتے رہے جب وہ خاموش ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ تو ایک بدمعاش نے کہا۔

بدمعاش۔ جب میں علی پور میں تھا۔ تو بانس بابو سے برابر ملتا رہا۔ اس لئے اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں۔

کشوری۔ بہت مناسب ہے۔ امیدوار موجود ہے۔ آپ اسے دیکھکر اس کلام کی تصدیق یا تکذیب کر دیں۔ غالباً وہی آپ کے سوالات کا جواب دیکر آپ کو مطمئن کر دیگا۔

راشد دل ہی دل میں سہم گیا۔ وہ بانس بابو کو بالکل نہ جانتا تھا۔ اپنے گریبان سے اوسنے دو چار باتیں سن لی تھیں۔ اس لئے اسے نامی سمجھکر اپنا نام بانس بابو بتا دیا تھا۔ اسے خیال بھی نہ تھا کہ ان بدمعاشوں میں کوئی بانس بابو کا شناسا نکل آئیگا۔ تاہم وہ پوری مستقل مزاجی سے بیٹھا رہا چہرے پر خوف کی چھان بھی نہ آنے دی۔ جب اس نے سمجھ لیا۔ کہ یہی کام کا وقت ہے تو وہ بیدھڑک کھڑے ہو کر بولا۔

راشد۔ میرا نام بانس بابو ہے۔ علی پور میں عرصہ تک سرداری کرتا رہا ہوں۔ میں اوس شخص سے بڑی خوشی سے ملنا چاہتا ہوں جو پہلے مجھ سے مل چکا ہے۔

بدمعاش۔ راشد کے قریب آکر) وہ میں ہی ہوں۔ جو بانس بابو کے ساتھ بعض بعض کاموں میں شریک رہا ہوں۔ مہربانی کر کے میری طرف دیکھو۔ ہم تم تو پرانے دوست ہیں۔

راشد دلیری سے اسکی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر تنا ہوا سامنے کھڑا رہا۔ کچھ دیر تک غور سے دیکھتے رہنے کے بعد بدمعاش یہ کہتا ہوا اپنی کرسی پر جا بیٹھا "مجھے اب کچھ کہنا نہیں ہے میں جو معلوم کرنا چاہتا تھا معلوم کر لیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۶

امتحان صداقت

گو خطرناک بہت ہو رہ ویرانۂ عشق (غضب کھنوی)
قطع کرتی ہے گزیمت مردانۂ عشق

بانس بابو دراشد کو اچھی طرح دیکھکر واپس ہونے وقت بدمعاش کے منہ سے جو الفاظ نکلے تھے۔ "اون کا مطلب یہ تھا" کہ مین نے کبھی اس شخص کی صورت بھی نہین دیکھی۔

خوفناک امتحان کا وقت قریب تھا۔ کچھ دیر تک سب بدمعاش ساکت و صامت بیٹھے رہے جو بدمعاش راشد کی شناخت کے لئے اٹھا تھا۔ اسے راشد بھی نہین پہچانتا تھا۔ صرف ایکبار رشید کی زبانی سنا تھا۔ علی پور کا نامی بدمعاش ایک سوروپی بگان کے قریب بھرتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ جس خطرے مین راشد مبتلا تھا۔ وہ تو اس امر کا مقتضی تھا۔ کہ اس کے حواس خمسہ کے نظام مین خلل انداز ہو۔ لیکن راشد کے انتہائی استقلال نے سنبھال لیا۔ اسے صرف اپنی دانشمندی اور ہوشیاری پر اعتماد کرنا پڑا۔ تھوڑے سکوت کے بعد چوردن کے سردار نے کہا

سردار۔ بدمعاش سے، کیون پرتاب تم اسے جانتے ہو۔

پرتاب۔ مین نے اسے کبھی نہین دیکھا تھا تعجب ہے یہ اپنا نام بانس بابو بتاتا ہے۔

پرتاب کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سنتے ہی بدمعاشون کے غصے کی حد نہ رہی بارہ چودہ چھرے اور ریوالور ایک ساتھ نکل آئے معلوم ہوتا تھا۔ کہ آن کی آن مین سب کے ہاتھ اٹھ اٹھ کر راشد کے جسم کو پاش پاش کر دین گے۔ مگر وہ ذرا بھی مخوف نہ ہوا۔ بڑے اطمنان و سکون قلب سے اپنے مقام پر کھڑا ہوا۔ ان لوگون کی کارروائی دیکھا کیا۔

سردار۔ کیون بانس بابو اب کیا کہنا چاہتے ہو۔

بانس بابو۔ پرتاب بالکل غلط کہتا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پرتاب۔ کیا تم اب بھی یہ کہنا چاہتے ہو۔ کہ میری تمھاری پہلے کی ملاقات ہے
بانس بابو۔ یقیناً۔
پرتاب۔ خیر میں مانتا ہوں لیکن مہربانی کرکے یہ تو بتاؤ ہمارے تمھارے کب اور کہاں ملاقات ہوئی تھی۔ کس کس کام میں ہم تم شریک رہے ہیں۔
بانس بابو۔ کیا واقعی سب کے سامنے مجھ سے کہلوانا چاہتے ہو۔
یہ سنتے ہی پرتاب دوبارہ اوٹھکر راشد کے پاس آیا۔ اور اس عنوان سے کھڑا ہو گیا جیسے کسی بھوت ہونے کو حافظہ پر زور دیکر پہچان رہا ہے۔ مگر اس حرکت سے اصلی منشا راشد کی وہ باتیں سننا تھیں جسکی دھکی دیگئی تھی۔ راشد نے اسکا مطلب سمجھکر اسقدر آہستہ سے کچھ کہا۔ کہ پرتاب کے سوا کوئی نہ سن سکا معلوم نہیں ان چند لفظوں میں کیا طلسمی اثر تھا کہ جنھیں سنتے ہی پرتاب کی ساری شیخی رفو چکر ہو گئی۔ چہرے پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں اسنے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں مل کر کہا۔
پرتاب۔ واقعی تم نے بہت سچ کہا۔ افسوس رجانیں اسوقت کیا ہو گیا تھا۔ جو تمھیں نہ پہچان سکا۔ (سب بدمعاشوں سے) دوستو میں اپنی غلطی کی معافی چاہتا ہوں۔ میں نے اس شخص کو پہچاننے میں دھوکا کھایا۔ بیشک یہ بانس بابو ہے۔ اس نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ سب بالکل سچ ہیں۔
اب راشد کسی قدر مطمئن ہو گیا تھا۔ اگرچہ پرتاب نے اسکا بانس بابو ہونا تسلیم کر لیا تھا۔ لیکن اسے یقین واثق تھا۔ کہ یہ بانس بابو نہیں ہے۔ مگر وہ اسے بانس بابو تسلیم کرنے پر مجبور تھا پرتاب جب علی پور کے بدمعاشوں کا شریک کار تھا۔ اس زمانے میں ایک معاملے میں بے ایمانی کرکے دوسروں کا حصہ دبا بیٹھا تھا۔ وہی واقعہ راشد نے اسے یاد دلایا تھا پرتاب کو خوف پیدا ہو گیا۔ ایسا نہ ہو یہاں والوں کو وہ راز معلوم ہو جائے اور بے ایمانی کے جرم میں قتل کر ڈالیں۔
اسمیں شک نہیں کہ اگر بدمعاشوں پر وہ واقعات روشن ہو جاتے تو ضرور پرتاب کو مار ڈالتے۔ وہ معاملت کے بہت کھرے تھے۔ اسوقت گویا ایک کی جان دوسرے کے ہاتھ میں تھی۔ اگر پرتاب راشد کو بانس بابو تسلیم کرنے میں عذر کرتا۔ تو وہ اس کا راز فاش کر دیتا صرف اس خوف سے پرتاب نے مجبوراً اسے بانس بابو مان لیا۔ پرتاب کی باتیں سنکر جو دن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے سردار نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔

سردار۔ اگر اب کسی کو کوئی عذر نہ ہو تو اسے ہم اپنے گروہ میں شامل کریں۔

اثبات کا کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن انکے بیحال سکوت سے صاف ظاہر تھا۔ کہ انھیں بانس بابو پر اعتبار نہیں ہے۔ سب کو خاموش دیکھکر سردار نے پھر اپنے الفاظ دوہرائے اور دو تین لوگوں کو جواب دینے پر مجبور کیا۔ تو ایک بدمعاش نے اُٹھکر کہا۔

بدمعاش۔ مجھے اس شخص کو گروہ میں شامل کرنے سے عذر ہے۔

سردار۔ کیوں۔

بدمعاش۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جاسوس ہے جو بھیس بدل کر ہم لوگوں کو فریب دینا چاہتا ہے۔

اتنا سُنتے ہی راشد کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا۔ لیکن اسنے استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ نہایت بیپروائی سے چہرے سے اطمینان کی علامت ظاہر کرتا رہا۔ راشد نے اس شخص کو غور سے دیکھکر پہچانا۔ کہ یہ وہی ہے جو کرونا کے کمرے میں ملا تھا۔ اور دیر تک کرونا سے باتیں کرتا رہا تھا۔ معاً اسکے ذہن میں آیا۔ کہیں کرونا نے تو اسے اصلی واقعات سے خبردار نہیں کر دیا ہے۔ وہ انھیں خیالات میں غلطاں تھا۔ اور بدمعاش بڑے بڑے خون آشام چہرے نکالے ہوئے اسکی جان لینے پر آمادہ نظر آتے تھے۔

سردار۔ راشد سے۔ کیوں جی تمھیں اپنی برئیت کے واسطے کچھ کہنا ہے یا نہیں اپنی صفائی کے باب میں کیا ثبوت دے سکتے ہو۔

یہ سنتے ہی راشد بڑی پھرتی سے اُٹھکر اس ٹیبل کے پاس پہنچا۔ جہاں سب بدمعاش جمع تھے۔ اور اپنی کمر سے خنجر نکال کر اس زور سے ٹیبل پر مارا۔ کہ نصف پھل لکڑی میں تیر گیا۔ خنجر گاڑکر اور تیوری بدلکر بولا۔

بانس بابو۔ اس آدمی نے جو کچھ بیان کیا۔ بالکل غلط ہے۔ میں اس الزام سے بری ہوں اگر کسی کو شک ہو اور اپنا شک سچ کے قالب میں ڈھال کر دکھا سکے۔ تو یہی خنجر میرا کلیجہ چاک کرنے کو کافی ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے غلط الزام لگانے کا انتقام لینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

بدمعاش۔ تمھارے تیور دن سے سچائی اور راستبازی نمایاں ہے اس لئے اپنی باتیں واپس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لیتا ہون۔

اس مرتبہ پھر راشد بال بال بچگیا۔ یہ چال صرف اس کا امتحان لینے کو چلی گئی تھی اگر وہ پوری مستعدی سے اسے غلط ثابت کرنے کی کوشش نہ کرتا۔ تو بدمعاش مشکوک ہوکر اپنا کام تمام کردیتے۔

سردار۔ راشد سے "یہ الزام بھی تمہارے سر سے اٹھالیا گیا۔ (حاضرین سے) اگر کسیکو اور کچھ کہنا ہو تو کہے۔ ورنہ اس جوان کو اپنے رشتۂ احباب مین منسلک کرلون گا۔

(یہ کہکر اوسنے سب پر گشتی نظر ڈالی۔ مگر کسی نے اسکی بات کا جواب نہ دیا۔ سب کو خاموش دیکھکر اوس نے راشد سے کہا)

"تم ہمارے گروہ مین شامل ہونے کے لئے قول و قسم کرسکتے ہو؟"

بالش بابو۔ بہت خوشی کے ساتھ۔

سردار۔ تمھین خوب اچھی طرح سوچ سمجھ لینا چاہیئے۔ گروہ مین شامل ہونے کے بعد تمام عمر ہم لوگون کی دوستی سے علیحدہ نہ ہوسکوگے۔ اور اگر ہماری پارٹی سے نکلنے کی کوشش کروگے۔ تو اسکی سزا موت کے سوا کچھ نہ ہوگی۔

راشد۔ راضی ہون۔ آپ کے گروہ مین شامل ہونے کے بعد علیحدہ نہ ہون گا۔ زندگی بھر سچی وفاداری کا ثبوت دیتا رہون گا۔

قول و قسم

دردمندانِ محبت سے پئے ضبط فغان
رنجبر کرنا ہے ہمکو عہد پر محکم جان سے پیارون مین

راشد کو قسم کھانے پر آمادہ دیکھکر ان مین سے دو آدمی اٹھکر راشد کے پاس آئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور ایک رومال جیب سے نکال کر اسکی آنکھوں پر کس کر پٹی باندھ دی۔ ایک نے اسکا ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے کر ساتھ آنے کو کہا۔ اور اسی کمرے میں کئی بار ادھر اُدھر گھما کر لے چلنے
سے شائد انکا مطلب یہ تھا۔ کہ راشد زیادہ مسافت کا خیال کرے۔ پھر وہ دو تین کمروں میں
سے گذرتے ہوئے آخری کمرے میں پہنچکر کھڑے ہو گئے۔ اور راشد کی آنکھوں پر بندھا ہوا رومال
کھول کر خود باہر نکل گئے۔ پٹی کھل جانے سے اوسنے دیکھا۔ کمرے کے روشندانوں سے باہر کی
روشنی چھن چھن کر آرہی ہے۔ اسنے چاروں طرف نظر گھما کر دیکھا۔ تو ہوا اپنے کسی کو نہ پایا۔
راشد بت بنا ہوا بیحس و حرکت کھڑا ہوا بدحواسوں کی کارروائیاں حیرت و استعجاب کی نگاہوں
سے دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً اسے کمرے میں تیز روشنی محسوس ہوئی۔ ایسا معلوم ہوا۔ وہ کسی چمکدار چیز
کے سامنے ہے جسکی جوت آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی ہے۔ اسنے بغور روشنی کیطرف دیکھنا شروع
کیا۔ ہنوز ہتھکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ کہ درمیانی پردہ ازخود ہٹ گیا۔ اور ایک قد آدم آئینہ نظر
پڑا۔ اسوقت روشنی کی جوت راشد کی پشت کی جانب سے آرہی تھی۔ اس نے آئینہ پر نظر
ڈالتے ہی پہلے اپنا عکس دیکھا۔ اس کے برابر ہی ایک لاش کا عکس نظر آیا۔ جسکا جسم تلوار و
اور چھریوں کی ضربوں سے جرجر تھا۔ نقشہ ایسا بگڑ گیا تھا۔ کہ مشکل سے تمیز ہو سکتا تھا۔ کہ آدمی
کی لاش ہے۔ یا کسی جانور کی۔ راشد اگرچہ نہایت شجیع و دلیر تھا۔ مگر اس کے پنڈے کے تمام رونگٹے
کھڑے ہو گئے۔ اور ایک ہلکی سی جھرجھری آگئی۔ بسوقت وہ لاش کے عکس کو بغور دیکھ رہا تھا
اسیوقت اسکے پہلو کے قریب پستول سرہونے کی آواز سنائی دی۔ گرد بھی بلا کا جیالا تھا اس
خوفناک دھماکے سے اسے ذرا بھی جنبش نہ ہوئی۔ اس طرح جما کھڑا رہا۔ جیسے پتھر کی مورت گویا
آہین جان ہی رکھتی۔ پستول کی آواز کے بعد ہی ایک آواز یہ کہتے سنائی دی "کام گولی کا نشانہ
بن گئے" راشد نے دل میں خیال کیا۔ یہ بھی ایک امتحان ہے جسمیں پورا اترنے کے بعد اپنے
مقصد میں کامیابی ہوگی۔ چند منٹ بعد اپنے اپنے چہرے موٹی موٹی نقابوں میں چھپائے ہوئے
تمام بدمعاش کمرے میں جمع ہو گئے۔ ان کے سردار نے دو قدم آگے بڑھکر راشد سے کہا۔
سردار۔ بالش بابو۔ اب تمھیں باقاعدہ قسم کھا کر وفاداری کا عہد کرنا پڑیگا۔
بالش بابو۔ میں عہد و پیمان کے واسطے بلطیب خاطر موجود ہوں۔
سردار۔ ہم لوگوں نے اپنا جتھا صرف پانچ سال کے واسطے قائم کیا ہے۔ جو اس مدت تک
کلکتہ اور اطراف کلکتہ میں اپنا کام کرتا رہے گا۔ اور اسکا صدر آفس یہی مکان ہوگا۔ ہمارے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کام کو شروع ہوئے کچھ کم ایک سال ہو چکا ہے اور ابھی کچھ اور چار برس اور کام کرنا ہے۔ تمھین بقا بادت تک کے لئے وفاداری اور سچی دوستی کی قسم کھانا ہوگی۔ اس درمیان مین نہ تو تم کسی دوسرے جتھے مین شریک ہو سکتے ہو اور نہ ہمارے احکامات سے انحراف کر سکتے ہو۔ مدت گذر جانے کے بعد تمھین اختیار ہوگا۔ اپنا حصہ لے کر خواہ کہین اور چلے جاؤ یا پھر ہم لوگون کے ساتھ کام کرو۔ یہان رہنے سے تمھین خود ہی معلوم ہو جائے گا ہم لوگ اپنے جتھے والون کا کتنا خیال کرتے ہین ہم لوگ مار مین جو کچھ مال غنیمت ملتا ہے آپس مین برابر تقسیم کر لیتے ہین۔

بانش بالو۔ واقعی یہ طریقہ بہت ہی مناسب ہے اور مین بھی اسے پسند کرتا ہون۔

سردار۔ ہمارے یہان کا اصول ہے چاہے جان جاتی رہے مگر کبھی آپس مین بدعہدی نہین کرتے۔ بارہا ہمارے ساتھیون مین سے کوئی پھنس گیا ہے۔ مگر کبھی اسنے کسی کا پتہ نہین بتایا ہم نے ایک قاعدہ یہ بھی بنا لیا ہے۔ کہ اگر کسی موقعہ پر ہمارے جتھے مین سے کوئی آدمی ڈرتا ہے تو ہم لوگ اسے بزدل سمجھکر فوراً قتل کر ڈالتے ہین۔ ہمارے یہان خوف ایک ایسی لفظ ہے جس کے کچھ معنے نہین۔ واضعین نے بے معنی لفظ وضع کر لیا ہے۔

بانش بالو۔ یہ تو بہت ہی اچھا طریقہ ہے۔ مین بھی بزدلون کا دوست نہین ہونا چاہتا۔ مردون کو کبھی ڈرنا نہ چاہئے۔ جان کیا چیز ہے جو عزیز سمجھی جائے یہ تو جانے ہی کے لئے خلق ہوئی ہے۔

سردار۔ مین تمھاری باتون سے بہت خوش ہوا۔ اب تمھین بالکل تیار ہو جانا چاہئے۔ عہد و پیمان کے کمرے مین چلنا ہوگا۔ وہان تم ایک پتھر کے ٹیبل پر چاندی کا پیالہ رکھا ہوا دیکھو گے تمھین ٹیبل کے پاس ادب سے کھڑا ہونا ہوگا۔ ہم مین سے ایک ایک شخص منہ پر نقاب ڈالے ہوئے اور ہاتھ مین برہنہ خنجر لئے ہوئے اس کمرے مین آئے گا۔ اور اپنے داہنے بازو مین خنجر کی نوک سے شگاف کر کے پیالے مین خون کے دو دو قطرے ٹپکائے گا۔ آخر مین تمھین بھی ایک سوئے کے وسیلے کا خنجر دیا جائے گا۔ کہ اپنے داہنے بازو سے لہو کے دو قطرے اسی پیالے مین ٹپکا کر اپنی سچائی اور قول پر آخر تک ثابت قدم رہنے کے ثبوت مین وہ پیالہ پی لو بس پھر تم ہمارے بھائی ہو تمھارے لئے ہماری جانین حاضر ہین۔

یہ سنتے ہی راشد کا کلیجہ کانپ گیا اسنے دل ہی دل مین خیال کیا آہ انسانی خون پینا پڑیگا ساتھ ہی حلف لیا جائے گا جب قسم کھالون گا تو ان لوگون کے ساتھ بیوفائی کیونکر کرون گا۔ یہان آنے سے میرا اصلی منشا تو ان لوگون کی گرفتاری ہے قیامت تو یہ ہے۔ کہ بغیر کسی زور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وظم کے قسم کھانا پڑے گی یہ مانا کہ مین جاسوس کی حیثیت سے کام کر رہا ہون۔ مگر نہین قسم کھاکر عہد توڑنا میرے امکان سے باہر ہے۔ خیر جو کچھ ہو جان جائے یا رہے مین قسم تو نہ کھاؤن گا۔ اس نے مضبوطی سے ارادہ کر لیا۔ کہ قسم نہ کھاؤن گا۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ معاش میرے قسم نہ کھانے سے مشکوک ہو کر فوراً قتل کر ڈالین گے۔ مگر پھر بھی اسکی ہمت مین فرق نہ آیا۔ اسے خاموش دیکھکر

سردار۔ کہو بانس بابو کیا سوچ رہے ہو۔ قسم کھانے کو تیار ہو یا نہین۔

بانس بابو۔ ہان موجود ہون۔

سردار۔ تو ایک مرتبہ پھر تمھاری آنکھون پر پٹی باندھی جائے گی۔

بانس بابو۔ شوق سے۔

ایک آدمی نے اسکی آنکھون پر پٹی باندھ دی۔ اور وہ چھوڑ کر کمرے سے نکل گئے صرف ایک نقاب دار رہ گیا۔ اس نے راشد کے کانون مین منہ لگاکر آہستہ سے کہا۔

نقابدار۔ مجھے معلوم ہے تم وفاداری کی قسم نہ کھاؤ گے اور قسم نہ کھانا تمھارے حق مین برا ہے۔ مین دوستانہ صلاح دیتا ہون۔ تم یہان سے ٹل جاؤ۔ تمھین یہ بھی بتائے دیتا ہون کہ تمھارا فریب تمام لوگون پر کھل گیا ہے۔ اور تمھاری موت کا یہ سب سامان کیا جا رہا ہے۔ اپنی بھلائی چاہتے ہو تو چپکے سے غائب ہو جاؤ۔

راشد نے دل مین خیال کیا۔ معلوم ہوتا ہے یہ بھی ایک قسم کا امتحان ہے۔ جو اس طرح دھوکا دیکر میرے دل کا حال معلوم کیا جاتا ہے۔ اس خیال سے وہ مسکرا کر خاموش ہو رہا۔ مگر یہ اسکے ضمیر کی غلطی تھی۔ حقیقتاً کہنے والے نے بہت سچ کہا تھا۔ اگر وہ مان لیتا۔ تو اتنی مصیبت نہ اوٹھانا جیسا ناظرین کو آگے چل کر معلوم ہوگا۔ دوسری مرتبہ پھر اس نقاب پوش نے آہستہ سے راشد کے کان مین کہا۔

نقابدار۔ دیکھو مین ایکبار پھر آگاہ کئے دیتا ہون۔ تمھاری بہتری اسی مین نظر آتی ہے کہ آنکھ بچاکر صحیح وسالم نکل جاؤ۔ تم کو اپنی دانائی پر بھروسہ ہے۔ لیکن تمھاری چتونون سے صاف ظاہر ہے کہ تم قسم کھانے کو تیار نہین ہو۔

راشد نے اس مرتبہ بھی کچھ جواب نہ دیا۔ خاموش کھڑا رہا۔ اسے چپ دیکھکر نقابپوش نے پھر کہنا شروع کیا۔

خیر تم میرا کہنا نہین مانتے تو تمھین اختیار ہے مین نے اپنی دوستی ختم کر دی صرف یہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہین کہ تمھین اس خطرے سے آگاہ کیا ہے۔ جو تھوڑی دیر مین پیش آنے والا ہے۔ بلکہ بھاگنے کا کافی موقعہ بھی دیا ہے۔ چند منٹ گذرنے کے بعد کف افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اچھا مین جاتا ہون۔

نقاب پوش کے جاتے ہی دو شخص کمرے مین داخل ہوئے۔ اور راشد کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے کمرے مین لے گئے۔ اور آنکھون کی پٹی کھول دی۔

پٹی کھلتے ہی اسنے دیکھا مختصر سا کمرہ ہے جسمین فرش فروش سرخ ہے در و دیوار پر سرخ قلعی کی ہوئی ہے۔ وسط کمرے مین ایک سرخ پتھر کا ٹیبل رکھا ہے۔ جسپر چاندی کا پیالہ دھرا ہے۔ اس کے برابر مرنے کے واسطے کا چمکدار خنجر رکھا ہے۔ یہ سامان دیکھکر اسکے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ اس نے خیال کیا کہ تھوڑی دیر مین لوگ آکر دو دو قطرے خون اس پیالے مین ٹپکائین گے۔ اسکے بعد مجھے بھی اپنا قیمتی خون اس ناپاک خون مین ملا کر پینا ہوگا۔ ہنوز اسکا سلسلۂ خیال یہین تک پہنچا تھا۔ کہ ایک نقاب پوش برہنہ چھری ہاتھ مین لئے کمرے مین داخل ہوا پہلے ٹیبل کو ادب سے جھک کر بوسہ دیا پھر داہنے بازو کی آستین چڑھا کر خنجر کی نوک سے چھوٹا سا شگاف دیکر چاندی کے پیالے مین دو قطرے خون کے ٹپکائے۔ اور دوبارہ ٹیبل کو بوسہ دیکر الٹے پاؤن واپس چلا گیا۔

یہ دیکھکر راشد نے خیال کیا معلوم ہوتا ہے میرے وعدے کا وقت قریب آپہنچا ہے۔ وہ مرنے کے لئے سنبھل بیٹھا لیکن بغیر ہاتھ پاؤن ہلائے مرجانا اسکے نزدیک اوّل درجے کی بزدلی تھی۔ اسنے لڑنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ گو اسے معلوم تھا۔ مین بیس بدمعاشون سے عہدہ برآ ہونا اہم کام ہے مگر اس نے ہمت نہ ہاری چپکے سے اپنی جیب مین ہاتھ ڈال کر پستول نکالنا چاہا۔ افسوس اسکی تلاشی مین بدمعاشون نے اسکے سب ہتیار نکال لئے تھے۔ اور اب وہ بالکل نہتا تھا۔ اپنی بے بسی پر اسکا دل تھوڑا ہوگیا۔ مگر وہ آنے والی مصیبت کا مقابلہ کرنے کو اب بھی تیار تھا

اوپر بیان کئے ہوئے عنوان کیطرح ایک کے بعد ایک سب بدمعاشون نے آکر اپنے اپنے بازؤن سے دو دو قطرے خون کے اس پیالے مین ٹپکائے اور کمرے سے نکل نکل کر چلے گئے۔ سب کے بعد وہی نقاب پوش جسنے راشد کو بھاگ جانے کی رائے دی تھی۔ کمرے مین داخل ہوا۔ اور پیالے مین اپنے بازو کا خون ٹپکانے کے قبل ٹیبل کے پاس کھڑا ہوکر راشد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے بولا۔

نقاب دار۔ افسوس تم نے میرا کہنا نہ مانا۔ اپنے ہاتھوں اپنی جان دی۔

بانس بابو۔ میرے دوست اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کر اپنا چہرہ تو دکھاؤ۔ ایسے سچے مہربان کو نہ پہچاننا سخت ناسپاسی ہے۔

نقاب دار۔ تمھیں مجھ سے کیا کام۔ میں کوئی ہوں مگر تمھیں نیک صلاح دے چکا ہوں۔ ہاں اگر میرے اس احسان کا عوض کرنا چاہتے ہو تو صاف صاف بتا دو۔ تم کون ہو اور کس رتبہ سے اپنا نام بانس بابو رکھا ہے جس طرح ماہتاب کا آفتاب اور آفتاب کا ماہتاب بننا مشکل ہے اسی طرح تمھارا بانس بابو بن جانا دشوار ہے۔ میں علی پور کے امور دار کو بانس بابو کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ تمھاری اور اسکی صورت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

یہ پہلی دفعہ تھی۔ کہ راشد نے اپنے دل میں اسکی صلاح قبول نہ کرنے کا افسوس کیا اسے یقین ہو گیا۔ نقاب پوش نے سچی اطلاع دی تھی۔ اب مدد ملنے کی بالکل امید نہیں اسے محسوس ہونے لگا میں جان بوجھکر شیروں کے جبڑ میں گھس آیا ہوں۔ جہاں سے جان سلامت لیجانا دشوار ہے۔ تھوڑی دیر میں سب میری بوٹی بوٹی کر ڈالیں گے۔ یہ سوچکر اسنے کہا۔

راشد۔ جب تمھیں یہ سب معلوم ہے۔ تو غالباً یہ بھی معلوم ہوگا۔ میں کون ہوں۔ اور یہاں آنے کی کیا غرض ہے۔

نقاب دار۔ ہاں مجھے معلوم ہے۔

راشد۔ کچھ سوچکر۔ پرتاب میں بھی تم سے واقف ہوں۔

پرتاب۔ چہرے سے نقاب اٹھا کر۔ کیا حقیقت میں تم صرف مجھی کو گرفتار کرنا چاہتے ہو۔

راشد۔ تمھارا خیال غلط نہیں ہے بیشک مجھے پچاس ہزار کا پتہ لگانا ہے۔

اسوقت پرتاب نے دامنوں میں چھپا ہوا چہرہ نکال لیا جسکی آب اور چمک دمک الکٹرک لائٹ میں آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ ادھر راشد تو جان دینے پر آمادہ ہی تھا اسے یقین تھا کہ ان لوگوں میں بے طرح پھنس چکا ہوں۔ زندہ نکل جانے کی ایک صورت بھی ہے کہ لڑ بھڑ کر نکل جاؤں۔ ادھر کی آنکھیں خوفناک ارادے سے چمکنے لگیں۔ راشد نے موقعہ غنیمت جان کر بڑی پھرتی سے لپک کر پرتاب کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور اس زور سے ڈھکیلا۔ کہ وہ سنبھل نہ سکا۔ لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گرنے لگا۔ اس کے گرتے گرتے راشد نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھپا چھپین کر اپنے قابو میں کیا۔

پہ تاب بجلی کی طرح اٹھا۔ اور کمر سے پستول نکال لیا۔ اور غیر کرتا۔ گھبراہٹ میں نشانہ ٹھیک نہ پڑا۔ ہاتھ نے خطا کی۔ اور راشد بال بال بچ گیا۔ یہ ساری کارروائی پلک مارتے ختم ہو گئی اور فضا میں سے کسی نے بھی غل و شور نہ کیا۔ کمرے میں صرف پستول کی آواز کے اور کوئی صدا نہ ہوئی

گولی خالی جاتے ہی راشد شیر کی طرح جھپٹ کر دشمن سے لپٹ گیا۔ کہ اسے آئندہ ریوالور چلانے کا موقعہ نہ ملے۔ دونوں میں کشتی ہونے لگی ٹیبل الٹ گیا۔ پیالہ گرا۔ اسکے گرنے سے جمع شدہ خون بہہ گیا۔

لڑتے وقت راشد نے ایک پالا کی اور بجلی کی گھنٹی جب موقعہ پایا بجلی کی لائٹ پر ایک ہاتھ مار کر زور دار اٹھا سی ترکیب سے اسنے کمرے کی سب روشنیاں بجھا دیں۔ ہر طرف تاریکی پھیل گئی اندھیرے میں اسنے پہ تاب کو اس زور سے اٹھا کر پٹکا۔ کہ وہ بیہوش ہو گیا۔ حالت غشی میں اسکے ہاتھ سے پستول لے کر ایک دروازے کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔

باب ۸

انکشاف راز

راز اپنا کوئی اس شوخ سے مخفی نہ ہوا ۔۔۔ (خواجہ حیدر علی آتش)
حال دل چاہا چھپانا جائیں تو وہ بھی نہ ہو

پستول کی آواز سنکر جتنے بدمعاش وہاں موجود تھے۔ پکڑو۔ پکڑو کہتے ہوئے کمرے میں گھس آئے۔ اور اندھیرے میں ادھر ادھر ٹٹولنے لگے۔

راشد وہاں سے فرار ہونے کی تدبیریں سوچ رہا تھا۔ اسنے بڑی محنت سے نقابی میں کمال پیدا کر لیا تھا۔ صورت بدلنے کے علاوہ آواز اتنی خوبصورتی سے بدل سکتا تھا۔ کہ لاکھ ہوشیار آدمی ہو دھوکا کھا جائے گا۔ ایک مرتبہ کسی کا لہجہ سن لے بس وہ اسی کا لہجہ ہو جاتا تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھوڑی دیر مین بدمعاشون کا سرغنہ بھی کمرے مین آگیا۔ اور تاریکی دیکھکر اسنے اپنے ساتھیون سے پکار کر کہا۔ ارے کوئی لیمپ تو لے آؤ اندھیرے مین شکار بچکر نکل جائے گا۔

سردار کا حکم پاتے ہی ایک آدمی جھپٹ کر کراسن آئل کا لیمپ لے آیا۔ ہنوز وہ کمرے کے درمیان ہی پر تھا۔ کہ راشد نے تاک کر ایسی گولی ماری کہ لیمپ چور چور ہوگیا۔ اور تاریکی اسی طرح باقی رہی لیمپ ٹوٹتے ہی ایک بدمعاش نے زور سے چیخ کر کہا۔ "پکڑو بدمعاش کو جانے نہ پائے۔ اگر یہ بچکر نکل گیا تو پھر کسی کی خیر نہین ہے۔ جس سمت سے پستول سر ہونے کی آواز آئی تھی سب بدمعاش اسی سمت دوڑ پڑے۔ راشد پوری ہوشیاری کے ساتھ دہان سے ہٹ کر نکاس کے دروازے کے قریب آیا اور دیوار سے چمٹ کر کھڑا ہوگیا۔ اسوقت بدمعاشون کی عجیب حالت تھی۔ اندھیرے اور گھبراہٹ کیوجہ سے دوست دشمن مین تمیز نہ کرسکتے تھے۔ آپس ہی مین لڑ جھگڑ رہے تھے۔ راشد وقت ہاتھ سے نہ دیکر کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے مین آیا۔ یہان ایک شخص جیسی لالٹین روشن کرکے چلنے ہی والا تھا۔ کہ اسنے آہستہ آہستہ اسکی پشت پر پہنچکر اس زور سے لات ماری۔ کہ "ہائے مار ڈالا" کہکر زمین پر گر پڑا۔ اس کے گرتے ہی راشد نے اس کمرے کی بھی سب کھڑکیان توڑ پھوڑ کر روشنی بجھا دی۔ پھر واپس آکر اپنے مغلوب کی نقاب اور پستول پر قبضہ کرلیا۔ یہ تدبیر اس کے واسطے بہت مفید ثابت ہوئی جیسے ہی وہ منہ پر نقاب ڈال کر باہر نکلا۔ کہ ایک شخص کہتے سنا "دوست یہ وقت گھومنے پھرنے کا نہین بے نقاب شخص کو تلاش کرو۔ وہ ہمین گرفتار کرنے آیا ہے۔ ان لفظون نے راشد کی بہت کچھ تسلی کردی۔ اسنے خوب مضبوطی سے نقاب کے بند باندھے کہ دوڑ دھوپ مین کھلنے نہ پائین۔ اور انھین بدمعاشون مین شامل ہوکر خود بھی بے نقاب والے کو ڈھونڈھنے لگا۔ وہ تلاش کرنے کے بہانے سے آہستہ آہستہ نقب کے قریب ہوتا جاتا تھا۔ اسوقت زمین دوز مکان کے کمرون مین ہر طرف سکوت وسناٹا طاری تھا۔ شور وغل یا باتون کی آواز تک نہ سنائی دیتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا۔ یہان کوئی ذی روح موجود ہی نہین ہے۔ دو ہی چار قدم آگے بڑھنے سے سرگوشی کی آواز محسوس ہوئی۔ گویا کوئی بہت آہستہ آہستہ کچھ باتین کررہا ہے۔ راشد سن گن لینے کے لئے اسی طرف بڑھا۔ آہستہ آہستہ باتین کرنے والا شخص بدمعاشون کا سردار تھا۔ وہ اپنے ایک ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ "ہم لوگ ایک سرے سے سب کے سب بیوقوف بنادئے گئے۔ جو شخص ہم لوگون کے جتھے مین شامل ہونے کا امیدوار بکر آیا تھا حقیقت مین سرکاری مخبر تھا۔ مجھے کچھ شک سا ہوتا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جسے آدھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رات کو مین نے اپنی پستول کا نشانہ بنانا چاہا تھا۔ ابھی وہی خطرہ پورا ہے مسلمان راشد و رشید مین سے ایک کو دیکھو اسے یہان سے زندہ نہ جانے دو۔ اگر صحیح وسلامت نکل گیا۔ تو قیامت برپا کردے گا۔ چن چن کر ہر شخص کو سزا دلائے گا۔

بدمعاش۔ درست ہے اگر ہاتھ آگیا۔ تو ایسی سخت سزا دیجائے گی۔ کہ دوسرون کو بھیس بدل کر آنے کی جرأت نہ ہو لیکن اندھیرے مین گرفتار کرنا مشکل ہے کسی کو اوپر بھیجکر چراغ منگوا لیجئے۔

سردار۔ یہی مین بھی سوچ رہا تھا۔ یہان کی تمام بنیان تو اسنے توڑ ڈالین۔ ان کے جلانے کی کوشش ہی فضول ہے۔ تم ہی کسیکو اوپر بھیجکر دو تین لالٹین منگوالو۔

بدمعاش۔ بھیجون گا کسے خود ہی جاکر لئے آتا ہون۔

یہ کہکر وہ روشنی لینے چلا۔ اور سردار ایک طرف چلا گیا۔ راشد کو یہ موقعہ غنیمت معلوم ہوا۔ وہ اوپر جانے والے بدمعاش کے عقب مین بڑھا۔ اور لمبے لمبے دو چار قدم رکھکر دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کر زور سے چلا اوٹھا "دوڑو دوڑو شکار مل گیا۔ مین نے مضبوطی سے پکڑ لیا ہے۔

بدمعاش۔ ارے بیوقوف مین ہون مین۔

راشد کا منشا پورا ہوگیا۔ اس عنوان سے اسنے بدمعاش کا لب ولہجہ معلوم کرلیا۔

بدمعاش اس سے چھوٹ کر نقب کی طرف روانہ ہوا۔ راشد بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ کھڑکی سے نکل کر اس آدمی کے عقب مین سرنگ کے دہانے پر پہونچا۔ سرنگ سے نکل جانے کے بعد وہ ان خطروں سے محفوظ ہوجائے گا۔ لیکن نقب مین داخل ہونے کے لئے جب اسے جھکنا پڑا تو اسکا کلیجہ کانپ گیا۔ اسے یاد آگیا۔ بدمعاشون نے اسمین چند پھندے ایسے لگا رکھے ہین۔ جن کے ذریعہ سے بہت آسانی سے قتل کرسکتے ہین۔

راشد جس بدمعاش کے پیچھے پیچھے سرنگ کے دہانے پر پہنچا تھا۔ وہ بدمعاش راشد کے بہت آگے نکل گیا تھا۔ اور وہ دہانے پر کھڑا ہوا سوچ رہا تھا۔ کہ سرنگ مین داخل ہون یا نہ ہون کہ اپنی پشت پر سے کچھ لوگون کے دوڑنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ اور خفیف سی روشنی بھی معلوم ہوئی جو شاید جیبی لالٹین کی تھی۔

راشد کے واسطے بہت نازک وقت آپڑا تھا۔ اگر واپس ہوتا ہے تو فوراً بدمعاش پکڑ کر ہلاک کئے ڈالتے ہین۔ اگر سرنگ مین داخل ہوتا ہے تو یہ خوف ہے کہ بدمعاش نقب کو تنگ نہ کردین لیکن سرنگ مین داخل ہونے سے ہلکی سی امید رہائی بھی جھلکتی نظر آتی تھی۔ اسنے سوچا جو بدمعاش مجھ سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پہلے گیا ہے۔ یقیناً اوپر پہنچ گیا ہوگا۔ ہر لمحہ قوقف بیکار ہے۔ بسم اللہ کہکر سرنگ میں داخل ہونا چاہیئے۔ یہ خیال کرکے اس نے دہانے میں قدم رکھا۔ ہنوز سرنگ میں پورا داخل بھی نہ ہو سکا تھا۔ کہ اپنے تعاقب میں کسی کی آواز سنائی دی۔ اور ساتھ ہی آگے کی طرف روشنی محسوس ہوئی کسی نے بھاری آواز میں کہا۔

"سرنگ میں کون ہے۔ تو یہ تک کیا تم ہو۔"

راشد۔ نرسنگھ کا لب و لہجہ بتا رہا تھا۔ ان میں ہی ہوں۔

بدمعاش۔ تم سے پہلے کوئی اور بھی ادھر سے گیا ہے یا نہیں۔

راشد۔ نہیں۔

راشد جواب بھی دیتا جاتا تھا۔ اور آہستہ آہستہ آگے بھی بڑھ رہا تھا۔ اسے خوف تھا کہیں ایسا نہ ہو بدمعاش پہچان لیں۔ تلسی سرنگ کا دہانہ گھٹ بڑھ سکتا ہے۔ ان کی آن میں پیس کر ڈال دیں گے شاید دو فٹ دہانہ کھسکا ہوگا۔ کہ دہانے کی کل گھما دی گئی۔ اس نے دیکھا آہستہ آہستہ دہانہ تنگ ہو رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی اسکا خون خشک ہونے لگا۔ موت آنکھوں کے سامنے گھومنے لگی۔ اس نے خیال کیا چند ہی منٹ بعد میری ہڈیاں پسلیاں پس کر سرما ہو جائیں گی۔ اتنے میں پیچھے آنے والے آدمی نے آہ بھر کر راشد کے پاؤں پکڑ کر رہائی طلب کیا۔

بدمعاش۔ نرسنگھ تم آگے کیوں نہیں بڑھتے۔

راشد۔ کسی نے دہانے کی کل گھما دی ہے۔ راستہ تنگ ہوتا جاتا ہے۔

بدمعاش۔ پاگل اپنی طرف کھینچو۔ اب تم جا نہیں سکتے ہم لوگ سر پر آ پہنچے۔

یہ الفاظ نہ تھے۔ تیر و نشتر تھے جنھوں نے راشد کی تمام امیدوں کا خاتمہ کر دیا۔ گویا وہ موت کے زبردست پنجہ میں گرفتار ہو گیا تھا۔ وہ شجاع تھا۔ اس نے تصدق کر لیا۔ کہ آسانی سے ان لوگوں کے چنگل میں اسیر ہو جانا شرط مردمی نہیں۔ خواہ نتیجہ کچھ ہی ہو۔ مجھے کوشش سے باز نہ آنا چاہیئے۔

بدمعاش۔ تو خوش ہو۔ سرنگ کی کل پھر گھما دی گئی۔ دیکھو راستہ کشادہ ہو رہا ہے۔

راشد نے غور کیا۔ تو اسکا کلام سچ معلوم ہوا۔ راہ کی تنگی میں بہت کچھ تغیر ہو گیا تھا۔ یہ دیکھتے ہی اس کے لبوں پر ہلکا سا تبسم نمایاں ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوا۔ جیسے بنا بنایا کھیل بگڑ کے چنگل سے چھوٹ گیا ہے۔ اب ایک منٹ بھی فضول ضائع کرنے کا وقت نہ تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا۔ کہ تعاقب کرنے والے بدمعاشوں نے پہچان لیا ہے۔ گو انھیں یقین نہیں ہے تاہم شک اور قوی شک ہے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پستول نکال لیا۔ گھوڑا چڑھا لیا۔ جو بدمعاش اسکا پاؤں پکڑے تھا اس نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کھینچا کر زور کیا۔ راشد دو چار قدم پیچھے کھنچ گیا۔ قریب تھا کہ بدمعاش بڑبڑا کر گر پڑے۔ اس نے ہاتھ پھر اگر پاؤں کے قریب کر دیا اور پستول کا تہرہ بدمعاش کی طرف کر کے کہا۔

راشد۔ میرا پاؤں چھوڑ دو ورنہ ابھی تمھارا بھیجا پاش پاش کر دوں گا۔

بدمعاش نے اس دھمکی کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ گرفت ڈھیلی کرنے کے عوض زور سے پاؤں کھینچا۔ اس برتاؤ سے اسے یقین ہو گیا۔ بدمعاشوں کو میری طرف شبہ نہیں رہا۔ انھوں نے اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ اگر قلعہ کے باہر کھینچ لیا گیا۔ تو زندہ بچنا مشکل ہے۔ زندگی کی امید اسی وقت تک ہے جب تک سرنگ کے اندر ہوں۔ یہ خیال کر کے اس نے پستول داغا۔ ریوالور کی آواز کے ساتھ ہی بدمعاش کی گرفت سے پاؤں چھوٹ گیا۔

پستول کی آواز سے قلعہ کے دہانے پر کھڑے ہوئے بدمعاش ایسے متحیر ہوئے کہ انھیں کل گھبراہٹ کا خیال بھی نہ ہوا۔ ورنہ راشد کی خیریت نہ تھی۔ راشد بڑی تیزی سے راستہ کے پتھروں کی حد سے اس طرف نکل گیا جہاں سے پیدا رسٹر ہیون کے قریب پہونچا۔ دوسرے بدمعاش جو [illegible] ہوا تھا کسی نے اس کے سر پر پستول کی نال رکھکر آہستہ سے کہا۔

اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔ معلوم نہیں اس آواز میں کیا اثر مضمر تھا۔ کہ راشد کی باچھیں کھل گئیں اسنے بے انتہا مسرت کے ساتھ کہا۔

راشد۔ رشید

رشید کا نام لیتے ہی اس کے سر سے پستول کی نال ہٹا لی گئی۔

رشید۔ کہئے خیریت تو ہے

راشد۔ ہاں خیریت ہے یہ تو بتاؤ جو شخص مجھ سے پہلے آیا تھا۔ وہ کہاں ہے۔

رشید۔ آپ اسکی فکر نہ کیجئے۔

راشد۔ میں تو بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔ بیجو شہر کے منہ سے چاہوں شکر ہے۔ ہماری محنت ضائع نہیں ہوئی۔ بدمعاشوں کا سارا گروہ ہمارے اختیار میں ہے۔

رشید۔ پچاس ہزار کے چور کو بھی پہچانا۔

راشد۔ ہاں۔ اسی پر کیا منحصر ہے سارے بدمعاش یہیں ہیں۔ جو عنقریب گرفتار ہونے والے ہیں۔ تمھارے ساتھ کسقدر کانسٹبل ہیں۔

رشید۔ بہت کافی سپاہی ساتھ ہیں۔ آپ مطمئن رہیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ اچھا چلو باہر چل کر گرفتاری کے متعلق مشورہ کریں۔ یہاں ایک آدمی کو متعین کر دو
رشید نے ایک قوی ہیکل سپاہی کو لقب کے منہ پہرے کے لئے مقرر کر کے سب کے ساتھ ہر یلہ
والے کمرے میں آیا۔ یہاں پہنچکر راشد نے کہا۔

راشد۔ وہ عورت کہاں ہے۔

رشید۔ کون عورت۔

راشد۔ جو اس کمرے میں بدمعاشوں کے ساتھ رہتی تھی۔

رشید۔ مجھے تو یہاں کوئی عورت نہیں ملی۔

راشد۔ پھر یقین سرنگ کا راستہ کیونکر معلوم ہوا

رشید۔ روشنی لانے والے بدمعاش کیطرف اشارہ کر کے جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں"
میں جب اس مکان میں آیا تھا۔ اوصوفت کوئی نہ تھا۔ ادھر اودھر دیکھ بھال رہا تھا۔ کہ یہ شخص گھبرایا
ہوا آیا۔ میں نے اُسیوقت اُسے گرفتار کر لیا۔ اور جس طرف سے یہ آیا تھا۔ اُسی طرف میں بھی بڑھا
دو چار پھیروں میں سرنگ کا راستہ مل گیا۔

باب ۹

گرفتاریاں

ابھی یہ بات ہے کل کی کہ آشیاں میں تھے
اسیر ہو گئے اس کی خبر نہ تھی صیاد

راشد کو یقین تھا۔ کہ زمین دوز مکان میں جانے کے لئے لقب کے علاوہ بھی کوئی راستہ ہے
اس نے رشید کو ساتھ لیکر مکان کا کونہ کونہ چھان ڈالا۔ مگر جو راستے کا پتہ نہ چلا۔ آخر مجبور ہو کر اس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدمعاش کے پاس آیا۔ جسے رشید نے گرفتار کرلیا تھا۔ اور بہت کچھ سبز باغ دکھلا کر دریافت کرنا چاہا۔ مگر اوس نے ایک لفظ بھی زبان سے نہ کہا۔ ہر چند رشید و راشد نے لالچ دیا۔ آزادی کا وعدہ کیا۔ مگر ان دل خوشکن وعدون نے اس کے سخت دل پر ذرا بھی اثر نہ کیا جب اسطرح کام نہ نکلا۔ تو دونون نے ڈرا دھمکا کر پوچھنا چاہا۔ مگر اس نے کسی طرح نہ بتانا تھا نہ بتایا۔

راشد رشید نے باہم مشورہ کرکے ایک کانسٹبل کو تھانے پر بھیجکر اور پولیس تین بلوائے۔ اور انھین مکان کے چپہ چپہ پر تعینات کردیا۔ دس جوانون کو جو سب مین شہ زور اور درشتی تھے اپنے ساتھ لیکر دونون بھائی راشد رشید پھر سرنگ کی راہ سے تہ خانے کی طرف چلے۔ رشید بخوبی جانتا تھا۔ ان بدمعاشون کو گرفتار کرنا آسان کام نہین ہے وہ فرنگ جانون کی پرواہ نہ کرکے سختی سے مقابلہ پر آمادہ ہوجائین گے۔ اس خیال سے اس نے رشید کو وہان کی تمام باتین اچھی طرح بتادین۔ اور دسون جوانون کو بھی سمجھا دیا۔ کہ جان ہتھیلی پر لے کر بدمعاشون کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ جب سب نے مستعدی اور بے جگری سے کام کرنے کا وعدہ کرلیا۔ تو وہ بسم اللہ کہکر سرنگ مین اوترے۔ آگے آگے راشد و رشید ان کے پیچھے دسون جوان آگے پیچھے تھے۔ راشد دل ہی دل مین سمجھا ہوا تھا۔ کہ کہین ایسا نہ ہو بدمعاش پھر کلدار دہانہ نقب مین پھانس لین۔ اس نے سرنگ کے چھوٹے بڑے ہونے کا حال کسی سے نہ بیان کیا تھا۔ اسے خوف تھا ایسا نہ ہو پولیس کی موت کا خیال کرکے پولیس کے جوان ڈر جائین۔ اور بدمعاشون کی گرفتاریون مین تاخیر ہو۔

راشد آگے آگے زہریلے کیڑون کی طرح پیٹ کے بل رینگتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ بدمعاش نقب کے دہانے پر جمع ہون گے۔ اس کا یہ گمان غلط تھا۔ جیسے وہ نقب کے دہانے سے نکلا تو ہر طرف سکوت وسناٹا نظر آیا۔ ایک کے بعد ایک کرکے تمام ساتھی تہ خانے مین پہنچگئے۔ جب سب اکٹھا ہوگئے تو راشد نے ان لوگون سے پستول کے گھوڑے چڑھا لینے کو کہا۔ ہر طرف تاریکی اور سناٹا محسوس کرکے اس کا تعجب بڑھتا جاتا تھا۔ سب کو مستعد دیکھکر آہستگی سے دبے پاؤن آگے بڑھا اس کے پیچھے پیچھے پولیس کے جوان بھی اسی احتیاط سے دبے پاؤن روانہ ہوئے۔ اب یہ لوگ اس کمرے مین پہنچگئے۔ جہان راشد پہلے پہل کشودی کے ساتھ گیا تھا۔ مگر اسوقت وہ کمرہ کسی مایوس نما کے دل کی طرح خالی پڑا تھا جیسی لالٹین کی دھیمی روشنی مین دیکھنے سے ایک کنارے تھوڑا چونا پڑا ہوا معلوم ہوا۔ اس نے اسیوقت رشید کو قریب بلاکر چونا دکھایا۔ چونا دیکھتے ہی رشید کے منہ سے نکل گیا۔

"اب بدمعاش کہان جائین گے۔ ان کی ترکیب میری سمجھ مین آگئی ہے۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ کہکر وہ کمرے مین گھوم کر چاردن طرف کی دیوارون کو ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر دیکھنے لگا۔ ایک گوشہ مین دیوار کی تھوڑی استرکاری جھڑ کر گر گئی تھی۔ اور اینٹین ظاہر ہونے کے بجائے ایک سفید پتھر نا کونا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے جھپٹ کر اوس پر ہاتھ مارا۔ ساتھ ہی آہستہ سے وہ از خود ایک طرف ہٹ گیا۔ اور ایک آدمی گذرنے کا راستہ نمودار ہو گیا۔ روزن کھلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اندر آگیا۔ راشد رشید مہ اپنے ساتھیون کے ایک ایک کر کے کھڑکی سے اس طرف نکل گئے۔ یہ بھی نقب تھی۔ مگر اس نقب سے بہت زیادہ کشادہ تھی۔ دو آدمی برابر آسانی سے چل سکتے تھے۔

ابھی یہ لوگ چند گام چلے تھے کہ آدمیون کے باتون کی آواز سنائی دی۔ اور تھوڑی دیر مین دس بارہ بڑے بڑے چوہے ان کے پاس سے ہو کر دوڑتے ہوئے نکل گئے۔

راشد۔ رشید سے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس نقب کا دہانہ کسی تالاب یا نالے کے پاس پھوٹتا ہے۔

رشید۔ بدمعاشون نے بھاگنے کی اچھی راہین نکالی ہین۔

راشد۔ بدمعاش بڑے چالاک ہین۔ اپنی حفاظت کا سامان پہلے ہی سے کر لیا ہے لیکن خدا نے چاہا۔ تو ہمارے ہاتھ سے نہ بچ سکین گے۔ ٹھہرو مین گھڑی دیکھ لون تو ان کے متعلق کچھ نہ کچھ گھڑی دیکھکر بارہ بج چکے ہین۔ دوپہر کا وقت ہے۔ جوار آئی ہے۔

رشید۔ ہمارے حق مین جوار کا آنا بہت مفید ہے بدمعاش بھاگ نہ سکین گے۔

راشد جانتا تھا۔ کہ یہ نالہ دریا سے ملا گیا ہے۔ جب جوار آتی ہے تو نالہ اپنے گنجائش سے زیادہ پانی ہو جاتا ہے۔ اسکا بدیہی ثبوت چوہون کا بھاگتے ہوئے نظر آنا تھا۔ جوار کے وقت بدمعاش کے لئے دو صورتین مفر کی تھین۔ یا تو پہلے سے ڈونگیون کا انتظام کر لیا گیا ہو یا نالے کے گندے پانی مین سیر کر نکل جائین اسے یقین تھا۔ کہ بدمعاشون نے کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر رکھا ہوگا۔ تاہم وہ کوشش سے باز نہ رہا۔ دو چار قدم آگے بڑھنے سے دیکھا۔ کہ بہت سے بدمعاش پانی مین بیٹھے ہوئے ایک کونے مین دبکے دبکائے بیٹھے ہین۔ ادنھون نے غلطی سے ناؤ کا انتظام نہ کیا تھا۔ اور بہت سے ایسے تھے جنھین پیرنا بھی نہ آتا تھا۔ جو لوگ پیرنا جانتے تھے۔ وہ جوار کے خوفناک ریلے مین نہ اترے تھے۔ ان لوگون کو دیکھکر راشد نے اپنے ساتھیون سے کہا۔

راشد۔ تم لوگ لڑائی کے واسطے تیار ہو کر یہین ٹھہرو۔ مین آگے بڑھ کر ان سے کچھ گفتگو کرون گا اگر اونھون نے بغیر مدافعت اطاعت قبول کر لی۔ تو خیر ورنہ دوسری صورت مین تمھین اپنے رایا فون دینے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کام لینا پڑے گا۔ گولی چلاتے وقت تمہیں خیال رکھنا چاہئے کوئی جان ضایع نہ ہو۔ صرف گولی سے انھیں بیکار کردو۔" یہ کہکر آگے بڑھا۔ اور بدمعاشوں کو للکار کر کہا:

"دوستو کہو۔ اب کیا تمہیں۔ بہتر ہے چپ چاپ اطاعت قبول کرلو۔" بدمعاشوں نے اس کا جواب نہ دیا۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد پھر اس نے کہا:

"مجھے تنہا نہ سمجھنا میرے ساتھ آدھ درجن کار پولیس کے بہت سے جوان ہیں جو یہاں سے چند قدم کے فاصلہ پر میرے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ حسن اتفاق سے جو راہ بھی آئی ہوئی ہے تم لوگ بالکل محبوس ہو۔ اس طرف بڑھنے سے پولیس گرفتار کرتی ہے اور ادھر جانے سے تالے کا گھدلا پانی غرق کرتا ہے۔ اگر میری صلاح منظور کرو۔ تو ہمیں کھوان کو بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے اپنے تئیں سرکار کے رحم پر چھوڑ دو۔"

اس کے جواب میں بدمعاشوں نے زبان سے تو کچھ نہ کہا لیکن یکبارگی راشد پر پچیس گولیاں کر دیں۔ راشد کی بلا سے غیب سے بچا۔ اسکی پھرتی اس کے کام آگئی۔ پستول کی آواز کے ساتھ ہی وہ زمین سے چپٹ گیا۔ اور دشمنوں کی گولیاں اسکے اوپر سے سنسناتی ہوئی نکل گئیں۔

راشد نے زمین پر لیٹے ہی لیٹے ہی ہوائی داغ دی۔ آواز سنتے ہی اس کے ہمراہیوں نے گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ راشد نے ایکبار پھر ان سے کہا "ہتھیار رکھدو" لیکن ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا۔ خاموشی سے راشد نے ان کا دلی ارادہ سمجھ لیا۔ اور ہاتھ کے اشارے سے اپنے ہمراہیوں کو کچھ حکم دیا۔ فوراً دس جوان اس کے قریب آگئے۔ سب کے ہاتھوں میں ایک ایک ریوالور اور ایک ایک مضبوط ڈنڈا تھا۔ راشد نے آہستہ آہستہ ان لوگوں سے کچھ کہا۔ حکم پاتے ہی دس جوان پستول کمر میں لگا اور ڈنڈے سیدھے ہاتھوں میں لے کر بدمعاشوں پر پوری قوت اور تیزدستی کے ساتھ ٹوٹ پڑے پولیس کو آتے دیکھکر جو لوگ پیچھے جا چکے تھے گھبراکے نالے میں چھلانگ پڑے۔ بعضوں نے گھبراکر اپنے پستول ہاتھ سے پھینکدیئے۔ اور پھر لڑنے مرنے پر تیار ہو گئے۔ ان کے حواس متشر ہو چکے تھے۔ دن پھوٹ جانے سے کچھ کرتے دھرتے نہ بنا۔ پانچ منٹ میں سب گرفتار کر لئے گئے۔ جو لوگ نالے میں جانا چاہتے تھے وہ سیوار پھینکر رہ گئے۔ پولیس نے احتیاط سے پانی میں اتر کر انہیں بھی گرفتار کر لیا۔

اس لڑائی ہونے سے کئی پولیس کے آدمی مجروح ہوئے تھے کسی کے چھری کا زخم تھا کسی کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گولی لگی تھی۔ مگر وہ زخم خطرناک نہ تھے۔ بدمعاش بھی مجروح ہو گئے تھے۔
راشد نے پھر جیلر کو کال بھیجوا دیا۔ اور باقی اسیر دن کو تھانہ بھیجا لیکن ایک شخص کو اس نے یہ کہکر چھوڑ دیا۔

"کوٹھری جاؤ یہ اس احسان کا بدلا ہے جو تم نے پھندے سے نکال کر کیا گیا تھا۔ اب میں تمہارے احسان سے سبکدوش ہو گیا۔ تمہیں آگاہ کئے دیتا ہوں اگر دوبارہ اسیر ہو گئے تو قانون کے پنجہ میں دیدیئے جاؤ گے تمہیں لازم ہے۔ کلکتہ چھوڑ کر اور کہیں چلے جاؤ۔"

تھانہ پر آکر اسے معلوم ہوا۔ کہ بدمعاشوں کا سرغنہ مع اپنے دو رفیقوں کے کسی طرح ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ البتہ وہ لوگ گرفتار ہو گئے ہیں جنہوں نے بینک کا روپیہ چرایا تھا۔

باب ۱۰

کردتا کا بیان

حال بتا بیتی دل آج سنا کر اٹھوں
کچھ بھی دیدیں جو اجازت لب خاموش بھی

مجرموں کی گرفتاری کے دوسرے روز شام کو راشد علی اپنے مکان کی لائبریری میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ خدمتگار نے ایک برقع پوش عورت کے آنے کی اطلاع دی۔ اس نے کچھ سوچکر اسے بلا لیا برقع پوش نے کمرے میں آکر چاروں طرف نظر ڈال کر دیکھا۔ پھر راشد سے مخاطب ہو کر بولی۔

عورت۔ محمد راشد احمد صاحب کہاں ہیں۔
راشد۔ کچھ سوچکر تمہیں راشد سے کیا ضرورت ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عورت۔ مجھے اُنھین سے کام ہے۔
راشد۔ میرے ساتھ آؤ مین تمھین ان کے پاس پہنچا دون۔
عورت۔ کیا وہ یہان نہین ہین۔
راشد۔ ہین ہین۔ مگر اس کمرے مین نہین ہین۔
عورت۔ مین اُن سے اسی کمرے مین ملنا چاہتی ہون۔
راشد۔ تمھین یہان بیٹھکر ان کے آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ گرمی بہت ہے پردہ اُتار ڈالو۔
عورت۔ مہربان آپکو ان باتون کے کہنے کی ضرورت نہین۔
راشد۔ کردنا مین تمھین پہچانتا ہون۔ اسی لئے پردہ اُتارنے کو کہا تھا۔ تم غائب کہان تھین پولیس والے تمھاری جستجو کر رہے ہین۔

یہ سنتے ہی اُس کے مُنہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اور بدحواس ہوکر بھاگی۔ راشد بھی اس کے عقب مین ہیئت تبدیل کرکے روانہ ہوا۔ علی پور کی عام شاہراہ پر کردنا بھاگی جاتی تھی۔ اس کے تعاقب مین راشد چلا جا رہا تھا۔ دو دو چار چار قدم کے بعد وہ پیچھے پھر کر دیکھ لیتی تھی۔ کوئی میرا تعاقب تو نہین کر رہا ہے۔ راشد اس سے چند قدم کے فاصلے پر اس کے ساتھ ساتھ تھا لیکن وہ راشد کو پہچان نہ سکی۔

کچھ دور تک بھاگتے رہنے کے بعد کردنا پاؤں کو مجبور کرکے ریس کے میدان مین پہنچی۔ اور ہری ہری دوب پر بیٹھ گئی۔ دوڑنے سے اسکی سانس پھول رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک از خود رفتگی کے عالم مین بیٹھی رہی۔ جب سانس کی تکان مین کمی ہوئی۔ تو اس نے متجسانہ نگاہون سے چاروں طرف دیکھکر اطمینان کیا۔ اور گہری سانس لے کر زیر لب کہا۔

آہ اب کیا کرون۔ جو اس مصیبت سے جان بچے۔ دشمنون کا وار چل گیا۔ مین مجرم ہون مجرم دھر لی گئی اور مجرم بھی کون جسپر ایک بیگناہ عورت کے قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ پولیس فکر مین ہے۔ قدم قدم پر گرفتاری کا خوف لگا ہے۔

کردنا جس مقام پر بیٹھی تھی۔ اس سے تھوڑے فاصلہ پر گھاس کے گٹھے کی آڑ مین راشد چھپے ہوئے اسکی گفتگو سن رہا تھا۔ کردنا کو اسکی موجودگی کا علم نہ تھا۔ اس نے پھر کہنا شروع کیا۔

اگر گرفتار کر لی گئی تو بریت کی ذرا بھی امید نہین۔ بے شبہ پھانسی پر لٹکا دیجاؤن گی۔ (کانپکر) تقدیر میرے خلاف گزرین گی۔ ثبوت بھی ایسے ایسے بہم پہنچے ہین۔ جن سے جرم مجھ ہی پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حائل ہوتا ہے۔
راشد۔ گانس کے گٹھے کے پیچھے سے نکل کر کروڑنا کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اور اسے مخاطب کر کے بولا۔
راشد۔ کروڑنا ڈر نہیں۔ میں تمہارا دوست ہوں۔ خبردار چلایا نہیں۔ ورنہ پولیس چلے آجائیں گے۔
کروڑنا۔ تب چپکے۔ آپ کون ہیں۔
راشد۔ میں کوئی ہوں تم ابھی کیا سمجھیں۔
کروڑنا۔ میں تو آپ کو پہچانتی بھی نہیں۔
راشد۔ کیا تم کو راشد کی تلاش نہیں ہے۔
کروڑنا نے برمعاش کے مکان میں راشد کو بنگالی بھیس میں دیکھا تھا۔ اور اسوقت ایک معمولی مسلمان کی ہیئت میں پایا۔ اسے بہت تعجب ہوا۔ لاکھ لاکھ پہچاننے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔ اسے یقین تھا کسی نے اس کا تعاقب نہیں کیا ہے۔ اس لئے راشد کی باتیں سنکر اس کی حیرت کی حد نہ رہی اس نے اسی تعجب کی حالت میں کہا۔
کروڑنا۔ مجھے کیونکر یقین آئے کہ آپ ہی کا نام راشد ہے۔
راشد۔ اگر میں راشد نہ ہوتا۔ تو یہ کیونکر جان لیتا کہ تمہارا نام کروڑنا ہے۔
کروڑنا۔ مکان میں تو کوئی اور شخص تھا جسنے مجھے پہچانا تھا۔
راشد۔ وہ بھی میں ہی تھا۔ میں نے ہی تمہیں اطلاع دی تھی۔ کہ پولیس تمہاری فکر میں ہے۔
کروڑنا۔ جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ پولیس میری تاک میں ہے۔
راشد۔ خیر جو کچھ ہو تمہاری جان خطرہ ناک ہے۔
کروڑنا۔ اگر راشد ملجائے تو میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔
راشد۔ کیا تمہیں میرے راشد ہونے میں شک ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں اپنی سچائی کے ثبوت دے سکتا ہوں۔
کروڑنا۔ کیا ثبوت ہے بیان کیجئے۔
راشد۔ تمہیں اسوقت کی بات تو یاد ہی ہوگی۔ جب راشد برمعاشوں کے چنگل سے چھوٹ کر ہوٹل کے تہ خانے میں پہنچا تھا۔ تو تم نے اس کے کان میں کچھ کہا تھا۔ جو سوا تمہارے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور راشد کے کسی کو نہیں معلوم۔

کرونا۔ خیر تو یہ طے ہو گیا۔ لیکن آپ چالاک جاسوس ہیں آپکی مدد کی کیونکر امید کروں۔

راشد۔ میں جو کچھ کہتا ہوں وہی کرتا ہوں مجھے معلوم ہو چکا ہے میں سرکاری کام میں اپنی خوشی سے یہ خدمت انجام دے رہا ہوں اور جیسی جیسی خدمتیں میں بتا رہا ہوں وہ بھی تم سے پوشیدہ نہیں۔ اسی سے تم سمجھ سکتی ہو۔ میں قول کا کسقدر پکا ہوں مجھے یہ بھی یقین ہے تم قاتل نہیں ہو۔ نہ تم کبھی خون میں آلودہ نہیں ہو سکتے ان حسینہ دشمنوں نے بدنام کر دیا ہے۔ اور کچھ ایسے ہی واقعات ہیں جن سے جرم تم پر عاید ہو گیا ہے۔ میں اصلی ملزم کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔

کرونا۔ امید ہم کی نظروں سے دیکھو۔ کیا واقعی آپ مجھے بیجرم خیال کر کے اس الزام سے بری کرانا چاہتے ہیں؟

راشد۔ بیشک میری آنکھیں کسی حسین و نازنین عورت کو مصیبت میں مبتلا دیکھنا نہیں چاہتی ہیں۔

کرونا۔ فی الواقع آپ کا خیال یہی ہے تو آپ قابل پرستش ہیں۔ غریبوں مصیبت زدوں کو غم سے نجات دلانے کا بڑا ثواب ہے۔ خدا آپکو اس نیکی کا اجر دیگا۔

راشد۔ کرونا۔ ان باتوں کی ضرورت نہیں۔ تم مجھے اپنا سچا دوست سمجھو۔ مجھے ہمیشہ اپنا خدمت کے لئے مستعد پاؤ گی۔

کرونا ٹھنڈی سانس لے کر۔ آہ اتنی بڑی دنیا میں میرا کوئی نہیں۔ جو آپ کو اپنے ہی آپکا بنا لیتی لیکن میں وعدہ کرتی ہوں جب آپ اس کام میں کامیاب ہوں گے تو آپ کو اسقدر کا انعام دلاؤنگی جو اس انعام سے بہت زیادہ ہوگی۔ جو بینک کے مینجر کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

راشد۔ استغفر اللہ کرونا کیا تم خیال کرتی ہو۔ میں روپے کمانے کے لئے یہ کام کر رہا ہوں اگر تمھارا یہی خیال ہے تو فاش غلطی کر رہی ہو۔ مجھے روپیہ کا لالچ ہوتا تو وہ پارہ ہزار روپے سے انعام کا اعلان خیرات خانے میں نہ دیتا۔ خدا نے مجھے اتنی کافی دولت دی ہے جو میری [illegible] کرنے کے لئے کافی ہے۔ میں نے تمھارے ساتھ ہمدردی کی ہے [illegible] کرنا چاہتا ہوں۔

کرونا۔ واقعی آپ [illegible] مجھے آپ پر بھروسہ [illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایسا راز بتانا چاہتی ہوں۔ جو ثواب کے علاوہ دنیا میں بھی ناموری کا موجب ہو سکتا ہے۔

راشد۔ وہ کونسا راز ہے۔

کرونا۔ اگر آپ میری محافظت کا اقرار کرکے میرے کہنے پر عمل کرنے کو تیار ہوں تو میں ابھی آن بدھاؤں سے علحدگی اختیار کروں جنھوں نے ابتک مجھے اپنے گھر میں چھپا رکھا ہے۔ گو اون کا یہ فعل بادی النظر میں اچھا ہے۔ مگر نہیں۔ وہ مجھے جہنم کے گڑھے میں ڈھکیلنا چاہتے ہیں۔ وہ مجھ سے ایسے ناکارہ کام کرانا چاہتے ہیں جو سلف سے آجتک کسی عورت کے ہاتھوں نہ ہوئے ہوں گے۔!

راشد۔ کرونا تمھاری سیدھی سادھی باتوں نے میرے خون میں جوش پیدا کردیا ہے جلدی کہو۔ کیا کہنا چاہتی ہو۔

کرونا۔ تھوڑی دیر خاموش رہکر ۲۵ سال بھر کا زمانہ ہوا بمبئی میں ایک دولتمند بوڑھا بنگالی رہتا تھا اس کا کاروبار بہت اچھا چلتا تھا۔ لوگوں کا خیال تھا۔ اس کی دولت کی انتہا نہیں ہے۔ اس نے آخری عمر میں عیسوی مذہب اختیار کرلیا تھا۔ جسپر آخر وقت تک قائم رہا۔ ایک روز صبح کو وہ اپنے بستر پر مُردہ پایا گیا۔ بظاہر کوئی علامت ایسی نہ تھی جس سے کہا جاسکے کسی نے قتل کیا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے۔ وہ اپنی موت سے نہیں مرا۔

راشد۔ افسوس کسی نے غریب بوڑھے کی جان لے لی۔

کرونا۔ مگر میں ہی ایک شخص ہوں جو اس کے مارے جانے کا راز جانتی ہوں۔

راشد۔ کیا اوسی بوڑھے کے قتل کے متعلق تمھاری تلاش کیجاتی ہے۔

کرونا۔ نہیں۔ اوس بوڑھے دولت مند کی ایک لڑکی تھی جس کا نام کملا دیوی تھا۔ وہ کنول کے مانند خوبصورت اور نازک تھی۔ اس کا حسن بمبئی تو کیا دور دور مشہور تھا۔ حسن پرست سوسائٹی سے اسے عدار فی کا مطلب ملا تھا۔ بوڑھے بنگالی نے اسکی تعلیم میں بہت سا روپیہ خرچ کیا تھا۔ لیکن اس کی لاعلمی میں کملا کو علم کے ساتھ ساتھ عیسائیت بھی سکھائی گئی تھی۔ رفتہ رفتہ اُسنے دین بھی قبول کرلیا۔ تھوڑے زمانہ میں اس کے حسن کے ساتھ علم و ہنر کا بھی شہرا ہوگیا۔

راشد۔ کیا کملا دیوی مرگئی۔

کرونا۔ سنتے جائیے سب حال بیان کرونگی جب لڑکی پڑھ لکھکر اپنے والد کے پاس رہنے لگی۔ تو اس نے آہستہ آہستہ اسے بھی عیسائی بنالیا۔ اس طرح بوڑھے بنگالی کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوا۔ وہ برہمنوں کو آئے دن پوجا پاٹ کے نام سے جو روپیہ دیتا رہتا تھا۔ بند کردیا۔ اور اس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے عوض عیسائی نن ڈون میں دریا دلی سے صرف کرنے لگا۔

راشد۔ کیا تم اوس بوڑھے بنگالی سے کچھ قرابت رکھتی ہو۔

کرونا۔ قرابت جو کچھ تھی۔ وہ بڑے بوڑھوں کے دم سے تھی۔ البتہ میں کملا دیوی کے ساتھ اسکول میں پڑھا کرتی تھی۔ اور یہ میری ہی نصیحتوں کا اثر تھا جو اس نے مسیحی دین اختیار کر لیا۔ کملا کو میں جان و دل سے چاہتی تھی۔ اور وہ بھی مجھے اپنی سگی بہن کی طرح مانتی تھی۔ اس زمانے میں صرف میری بوڑھی اور صاحب آزار ماں زندہ تھی۔ کچھ روز بعد جب وہ بھی مر گئی۔ تو میں بالکل تنہا رہ گئی۔ کملا نے میری تنہائی پر ترس کھا کر مجھے اپنے گھر میں رکھ لیا۔ جہاں کچھ کم دو برس تک اس کے ساتھ رہی اور ایک برس کا زمانہ ہوا جب اس کے باپ نے انتقال کیا۔ بس بوڑھے بنگالی کی موت کے دس ہی پانچ روز بعد ہی مجھے بھی مجبوراً وہ مکان چھوڑ دینا پڑا۔

اب تک راشد اسکی تمام باتوں پر یقین کرتا آیا تھا۔ کیونکہ غور کرنے سے بھی کوئی بات ایسی نہ معلوم ہوسکی۔ جس پر شک کیا جاسکتا۔ کرونا نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

کرونا۔ بوڑھا بنگالی اپنے مرنے سے قبل ایک وصیت نامہ لکھ چکا تھا جسمیں اسنے تحریر کیا تھا کہ اگر کملا دیوی کے کوئی اولاد نہ ہو تو اس کے بعد ساری جائداد پریم ناتھ کو ملے۔

راشد۔ پریم ناتھ کون تھا۔

کرونا۔ پریم ناتھ بوڑھے بنگالی کے چچازاد بھائی کا پوتا ہے۔ اس کے باپ نے عیسائی ہو کر ایک یوروپین لیڈی سے شادی کر لی تھی۔ اس کے پیٹ سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اسکا مسیحی نام اس کے نانا کے نام پر بلینڈ پر رکھا گیا تھا لیکن اس کے باپ نے وصیت کا خیال کر کے پریم ناتھ کے نام سے مشہور کیا۔ پریم ناتھ کی ماں اس کے نام کو پسند نہیں کرتی تھی۔ لیکن اسکی زندگی نے وفا نہ کی وہ زندہ رہتی تو یقیناً بلینڈس نام سے مشہور ہوتا۔ مگر اب چند آدمیوں کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ پریم ناتھ کا بلینڈس بھی نام ہے۔

راشد۔ اوہ! اب میں سمجھ گیا۔

کرونا۔ وصیت نامہ کا حال معلوم کرتے ہی پریم ناتھ نے تدبیریں شروع کر دیں وہ ہر کام میں دخل بد معقولات دینے لگا۔ اسے بوڑھے بنگالی کی زندگی ہی میں وصیت نامہ کے مضمون سے آگاہی ہو گئی تھی۔ اس کا چال چلن بہت خراب تھا اور باشوں کی صحبت میں بہت زیادہ رہا کرتا تھا اس کا اول چلن بگڑنے کا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اسے روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں مطلق العنان ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو جاہتا ہے کرتا ہے اسکی ماں تو پہلے ہی مرچکی تھی۔ باپ بھی دس بارہ سال ہوئے مرگیا۔

راشد۔ بوڑھے بنگالی نے اس کے چال چلن جانتے پر بھی کیوں اسے اپنا وارث بنایا۔

کرونا۔ بوڑھے کو اس کے چال چلن معلوم نہ تھے۔ پریم ناتھ سورت میں رہتا تھا جب کبھی آتا تھا تو سیدھا بنا رہتا تھا۔ گویا کچھ جانتا ہی نہیں۔ وہ اتنا بڑا مکار و جلساز ہے۔

راشد۔ بڑے افسوس کی بات ہے بوڑھا بنگالی اس کے فریب میں پھنس گیا۔

کرونا۔ حقیقت میں افسوس کی بات ہے۔ پریم ناتھ ابتدا ہی سے کملا پر عاشق ہے۔ اس نے بہت کوشش کی کہ کملا سے شادی ہوجائے لیکن کملا اس سے نفرت کرتی تھی۔ جسقدر پریم ناتھ کا اشتیاق بڑھتا گیا اُسے نفرت ہوتی گئی۔ مجبوراً پریم ناتھ نے دوسری ترکیب اختیار کی۔ اسکی دلی خواہش تھی۔ کہ کسی طرح بوڑھے بنگالی کے اعتماد و دل حاصل کرے سورت سے بمبئی میں قیام کرنے کی خاص وجہ یہی تھی۔ وصیت نامے لکھے جانے کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں بوڑھا بنگالی دفعتاً مرگیا۔

راشد۔ کچھ سوچکر۔ آہ پوتے نے اپنے دادا کو مار ڈالا۔

کرونا۔ اس موت کے بعد ہی کملا دیوی کو تشویش ہوئی۔

راشد۔ یہ کیونکر۔

کرونا۔ ایک لاش بمبئی کے دریا میں کیونکر لیجی گئی۔ لاش کے چہرے پر چھروں کے ایسے گہرے گہرے زخم لگے تھے کہ صورت پہچانا مشکل تھا۔ .....

راشد۔ گر گیا!

کرونا۔ وہ لاش کملا دیوی کی اور صورت کی تھی۔

راشد۔ کیا ایک سے زیادہ کسی پر حملہ کیا۔

کرونا۔ میرے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

راشد۔ کیوں۔

کرونا۔ پریم ناتھ کو بھی معلوم ہوگیا ہے۔ میں اسکے فریب سے آگاہ ہوں۔ اسنے میرا منہ بند کرنے کے لئے میرے ساتھ شادی کرنا چاہی۔ لیکن میں نے اسکی درخواست مسترد کردی۔ اور صاف صاف کہدیا۔ اگر مجھے زیادہ تنگ کرے گا۔ تو اسکا راز فاش کردوں گی۔

راشد۔ کیا اسکا فریب تم پہلے ہی سمجھ گئی تھیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرونا۔ جی ہان۔ لیکن وہ اول درجہ کا چالاک ہے۔ اسنے پہلے ہی سے سب انتظام کرلیا تھا جس روز کملا کے خون کی خبر مشہور ہوئی ہے۔ اتفاقاً اُسی روز مین کملا کے ساتھ باغ مین چہل قدمی کر رہی تھی۔ اور اس کے صرف دو ہی گھنٹے بعد اُسی باغ مین کملا کی لاش پائی گئی۔ واسی پریم ناتھ نے بڑی ہوشیاری سے کام لیا۔ اور کملا دیوی کا قاتل مجھے بنا دیا۔ میرے خلاف واقعات بھی ایسے ایسے پیچیدہ کہ مفر کی صورت مشکل معلوم ہوئی۔

راشد۔ پھر تم نے اپنی بریت کے لئے کیا سوچا ہے۔

کرونا۔ اسوقت مجھے پریم ناتھ کی خواہش پوری کرنے کے سوا کوئی بات سمجھ مین نہ آئی جبراً اپنی مرضی کے خلاف اس سے شادی کرنے پر رضامند ہوگئی۔

راشد۔ کیا سچ مچ تم ایسے بدمعاش سے شادی کرنا چاہتی تھین۔

کرونا۔ ہرگز نہین مین نے اسے مطمئن کرنے کو کہدیا تھا۔ اس اقرار سے میرا یہ مطلب تھا کہ پریم ناتھ میری جانب سے مطمئن ہوکر غافل ہوجائے تو موقعہ پاکر شہر سے فرار ہوجاؤن۔

راشد۔ اب تمھارے نام گرفتاری کا وارنٹ کاٹا گیا ہے۔ تم پر کملا دیوی کے قتل کا الزام ہے۔

کرونا۔ جی ہان۔ اگر پولیس کے ہاتھ لگ گئی۔ تو بیگناہ پھانسی پر لٹکائی جاؤن گی۔

راشد۔ تم اپنی بریت کے لئے کونسا ثبوت پیش کرسکتی ہو۔

کرونا۔ کملا دیوی کو جیتا جاگتا پیش کرکے اپنی صفائی کرسکتی ہون۔

راشد۔ تمھین یقین ہے کہ وہ ابتک زندہ ہے۔

کرونا۔ دیکھ باتین کان مین کہکر۔ جی ہان۔

راشد۔ تو تمھین یقین ہے کہ ابتک کملا قتل نہین ہوئی ہے۔

کرونا۔ بیشک۔

راشد۔ تم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آجکل پریم ناتھ کلکتہ مین آیا ہوا ہے۔

کرونا۔ جی ہان وہ ابھی تک یہین ہے اور میری گرفتاری کے لئے بمبئی کے دو زبردست جاسوسون کو بھی لایا ہے۔

راشد۔ کچھ دیر خاموش رہکر۔ اگرچہ میرا کام ختم ہوچکا ہے۔ بینک کے چور گرفتار ہوگئے۔ لیکن خدا معلوم کیون میرا دل کملا دیوی کے لئے کڑھ رہا ہے۔ جی چاہتا ہے اسے ظالمون کے ساتھ سے آزاد کراؤن۔ تمھاری بھولی بھالی صورت اور بیگناہی بھی سفارش کر رہی ہے۔ خیر اب خواہ جان جائے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یا رہے ذرا بمبئی کے جاسوسون کا امتحان بھی لے لون۔

یہ کہکر اسنے کرونا کو غائر نظرون سے دیکھا۔ اس کے چہرے سے مظلومیت ٹپک رہی تھی۔ اب اوسے کرونا کی باتون پر مطلق شک نہ رہا۔ اسنے خیال کیا جس کملا دیوی کے حسن کی تعریف خود کرونا کرتی ہے۔ وہ یقینی حسن کی دیوی ہوگی۔ خود کرونا خدا کی صناعی کا بہترین نمونہ ہے ایسی حسین و نازنین عورتون کو تو ہر وقت پھولون کے سیج پر رہنا زیبا ہے۔ افسوس بیدرد دون نے ذاتی نفع کے لئے کیسے کیسے مصائب مین گرفتار کر رکھا ہے۔ مجھے انکی امداد کرنا ضروری ہے اس معاملہ مین ذرا بھی غفلت کرنے سے غریب کرونا مائی کی خیریت نہین۔ بدمعاش انکی جان کے پیچھے پڑے ہوئے ہین۔ کیونکہ یہی ایک ایسا شاہد ہے۔ جو ان کے کرتوت تاریکی سے نکال کر روشنی مین لاسکتا ہے۔ جس طرح بھی ممکن ہو کرونا اور کملا کو اس عذاب سے نکالنا چاہئے۔

راشد۔ کرونا۔ مین ایک سوال کرنا چاہتا ہون۔ کیا تم بتا سکتی ہو۔ پریم ناتھ نے ابتک کملا کو قتل کیون نہین کیا۔ سکھرجانے کے بعد کوئی خدشہ باقی نہ رہتا۔

کرونا۔ اصلیت یہ ہے کہ پریم ناتھ کملا کو روح و جان سمجھتا ہے اسے خیال ہے کہ ایک روز کملا اسکی التجا قبول کرلے گی۔

راشد۔ مگر یہ تو بتاؤ۔ جبتک بھوگ کملا کو تلاش کرین گے اسوقت تک پریم ناتھ اسکی ساری دولت تباہ کردے گا۔ اور کملا غریب نان شبینہ کو محتاج ہوجائے گی۔

کرونا۔ وصیت نامے مین ایک شرط یہ بھی ہے اگر کملا کے اولاد نہ ہو اور مرجائے تو اسکی وفات کے ایک برس بعد پریم ناتھ اسکی جائداد پر قبضہ پائے۔ اس لئے ابھی پریم ناتھ اس جائداد کو خرچ نہین کرسکتا۔

راشد۔ یہ مسئلہ طے ہوگیا۔ اب ایک سوال کا جواب اور دیدو۔ تو مجھے اطمینان ہوجائے مین نے بہت سوچا مگر سمجھ مین نہ آیا۔ کہ تم ان بدمعاشون کے ہاتھ کیونکر لگین۔ تم تو نہایت شریف نیک خاتون معلوم ہوتی ہو۔

کرونا۔ جب مین بمبئی سے بھاگ کر کلکتہ آرہی تھی۔ تو راستے مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی جسے مین نے بمبئی مین دیکھا تھا۔ اور بہت اچھی طرح جانتی تھی۔ اسنے میری دلجوئی کی اور کہا مین تمھین ایسی جگہ پہنچا دون گا۔ جہان گرفتاری کا خوف نہ ہوگا۔ مین اس کے دم مین آگئی۔ اس نے ان بدمعاشون تک پہنچا دیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ تم سی شریف النسل خاتون ایسے بدمعاشون سے کیونکر ملنا جلنا پسند کرسکتی ہے جن کا کام ڈاکہ زنی چوری بدمعاشی ہو۔

کرونا۔ درست ہی مجھے اس شخص پر ایسا گمان بھی نہ تھا۔ وہ جب بمبئی مین تھا۔ تو بہت شریف معلوم ہوتا تھا۔ مین ہمیشہ اسے شریف سمجھ کر ملا کرتی تھی۔ جب مین بمبئی سے بھاگی ہون تو وہان کی گورنمنٹ نے میری گرفتاری کے لئے بڑے انعام کا اعلان کیا تھا۔ اور وہ شخص جانتا تھا۔ کہ مجھ پر خون کا جرم لگایا گیا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا تم سوا یہان کے اور کہین محفوظ نہین رہ سکتی ہو۔

راشد۔ جسوقت تھین اسکا حال معلوم ہوا تھا۔ اور بدمعاشون کے یہان پہنچی تھین اسوقت تم نے بھاگنے کی کوشش کیون نہ کی۔

کرونا۔ اسنے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ تمھین کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ اور ایسا ہی ہوا بھی چھ مہینے تک مین وہان بہت آرام سے رہی وہ لوگ میرے دشمنون کے روپیہ سے مجھے آگاہ کرتے رہتے تھے اور سچ تو یہ ہے جبتک آپنے میری امداد کا وعدہ نہین کیا تھا مجھے کوئی دوست ایسا نظر نہین آتا تھا جس کے بھروسہ پر اپنے خوفناک دوستون سے کنارہ کرسکتی۔

راشد۔ خیر تو تمھین بخوبی معلوم ہے پریم ناتھ یہان موجود ہے۔

کرونا۔ جی ہان۔ جب سے مین کلکتہ آئی ہون اس کے کچھ روز کے بعد وہ بھی یہان آگیا ہے اور اس نے دو جاسوس میری گرفتاری کو مقرر کئے ہین لیکن میرے خدا نے مجھے ابتک اس کے شر سے بچایا ہے۔

راشد کو اس کے کلام کی سچائی مین ذرا بھی شک نہ رہا۔ اسے یاد آگیا۔ ایک مرتبہ رشید نے کرونا کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ چند بدمعاش اسکی فکر مین ہین۔ مگر کچھ ہرج نہین مین اس بے گناہ عورت کو بچاؤن گا۔ یہان پہنچکر اس نے خیال کیا۔ کیا رشید کرونا سے محبت کرتا ہے فانی یہ پیاری صورت قابل پرستش ہے۔ اگر مجھے کملا کا اشتیاق نہ ہوتا۔ تو بڑی خوشی سے کرونا کی ناز برداری کرتا۔ (ٹھنڈی سانس لیکر) دیکھئے خدا کبتک نادیدہ معشوق سے ملاتا ہے۔

راشد۔ کرونا تم نے پریم ناتھ کو یہان دیکھا ہے۔

کرونا۔ کئی مرتبہ۔

راشد۔ سب سے آخری مرتبہ کب اور کہان دیکھا ہے۔

کرونا۔ ایک ہفتہ ہوا جب دیکھا تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ کیونکر اور کس حیثیت سے دیکھا تھا۔

کرونا۔ بازار مین دیکھا تھا۔ اور اسکا تعاقب بھی کرنا چاہا تھا۔

راشد۔ کہان تک اسکا تعاقب کرنے کا قصد کیا تھا۔

کرونا۔ اس مکان تک جہان کملا دیوی چھپا کر رکھی گئی ہے۔

راشد۔ تمھین یہ بھی شک ہے۔ پریم ناتھ کے پاس کملا دیوی کلکتہ مین موجود ہے۔

کرونا۔ شک کیسا یقین ہے۔

راشد۔ اچھا تو جب تم نے پریم ناتھ کا تعاقب کیا تھا۔ تو کیا اس نے تمھین دیکھ لیا تھا۔

کرونا۔ نہین اس نے مجھے نہین دیکھا۔ مسٹر راشد جب سے مین بدمعاشون کے ساتھ رہنے لگی۔ زمین و آسمان کا فرق ہوگیا ہے۔ اب مین ویسی بھولی بھالی کرونا نہین ہون جیسی بمبئی مین تھی۔ تجربہ نے مجھے چالاکیان سکھا دی ہین۔ مین جب سے گھر سے نکلتی ہون۔ پولیس اور دشمنون سے محفوظ رہنے کے لئے بھیس بدل لیا کرتی ہون ہیئت تبدیل کرنے مین ایسی مہارت پیدا کرلی ہے۔ اگر خود میری ماں بھی مجھے دیکھے تو نہ پہچان سکے۔

راشد۔ جب تو تم نہایت کارآمد ہو۔ خیر یہ تو بتاؤ تمھین یہ بھی معلوم ہوا۔ کملا دیوی آجکل کہان رکھی گئی ہے۔

کرونا۔ جی ہان معلوم ہے۔

راشد۔ اور بمبئی کے دونون جاسوسون کو بھی پہچانتی ہو۔

کرونا۔ جی ہان۔

راشد۔ کملا تو مسیحی عورت ہے غالباً اسکا فوٹو تمھارے پاس ہوگا۔

کرونا۔ جی ہان ہر وقت میرے پاس رہتا ہے

راشد۔ کیا مہربانی کرکے وہ تصویر مجھے ایک نظر دیکھنے کو دے سکتی ہو۔

کرونا نے اپنے گلے سے ایک باریک طلائی زنجیر اُتاری جس کے آخر مین خوبصورت سا طلائی مینا کار لاکٹ لٹک رہا تھا۔ اس لاکٹ سے چھوٹی سی تصویر نکال کر راشد کے ہاتھ مین دیدی۔

راشد نے ابتک کملا کو نہ دیکھا تھا۔ صرف اس کے حسن کی تعریف سنکر فریفتہ ہو رہا تھا۔ اب تصور دیکھتے ہی اسے سکتا سا ہوگیا۔ اتنی عمر مین اس نے کبھی ایسا دلفریب حسن نہ دیکھا تھا۔ تناسب خوبصورتی بناوٹ حسن کی دلکشی ایسی چیزین تھین جو دل پر اثر نہ کرتین۔ وہ عالم محویت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مین دیر تک تصویر کو دیکھتا رہا۔

تصویر کا رنگ سُرخ و سفید جسے میدا شہاب کہنا بیجا نہین۔ سر کے بال لینے گھنیرے اور گھونگر والے سیاہ رنگ کے تھے۔ ملائمت مین ریشم کی حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ پیشانی چوڑی اور سڈول ابرو کشیدہ آنکھین بڑی اور رسیلی پتلیان گول اور سیاہ تھین۔ چہرہ گول اور خوشنما بھرے بھرے عارض جن پر شباب کی دلفریب سُرخی موجود تھی۔ ناک سرو توان لب گلاب کی پنکھڑی معلوم ہوتے تھے۔ گردن صراحی دار بازو بھرے بھرے اور ہاتھ پاؤن سڈول کشیدہ قامت مختصر یہ کہ سرسے پاتک بے مثال تھی۔

راشد بہت دیر تک تصویر کو دیکھتا رہا۔ جب خوب جی بھر کر دیکھ چکا تو بولا۔

راشد۔ واقعی کسقدر حسین ہے۔ خدا نے سارا حُسن ایک شخص مین جمع کر دیا ہے۔ کیسے ظالم ہین وہ لوگ جو ایسے حسین نازنین پر ظلم روا رکھتے ہین (جوش مین) حور وش نازنین تمھارا پکڑا جانا ہی میرے ہاتھ مین ہے۔ مین تو دل سے اپنے خدائے واحد کو گواہ کر کے کہتا ہون۔ کہ جب تک تمھین بدمعاشون کی قید سے آزاد کرا کے تمھاری خاندانی جائداد و نہ دلا لون کا راحت سے نہ سوؤن گا (چونک کر) کرونا۔ معاف کرنا۔ مین اپنے ہوش مین نہ تھا۔ واقعی تمھاری سمجھ کی نہایت حسین عورت ہے۔ مین نے کبھی ایسی خوبصورت نازنین نہین دیکھی۔

کرونا۔ مسکرا کر۔ جی ہان ولایت کے ایک نامی سیاح نے کملا کو ہندوستان کی تمام عورتون سے زیادہ حسین بتایا ہے۔

راشد۔ اُس نے غلطی کی مین سمجھتا ہون۔ ہندوستان تو ہندوستان ساری دنیا مین ایسا حسین نہ ملے گا۔ (تسلی دیتے ہوئے) تم اطمینان رکھو جسوقت تک کملا دیوی کو آزاد نہ کرا لون گا۔ چین نہ آئے گا۔

کرونا۔ مسکرا کر۔ بس بھر کیا ہے۔ ادھر آپ نے کملا کو آزاد کرایا۔ ادھر سمجھئے طالع نے یاوری کی۔ منہ مانگی مراد ملے گی۔

راشد۔ نوٹو پر محبت آمیز نگاہ ڈال کر۔ بیشک منہ مانگی مراد ملنا چاہئے۔ اور غالباً مین اسکا مستحق ہون گا۔ (کچھ سوچکر) کرونا ہمین غفلت نہ کرنا چاہئے۔ فوراً اپنا کام شروع کر دینا لازم ہے۔

کرونا۔ مین ہر وقت تیار ہون۔

راشد۔ میرے احکام کی تعمیل مین تمھین تامل تو نہ ہوگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرونا۔ نہین۔

راشد۔ اگرچہ تمھین بڑے بڑے خطرون مین مبتلا ہونا پڑے گا۔ لیکن یاد رکھو جبتک مین زندہ ہون تمھارا رویان میلا نہ ہوگا۔ ہر جگہہ ہر وقت مجھے اپنا محافظ پاؤ گی۔

کرونا۔ مجھے ایسی ہی امید ہے۔ وعدہ کرتی ہون۔ کہ مین بھی کسی کام مین کمی نہ کرونگی۔

راشد۔ مین ابھی تمھارا امتحان لے کر تمھارے قول کی تصدیق کرنا چاہتا ہون۔

کرونا۔ مین حاضر ہون۔

راشد۔ کیا تم وعدہ کرتی ہو سختی سے اپنے قول پر ثابت قدم رہوگی۔

کرونا۔ جی ہان جب تک جسم مین جان ہے جو کہونگی وہی کرونگی۔ آپکو مجھپر اعتماد کرنا چاہیئے۔

راشد۔ اچھا تو تم پریم ناتھ اور راس کے دونون جاسوسون کو ایک مرتبہ مجھے دکھا دو۔

کرونا۔ کانپ کر۔ اگرچہ میرے لئے خطرہ ہے۔ مگر جس طرح ہوگا آپکو دکھا دونگی۔

باب ۱۱

بوڈ انیکل گارڈن

شکست و فتح نصیبون سے ہے مگر اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتوان نے خوب کیا

اسی رات کے دوسرے روز شام کو بوڈ انیکل گارڈن (کمپنی باغ) کے ایک حصہ مین جہان برگد کا عظیم الشان درخت ہے۔ سناٹے مین تین شخص گھوم رہے تھے۔ اُن تینون مین ایک شخص کسی قدر فولکنر و کمسن اور شریف معلوم ہوتا ہے لیکن اسکی جبین سے منحوسیت اور برگشتہ طالعی نمایان ہے۔ اس کے دونون ساتھی بڈھے ہاتھ پاؤن کے سیاہ فام اور کمینے معلوم ہوتے ہین۔ تھوڑی دیر تک چپ چاپ ٹہلتے رہنے کے بعد جوان شخص نے اپنے سیاہ رو ساتھیون کو مخاطب کرکے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جوان - مرارجی معلوم ہوتا ہے ہمین دھوکا دیا گیا ہے۔

مرارجی - ابھی ہمین بدظن ہونے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کبھی کبھی ایسے گمنام خطوط مفید و کارآمد ثابت ہوا کرتے ہین - یہ امر طے شدہ ہے کہ عورتون کا کوئی نہ کوئی مددگار اور کوئی نہ کوئی دشمن ضرور ہوتا ہے۔ علی الخصوص پردیسی عورتین اپنی حفاظت کیلئے کسی نہ کسی کو دوست بنا لیا کرتی ہین - کیا عجب ہے کہ کرونا نے بھی کسی کلکتہ کے آدمی پر بھروسہ کیا ہو اور جسپر اعتماد کیا ہو وہ انعام کی لالچ مین اسے پھنسانے کی کوشش کر رہا ہو۔

جوان - اگر روپیہ کی طمع تھی۔ تو خط لکھنے والے نے اپنا نام اور پتہ کیون نہین لکھا۔ ہم نے فرض کیا کہ کرونا یہان آئی بھی اور ہم لوگون نے اسکو گرفتار بھی کر لیا۔ تو انعام کیونکر دیا جائے گا۔

مرارجی - شاید آپ بھولتے ہین۔

جوان - اچھا وہ خط لاؤ - دیکھون تو کیا لکھا ہے۔

مرارجی نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر جوان کے ہاتھ مین دیدیا۔ اس نے کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ لکھا تھا۔

اگر وہ تینون صاحبان جو کرونا مائی کی جستجو مین یہان آئے ہین اور اسے
گرفتار کرنا چاہتے ہین بوڈانیکل گارڈن کے اس حصہ مین جہان برگد کا
تناور درخت لگا ہے قریب شام آئین گے تو یقیناً کرونا مائی کو موجود
پائین گے۔ اسکا معمول ہے ہر روز جھٹپٹے وقت بھیس بدل کر تفریحاً
باغ مین چہل قدمی کرنے جایا کرتی ہے فقط

جب تک جوان شخص خط پڑھتا رہا۔ دونون بدنما شخص خاموش کھڑے سنتے رہے جب خط ختم ہو گیا تو تیسرا شخص جو اب تک خاموش تھا کہنے لگا۔

تیسرا شخص - پریم ناتھ مین مرارجی کی رائے کے اختلاف ہون - آج یہان کوئی شگون نہ کھلنے والا ہے۔

پریم ناتھ - میرا بھی یہی خیال ہے مول جی یقیناً ہمین دھوکا دیا گیا ہے۔

مول جی - ایک طرف کان لگا کر یا سنو لو یادون کی چاپ سنائی دیتی ہے۔

یہ سنتے ہی سب نے اس سڑک کی طرف دیکھا۔ جو برگد کے درخت کے کنارے ہو کر گذری تھی لمحہ بہ لمحہ چاپ زیادہ محسوس ہوتی گئی۔ چند ہی منٹ بعد ایک خوش اندام عورت سر سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پاؤن تک برقع مین لپٹی ہوئی منہ پر سیاہ نقاب ڈالے خرامان خرامان اسی طرف آتے دکھائی دی اسے دیکھتے ہی مول جی نے آہستہ سے کہا۔

مول جی۔ کیا یہی تو ہمارا شکار نہین ہے۔

آنے والی عورت نے کچھ اس طرح اپنے تئین برقع مین چھپایا تھا۔ کہ جسم کا کوئی حصّہ نظر نہ آتا تھا۔ مول جی اور مرارجی کی ہمت نہ پڑی جو اسے گرفتار کر لیتے۔ انہین خیال گذرا۔ کہ ممکن ہے کوئی اور عورت ہو اور مفت مین لینے کے دینے پڑین۔ پریم ناتھ ان معاملات مین بہت دل چالاک تھا۔ اس نے قصد کیا۔ کہ جھپٹ کر ہاتھ پکڑ لے لیکن اس کے دونون ہمراہیون نے یہ کہکر روک لیا۔

مرارجی۔ ہان ہان عجلت اچھی نہین اگر وہ نہ ہوئی تو بڑی قباحت ہوگی۔

پریم ناتھ۔ تامل کرنے مین موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔

مرارجی۔ کچھ پرواہ نہین۔ پانچ منٹ کے اندر ہی مین کسی عنوان سے اس عورت کا منہ دیکھکر پہچان لونگا۔ تم لوگ آہستہ آہستہ میرے عقب مین آؤ۔

عورت سبک روی کے ساتھ باغ کے اس حصّہ مین پہنچ گئی۔ جہان سڑک کم ہوکر بالکل ہی تنگ ہوگئی تھی۔ اس کے دونون طرف گنجان جھاڑیان اور بے شمار پھولون کے پودے لگے تھے اور جہان برابر برابر دو قوی تن آدمی مشکل سے چل سکتے تھے۔ منوودہ چندہی گام گئی ہوگی۔ کہ اپنے تعاقب مین کسی کو تیز رفتاری سے آتے ہوئے محسوس کیا۔ آنے والا کچھ اس گھبراہٹ سے آیا کہ جانیوالی عورت سے ٹکرا گیا۔ یہ ٹکر ایسی قوی تھی کہ عورت متحمل نہ ہوسکی۔ لڑکھڑا کر پھولون کے پودھون پر گری ساتھ ہی مرد بھی کھڑا نہ رہ سکا۔ دوسری جانب گر گیا۔ اس ٹکان سے عورت کی نقاب کا بند ٹوٹ گیا۔ اور اسکا گلابی چہرہ ہری ہری پتیون مین اپنی دلکش جھلک دکھا گیا۔ عورت نے پھرتی سے اپنی نقاب پھولون کی نازک نازک شاخون سے اوڈھا کر منہ پر ڈال لی۔ لیکن چالاک مرارجی کی تیز نگاہین چشم زدن مین پہچان گئین۔ کہ یہ عورت وہی کرونا ہے۔ جس کی تلاش مین بمبئی سے کلکتہ تک آنا پڑا۔ یہ تمام باتین اس پھرتی سے پے در پے واقع ہوئین کہ شاید مشکل سے پورے دو منٹ صرف ہوے ہون گے۔ عورت کو پہچان کر مرارجی تیزی سے اٹھکر یہ کہتا ہوا عورت کی طرف بڑھا۔

" اہا خونی عورت آخر تم قانون کے پنجہ مین پھنس گئین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عورت ۔ وجود در اصل مین کرونا ہی تھی ۔ مرارجی سے ۔ تم کیا کہہ رہے ہو
مرارجی ۔ صاف الفاظ مین سنو ۔ کملا دیوی کے قتل کے الزام مین مین نے تمکو گورنمنٹ ہند کرونا کو گرفتار کیا ہے ۔ اب تم بھاگنے کی کوشش نہ کرنا ۔ اسوقت سے اپنے تئین قیدی سمجھو ۔

کرونا ۔ ڈھٹائی سے ۔ چلو جنوتھین شبہ ہوا ۔ میرا نام کرونا نہین ہے ۔ وہ کوئی اور عورت ہوگی ۔ میری راہ سے ہٹجاؤ ورنہ مجھے مجبوراً اپنی حفاظت کے واسطے شور کرنا پڑے گا
مرارجی ۔ مکار عورت تیری مکاری چلنے والی نہین ۔

اُسوقت پریم ناتھ اور مول جی بھی وہان آگئے تھے ۔ اور کرونا کی آواز پہچان کر دونون یکزبان ہوکر بول اُٹھے ۔

اوہو کرونا آخر تم ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہوگئین ۔

مرارجی ۔ ڈھٹائی تو دیکھو ۔ کیسی باتین بنا رہی ہے کہتی ہے کرونا میرا نام نہین ہے ۔
پریم ناتھ ۔ کرونا یہ حیلہ حوالہ تمھین فائدہ نہین پہنچا سکتا ۔ مجھے افسوس ہے ۔ کہ مجبوراً تمھاری گرفتاری کا اہتمام کرنا پڑا لیکن تم بھی جانتی ہو ۔ مجھے کملا دیوی سے کس حد تک محبت تھی ۔ علاوہ ازین قرابت کے وہ میری شریک زندگی بھی بنے والی تھی ۔ اس کے لئے میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے مجھے کسی طرح گوارا نہین ہوسکتا ۔ کہ اُسکی قاتلہ کو دنیا مین عیش اُڑانے کے لئے زندہ چھوڑ دون
کرونا ۔ اُف رے مکار تیری مکاری ۔
پریم ناتھ ۔ خفا ہوکر ۔ مرارجی سے ۔ بچاؤ مرارجی اس خونی عورت کو میرے سامنے سے ہٹالیجاؤ ۔ اس ظالمہ کو دیکھکر میرا خون کھولنے لگتا ہے ۔

اتنا سنتے ہی مول جی اور مرارجی نے بڑھکر غریب کرونا کو مضبوط پکڑ لیا ۔ وہ قوی ہیکل مردون سے اسکا زور نہ چلا ناچار چیخنے چلانے لگی ۔ لیکن مول جی نے فوراً اپنا رومال اُس کے منہ مین ٹھونس دیا ۔ اب وہ بالکل بے بس تھی ۔ دونون بیبی کے جاسوس جانتے تھے کہ اسے باندھکر لیچلین ۔ کہ دو شخص جو بظاہر معمولی حیثیت کے معلوم ہوتے تھے ۔ جھپٹے ہوئے موقعہ وارداتہ پر آگئے ۔ اور ڈپٹکر بولے ۔

ہین ہین تم لوگ یہ کیسا ظلم کر رہے ہو ۔
مرارجی ۔ آہستہ سے ۔ مول جی یہ تو بہت بُرا ہوا ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مول جی۔ کچھ حرج نہیں۔ ان دونوں کے واسطے میں تنہا کافی ہوں۔
یہ کہکر وہ پھر اس عورت کے ہاتھ پاؤں باندھنے کے لئے جھکا۔ ساتھ ہی نووارد شخصوں میں سے ایک نے بڑھ کر اسے زور سے دھکا دیکر ہٹا دیا۔ اسکی اس جرأت سے ناراض ہو کر پریم ناتھ نے کہا۔

پریم ناتھ۔ خبردار ہمارے کام میں دخل دراندازی نہ کرنا تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دونوں محکمۂ پولیس کے افسر ہیں۔ اور اس عورت کی گرفتاری کا وارنٹ لے کر آئے ہیں۔

نووارد۔ میں ان جھوٹی باتوں کو سننا پسند نہیں کرتا۔ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو اس مظلوم عورت کو چھوڑ دو۔

مول جی۔ تم اسے مظلوم بتاتے ہو۔ حالانکہ یہ بڑی ظالم عورت ہے ہم نے اسے سرکاری حکم سے گرفتار کیا ہے۔ اگر تم اسے ہمارے ہاتھ سے چھڑانا چاہو گے۔ تو مجرم کی طرفداری اور بیجا دست اندازی کے جرم میں ماخوذ ہو گے۔

تمہارے کہدینے سے میں نہیں مان سکتا۔ دیکھو تو یہ عورت کیا کہتی ہے۔ یہ کہکر ایک شخص کرونا کے پاس گیا۔ اور نرم لہجہ میں کہا۔

نووارد۔ کیوں اے نیک بخت تجھے گرفتار کرنے کا ان لوگوں کو کیا حق ہے۔

کرونا۔ کچھ بھی نہیں۔ یہ لوگ بدمعاش ہیں۔ میری بے جرمتی کرنا چاہتے ہیں۔

نووارد۔ اگر یہ سچ ہے تو اپنی بدمعاشی کا مزا بھی اٹھائیں گے۔

مول جی۔ ہم اس عورت کے مجرم ہونے کا کافی ثبوت دے سکتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ وارنٹ موجود ہے جسکی رو سے ہمیں اس عورت کو گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نووارد۔ تمہارے پاس وارنٹ ہو یا نہ ہو۔ میں اسکی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ عورت بھی اتنی ہی سچی ہے جتنا تم اپنے کو خیال کرتے ہو۔ مہربانی کرکے اس معاملہ کو یہیں ختم کر دو تو بہتر ہے۔

یہ سنتے ہی مرار جی مول جی نے اپنا پستول نکال کر گھوڑے چڑھا لئے لیکن نووارد شخص جو حقیقت میں راشد و رشید تھے اسی طرح بیخوف خطر کھڑے رہے۔ ان کی تیوریاں پر میل تک نہ آیا۔ رشید نے بڑھ کے کہا۔

رشید۔ تم لوگوں نے پستول کیوں نکالے ہیں۔

مول جی۔ کیا تم لوگ اس کے معنے سمجھنے سے عاجز ہو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد و رشید کو بھیس تبدیل کرنے مین خاص مہارت تھی۔ اونھون نے ایک مسنسان کنج مین بیٹھکر اپنی اپنی صورتین تبدیل کین اور دونون الگ الگ روانہ ہوئے۔ راشد معمولی شراب خوار دن کی وضع بناکر باغ کے اسی دروازے پر کھڑا ہوگیا۔ جدہر سے موتی مرارجی اور پریم ناتھ کے نکلنے کا یقین تھا۔ اسی طرح رشید بھی کچھ منٹ کھڑے ہوئے گذرے تھے۔ کہ اس کے تینون حریف خستہ و شکستہ باغ سے باہر ہوئے۔ راشد ایک تناور درخت کی آڑ مین ہوگیا۔ جب وہ تینون آدمی دس بیس قدم آگے بڑھ گئے۔ تو آہستہ آہستہ ان کے عقب مین روانہ ہوا تھوڑی دور آگے بڑھ کے اونھون نے گاڑی کرایہ کی اور سوار ہوکر قریب کے ایک کلوخانے مین چلے گئے۔ راشد بھی بھیس بدلے ہوئے ان کے پیچھے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد شرابخانہ مین داخل ہوا۔

باب ۱۲

کیا دیکھتے ہین آپ جھکائے ہوئے سر آج
بدلا نظر آتا ہے کچھ انداز نظر آج

(خنجر لکھنوی)

شرابیون کی سی وضع بناکر راشد بھی بمبئی والون کے قریب ایک ٹیبل کے نزدیک جا بیٹھا اور بوئے کو ایک پیالی کافی لانے کا حکم دیکر اپنے ہاتھ والا اخبار کھول کر پڑھنے لگا۔ بظاہر تو وہ اخبار کے مطالعہ مین مصروف نظر آتا تھا۔ مگر در پردہ کان لگائے ہوئے بمبئی والون کی باتین سن رہا تھا۔ بھی کبھی لوگون کی نظر بچاکر کنکھیون سے اس طرف دیکھ بھی لیتا تھا۔

بمبئی والے آج کی گذری ہوئی باتون سے بہت خائف ہوگئے تھے۔ انکی ہڈی ہڈی درد کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر سرگوشیان کرکے پریم ناتھ نے دریافت کیا۔

پریم ناتھ۔ یہ واقعات کچھ ایسے عنوان سے واقع ہوئے جنھین مین بالکل نہ سمجھ سکا آخر معاملہ کیا ہے۔

رائی۔ اصل یہ ہے۔ کہ ہم لوگ کرونا کے فریب مین آگئے۔

وہ لوگ اطمینان قلب سے گفتگو مین مصروف تھے۔ انھین وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کہ کوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شخص کان لگائے انکی باتون کا حرف حرف سُن رہا ہے۔ مرارجی کے مُنہ سے نکلنے والے الفاظ سنکر پریم ناتھ نے حیرت آمیز لہجہ مین کہا۔

پریم ناتھ۔ کیا تمھارا خیال صحیح ہے۔

مرارجی۔ بیشک وہ بدذات عورت کسی خاص منشا سے باغ مین آئی تھی۔ اور وہ دونون معمولی حیثیت کے آدمی اس کے ممد و معاون تھے۔

پریم ناتھ۔ تمھاری رائے صائب ہے۔

مرارجی۔ ہان اور یاد رکھو اسوقت ہم لوگ بڑے خطرے مین ہین۔

پریم ناتھ۔ خطرہ کیسا شدید تھا ہو گیا۔

مرارجی۔ کیا بھول گئے اون دونون نے اُسکی طرفداری کی ہے۔ یون سمجھو آج اُن چالاک آدمیون نے اپنی طاقت کا تھوڑا سا نمونہ پیش کیا ہے۔ اور ہمین آگاہ کیا ہے اگر آئندہ اُن کے منشا کے خلاف کرینگے۔ تو وہ اس سے زیادہ سخت سزا دے سکتے ہین۔

پریم ناتھ۔ کچھ سوچ کر" مجھے یقین ہے تم لوگ اس معاملے مین آخر تک میرا ساتھ دوگے۔

مرارجی۔ سنو پریم ناتھ اصل بات یہ ہے۔ کہ تم نے وعدہ کیا ہے کہ جب ہم لوگ کرتا کا قصہ پاک کرینگے اوسوقت موعودہ انعام پائین گے۔ اس وعدہ کے ساتھ ایک شرط اور لگی ہوئی ہے یعنی کملا کی جائداد پر تمھارا قبضہ ہو جائے گا۔ اسوقت انعام کی ادائی تمپر فرض سمجھی جائیگی۔ اب تمھین اختیار کرو۔ ایسے ایسے کام اس طرح کئے جاسکتے ہین۔

پریم ناتھ۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ تم مجھ پر اعتبار نہین رکھتے ہو۔

مرارجی۔ اعتبار تو لاکھ روپئے کا ہے لیکن ہم اس شرط سے ڈرتے ہین۔ ہمین کوئی صورت ایسی نہین دکھلائی دیتی جن ذریعہ سے تم آسانی کے ساتھ ملکیت پر قبضہ کر سکو۔

پریم ناتھ۔ یہ کیسا لغو خیال ہے۔

مرارجی۔ میرا خیال بہت صحیح ہے۔ تم نہ سمجھو تو اور بات ہے مگر واقعات زبان حال سے کہہ رہے ہین۔ کہ یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہین آتی۔ کرتا نے کچھ چالاک و ہوشیار آدمی ہمارے کاموں کی نگرانی کے لئے مقرر کر دیئے ہین۔ وہ منٹ منٹ کی خبر رکھتے ہین۔

پریم ناتھ۔ وہ عورت کیا کر سکتی ہے۔ ہم وارنٹ کے ذریعہ سے کھلم کھلا گرفتار کر سکتے ہین کسیکو بلا وجہ ایذا کا مجاز نہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مراراجی۔ پریم ناتھ اسوقت مین تم سے بالکل صاف کہے دیتا ہون۔ ہم اور مول جی بڑے خطرے مین ہین۔ ہم لوگون کی جان کا خوف ہے۔ اسوقت تک ہم لوگون نے جس طرح چاہا۔ اپنا کام نکالا۔ مگر اب ہمارے مقابلے کو نہایت ہوشیار اور کار دان آدمی تیار ہین۔ ہمین ہر کام پوری احتیاط اور چالاکی سے کرنا پڑے گا۔ لیکن یاد رکھو۔ انعام کی طرف سے اطمینان رکھے بغیر ہم لوگ کچھ کر نہین سکتے۔

پریم ناتھ۔ تمھین اطمینان ہی رکھنا چاہیئے۔ وصیت کی رو سے چھ ماہ گذر گئے صرف چھ مہینے اور باقی ہین۔ اس کے بعد ساری جائداد میرے تصرف مین ہوگی۔

مراراجی۔ یہ سچ ہے لیکن صرف چھ ہی روز مین ہمین ہزمیت اٹھانا پڑی۔

پریم ناتھ۔ خیر تم کس قدر روپیہ لینا چاہتے ہو۔

مراراجی۔ سردست بارہ ہزار دیدو۔ پھر جب اپنے مقصد مین کامیاب ہونا تو بقیہ تیرہ ہزار دیدینا۔

پریم ناتھ۔ اگر تمھین بارہ ہزار روپیہ ملجائے تو درمیان مین روپیہ کا تقاضہ اور کام مین تساہلی تو نہ کروگے۔

مراراجی۔ ہرگز نہین۔ اپنی جان تک دینے کو موجود ہو جائین گے۔

پریم ناتھ۔ روپیہ پانے کے بعد کس صورت سے کام شروع کروگے۔

مراراجی۔ چار دن طرف دیکھکر سرگوشی کے طور پر شاید ہمین تین خون کرنا پڑین گے۔

پریم ناتھ۔ خون۔

مراراجی۔ ہان۔ اصل امر یہ ہے۔ کہ نہایت ہی ہوشیار و کاردان دو آدمی کملا دیوی کا سراغ لگانا چاہتے ہین۔ اگر پوری احتیاط نہ برتی گئی۔ اور انھین کملا دیوی کا پتہ معلوم ہوگیا۔ تو تمھارا سارا کھیل بگڑ جائے گا۔

راشد یہ سب باتین سن رہا تھا۔ اپنے منصوبون کے ظاہر ہو جانے سے اسے تکلیف تو ضرور ہوئی لیکن دل ہی دل مین مراراجی کی عقل کی تعریف کرنے لگا۔ اس نے خیال کیا کہ واقعی بہت محاط فہم شخص ہے۔ اور اپنے مطلب مین پورا ہوشیار بھی ہے۔ کامیابی و ناکامی کا انتظار نہ کرکے اپنا محنتانہ قبل ہی لینا چاہتا ہے۔

پریم ناتھ نے مراراجی سے اور چند باتین دریافت کرکے روپیہ دینے کا وعدہ کرلیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۱۳

سنا

وہین دل کو ہوتی ہے تسکین بھی کچھ — (خنجر لکھنوی)
جہان نقش حسرت مٹائے گئے ہین

مول جی مرارجی روپیہ کی طرف سے مطمئن ہوکر آئندہ کارروائیون کے متعلق آہستہ آہستہ سرگوشیان کرنے لگے۔ یہ باتین نہایت احتیاط اور آہستگی سے ہو رہی تھین۔ اس لئے راشد کو باوجود غور سے سننے کے بھی کبھی کبھی دو ایک لفظین سنائی دیجاتی تھین۔ وہ باتین سمجھنے کے خیال سے انکی طرف دیکھنے لگا۔ کہ ہونٹون کی جنبش اور چہرے کے اتار چڑھاؤ سے کچھ حال معلوم کرسکے۔ مرارجی نے اسے اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ لیا۔ اسنے فوراً اپنے پاؤن سے مولجی کے پاؤن کو ٹھوکا دے کر اشارہ کیا اس ترکیب سے مولجی ہوشیار ہوگیا۔ مرارجی لاپرواہی کے انداز سے ادہر ادہر دیکھنے لگا۔

تھوڑی دیر تک مولجی مرارجی کنکھیون سے راشد کی طرف دیکھتے رہے۔ ان کا صرف اسیقدر دیکھنا کافی تھا۔ انھون نے اپنے اپنے دلون مین سمجھ لیا۔ کہ راشد خوفناک شخص ہے۔

راشد بھی اپنے حریفون کی کارروائی سے بے خبر نہ تھا۔ اسنے بھی سمجھ لیا۔ کہ ان لوگون نے مجھے پہچان لیا ہے۔ مرارجی نہایت چلتا پرزہ آدمی تھا۔ وہ نہ تو خاموش ہی رہا نہ ایکسان ٹکٹکی باندھکر راشد کو دیکھنے لگا۔ وہ ادہر ادہر کی بے سرو پا باتین بھی کرتا جاتا تھا۔ اور چپکے چپکے کنکھیون سے دیکھکر راشد کے دلی خیالات کا اندازہ بھی کر رہا تھا۔ راشد بھی نظرین بچا بچا کر ان لوگون کیطرف دیکھ رہا تھا۔ اسے یقین ہوگیا کہ یہ لوگ مجھپر شبہ کر رہے ہین۔

تھوڑی دیر تک دونون فریق ایک دوسرے کے خیالات کا اندازہ کرتے رہے پھر مرارجی نے اشارے سے بتایا۔ کہ راشد کسی خاص قصد سے بھیس تبدیل کرکے یہان آیا ہے۔

راشد ان لوگون کے دلی حالات سے خبردار ہوگیا۔ اسے جسقدر حال معلوم کرنا تھا ان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لوگون کی باتون سے معلوم کرلیا۔ اب زیادہ حال دریافت نہ ہوسکے گا یہ خیال کرکے اس نے کافی کی قیمت ادا کی۔ اور وہان سے اٹھکر چلا گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد مرارجی نے آہستہ سے کہا۔

مرارجی۔ بوڈانیکل گارڈن مین جن دو شخصون نے ہمارے ہاتھ سے شکار چھین لیا تھا انھین مین سے ایک یہی ہے۔ جو بھیس بدل کر ہمارے تعاقب مین لگا ہوا یہان تک چلا آیا تھا۔

مول جی۔ مجھے بھی ایسا ہی گمان ہوا تھا۔

اتنا کہکر موہنی مرارجی اپنی کرسیون سے اٹھکر راشد کے تعاقب مین روانہ ہوئے اس کے تھوڑی ہی دیر بعد پریم ناتھ بھی شراب خانے سے نکل کر ایک طرف روانہ ہوا۔ جسوقت پریم ناتھ شراب خانے سے نکلا تھا۔ اسوقت دروازے پر ایک فقیر کھڑا تھا۔ جو اس کے پیچھے ہولیا۔

راشد شراب خانے سے نکل کر مشکل سے پچاس قدم گیا ہوگا۔ کہ معلوم ہوگیا۔ بمبئی کے جاسوس تعاقب مین لگے آرہے ہین۔ اسے یہ معلوم کرکے کچھ بھی خوف نہ ہوا۔ اسکی دلی تمنا تھی کہ وہ لوگ پیچھا کرین۔ اسکی باریک بین آنکھون نے یہ بھی دیکھ لیا کہ موہنی مرارجی نے اپنی ہیئت تبدیل کرلی ہے۔ انکی وضع مین پہلے سے بہت فرق ہوگیا ہے۔ وہ بجائے آباد محلون کے کسی ایسی طرف جانا چاہتا تھا۔ جہان سناٹا ہو اور اس کے حریفون کو اسپر وار کرنے کا موقعہ ملے۔ اس لئے چمپال گھاٹ کی طرف روانہ ہوا۔ گھاٹ پر رات کو کسیقدر سناٹا ہوتا ہے۔ ملاح اپنی اپنی ناؤ پر ہوتے ہین۔

راشد عجیب لاپرواہی اور مستری کے انداز سے آہستہ آہستہ گھاٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اب وہ گھاٹ پر پہنچگیا تھا۔ اس نے ایکبار دریائے بھاگرتی کے متحرک سطح آب پر گشتی نظر ڈالی۔ پھر ایک بنچ پر بیٹھکر ساحل کی دلفریب ہوا کا لطف لینے لگا۔ کبھی کبھی پیچھے بھی دیکھ لیتا تھا اس نے دیکھا دو پیچھا کرنے والون مین سے صرف ایک ہی رہ گیا ہے۔ اس نے لاپرواہی کی ادا سے منہ پھیر کر جیب سے سگار کیس نکالا۔ اور سگریٹ سلگا کر بڑے بڑے کش کھینچنے لگا۔ بنچ پر بیٹھے ہوئے تیس منٹ گذر گئے لیکن کوئی اس کے قریب نہ آیا۔ کچھ دیر اور بیٹھکر اٹھنے کا قصد ہی کیا تھا۔ کہ ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

راشد۔ آنے والے کو سنا کر) آخر تم نے یہان آنا ہی مناسب سمجھا۔

مرارجی۔ بنچ کے قریب پہنچ کر۔ ادھر یہ تو بڑی سنسان جگہ ہے۔

راشد۔ ہان اور ہمارے مناسب حال۔

مرارجی۔ چونکہ تمھاری آواز تو گوش آشنا معلوم ہوتی ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ ممکن ہے۔

مرارجی۔ ذرا مجھ سے آنکھ تو ملاؤ۔

یہ کہکر مرارجی کسیقدر جھک گیا۔ راشد نے سر اوٹھا کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں راشد کو پہچانتے ہی مرارجی اسپر برس پڑا۔ چاہتا تھا۔ کہ جس طرح ممکن ہو اسے دریا میں پھینکدے۔ لیکن راشد نہایت شہزور ورزشی آدمی تھا۔ مرارجی بھی قوت دار آدمی تھا۔ چاہتا تھا ٹھیل کر راشد کو کنارے لیجائے اور ایسا دھکا دے۔ کہ دریا برد ہو جائے۔ مگر راشد کی شہزوری اسکا وار چلنے نہ دیتی تھی۔ آخر کچھ سوچکر مرارجی نے سیٹی بجائی۔ آدھی رات کی سنسان فضا میں سیٹی کی آواز گونجی۔ ساتھ ہی ایک آدمی دوڑتا ہوا جٹی پر اسکی مدد کو آگیا۔ اور دونوں مل کر راشد کو دریا میں گرانے کی کوشش کرنے لگے۔ اب راشد کمزور پڑنے لگا تھا۔ اگر اسکو مدد نہ پہنچ جاتی تو زبردست حریف ضرور اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دریا میں ڈالدیتے۔

رشید جو ہمیشہ سایہ کیطرح راشد کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اسے کمزور پڑتے دیکھکر فوراً اپنی کمین گاہ سے نکل آیا۔ اب پھر برابر کا مقابلہ ہوگیا۔ دادا دہر دادا دہر باہم کشتی کرنے لگی۔

رات بہت تاریک تھی اور ہر طرف قیامت کا سکوت طاری تھا۔ کبھی کبھی کنارے پر بولنے والے جھینگروں کی جھنکار سکوت کو توڑ دیتی تھی۔ یا ان لڑنے والوں کی دھینگا مشتی کی صدا تھی جو جھینگروں کی صدا پر فوق لے گئی تھی۔

تھوڑی دیر تک لڑتے رہنے سے مرارجی کی سانس اکھڑ گئی۔ اور رفتہ رفتہ قوت گھٹنے لگی۔ اٹھین کمزور پاکر راشد نے رشید سے کہا۔

راشد۔ رشید اپنے دوستوں کو اسوقت بلا دینا چاہئے۔ انھیں نشہ بہت چڑھ گیا ہے۔ جبتک سر پر پانی نہ پڑے گا حواس درست نہ ہونگے۔

رشید۔ بہت بہتر۔ ابھی انھیں دو چار غوطہ دئے دیتا ہوں۔

راشد۔ تو دیر کیا ہے۔

یہ کہکر دونوں اپنے اپنے حریفوں کو ریلتے ہوئے لے چلے ان لوگوں نے لاکھ لاکھ ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر بس نہ چلا۔ تھوڑی دیر میں دو مرتبہ پانی سے دھماکوں کی آواز بلند ہوئی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۱۴

کرونا کی شجاعت

عالم تمھارے تیر ادا کا شکار تھا
اک جنبش نظر مین کلیجے کے پار تھا۔
(خنجر کانپوری)

دونون حریفون کو دریا مین گرا کر راشد رشید مسکراتے ہوئے گھاٹ سے نکل کر ایک طرف روانہ ہوئے۔ ان کے جانے کے بعد مولجی مرارجی پھر کنارے آئے اور گھاٹ پر کھڑے ہو کر کپڑے نچوڑ کر خشک کرنے لگے۔ رات کی ٹھنڈی ہوا انھین کپکپائے دیتی تھی۔ اور اسقدر غصہ مین بھرے ہوئے تھے۔ اگر راشد رشید کو پا جاتے تو کچا ہی چبا جاتے۔ مگر مجبور تھے ان کا حریف ان سے زبردست واقع ہوا تھا۔

مرارجی۔ غصے اور افسوس سے" یہ مسلمان بڑے زبردست ہین۔

مولجی۔ دوسری مرتبہ انھون نے ہمین نیچا دکھایا ہے۔ جہان تک حافظہ کام دیتا ہے ہمارا خیال ہے اس سے پہلے کبھی ایسی ذلتین نہ اٹھائی ہونگی۔

مرارجی۔ وہ تو اکیلا ہی تھا۔ رام جانین دوسرا کہان سے آگیا۔

مولجی۔ دوست یہ ہم لوگون کو اطلاع دیگئی ہے۔ اب ہمین پوری ہوشیاری سے کام لینا چاہئے ہمارا حریف بہت چالاک ہے۔

مرارجی۔ یہ دونون مل کر ہمارے خلاف کارروائیان کر رہے ہین آخر اس سے انکا مطلب کیا ہے۔

مولجی۔ کچھ تو ہے۔ جو اس طرح جان لڑا رہے ہین۔

مولجی مرارجی کو دریا پار کر کے راشد رشید خوش خوش جا رہے تھے۔ ناظرین حیران ہونگے کہ رشید کیونکر پہلے ہی سے گھاٹ پر آکر چھپا رہا تھا۔ اصل واقعہ یہ ہے جسوقت شراب خانے مین مولجی مرارجی نگاہون نگاہون مین سانٹھ گانٹھ کر رہے تھے۔ اسوقت راشد بھی رشید سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اشاروں اشاروں میں کچھ کہہ رہا تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ باغ میں دشمنوں کو شکست دینے کے بعد دونوں نے اپنا اپنا بھیس بدل لیا تھا۔ کسیقدر آگے پیچھے دونوں شرابخانے میں پہنچ گئے تھے۔ پھر جب راشد شرابخانے سے جانے لگا تھا تو رشید کو سن گن لینے کے لئے وہیں چھوڑ گیا تھا۔ مگر خفیہ اشاروں کے ذریعہ سے بتا گیا تھا۔ کہ چمپال گھاٹ جاؤں گا۔

اس کے جانے کے بعد پریم ناتھ بھی اپنے دونوں ساتھیوں کو روانہ کر کے شرابخانے سے نکلا۔ اسوقت رشید بھیک منگوں کا بھیس بنائے ہوئے اس کے ساتھ ہو لیا۔ چند گام جانے کے بعد اسکی نظر ایک برقعہ پوش عورت پر پڑی۔ اس نے برقع پوش کو پہچان لیا۔ اور اس کے قریب جا کر بات چیت کرنے لگا۔ دو چار باتیں کر کے رشید تو جائے موعودہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور وہ عورت جو حقیقت میں کرونا تھی۔ پریم ناتھ کے ساتھ ہو لی۔ مگر اس طرح کہ اسے شبہ نہ گذرے۔

راشد سلامت روی کے ساتھ ٹہلتا ہوا گھاٹ گیا تھا۔ اس لئے دیر میں پہنچا۔ اس سے پہلے راشد گھاٹ پر پہنچکر ویٹنگ روم میں چھپ گیا جب دشمنوں پر فتحیاب ہو کر دونوں روانہ ہوئے تو کچھ دور بڑھکر رشید نے کہا۔

رشید۔ راشد تمھیں کچھ خبر ہے۔

راشد۔ کس معاملہ میں۔

رشید۔ انگلی کے اشارے سے بتا کر وہ دیکھو سامنے کرونا جا رہی ہے۔

تجربہ کاروں کیطرح دونوں جھپٹ کر اس کے پاس گئے۔ اگر دوڑ کر جاتے۔ تو یقیناً اسکی کارروائی کارگر نہ ہو سکتی۔ وہ لوگ قدم بڑھا کر اس کے پاس پہونچے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں سب کچھ دریافت کر لیا۔

کرونا بھی سبک روی کے ساتھ راستہ طے کر رہی تھی۔ اسے معلوم تھا۔ کہ میرے ساتھ دو شخص لگے ہوئے آ رہے ہیں۔ لیکن اس نے ان لوگوں سے بظاہر ایسی لاپرواہی اختیار کی گویا کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد اسے ایک دیسی ہوٹل سے کچھ باتوں کی آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی کچھ آدمی باہر نکلتے ہوئے معلوم ہوئے۔ راشد و رشید کرونا سے بہ پچاس قدم کے فاصلہ پر تھے۔ جبتک وہ قریب آئیں کرونا ہوٹل کے دوسرے سرے پر پہنچ گئی۔ جیسے ہی سڑک کی لالٹین کی روشنی اس کے چہرے پر پڑی کہ ہوٹل سے نکلنے والے آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پہلا شخص - مین اس عورت کو پہچانتا ہون۔
دوسرا - کون ہے۔
پہلا - وہی ہے جسکی بدولت ہمارے ساتھیون کو راشد نے گرفتار کرلیا تھا۔
یہ سنتے ہی بدمعاش نے اپنی کمر سے چمکتا ہوا چھرا نکال لیا۔ اور اسکی طرف بڑھا۔
پہلا - ارے کیا کرتے ہو۔
دوسرا - مین اپنی قسم پوری کرتا ہون۔ یعنی ہم مین سے جو شخص بیوفائی کرے اسے موقعہ پاتے ہی قتل کر ڈالنا چاہئے۔
پہلا - نہین نہین جان سے نہ مارو زندہ گرفتار کرلو۔
دوسرا - کیون۔
پہلا - اس کے زندہ گرفتار کرنے مین بہت سے فائدے ہین۔ اوّل تو یہ کہ ہم معلوم کرسکین گے کہ راشد کے علاوہ اور کون کون ہماری فکر مین ہین۔ دوسرے اُن گرفتاروں کا ٹھکانا راشد کو کیونکر معلوم ہوا۔ اسی طرح اور بہت سی اچھی باتین معلوم کرسکین گے۔
دوسرا - مگر وہ آسانی سے گرفتار ہونا کیونکر گوارا کرے گی ذرا سے تشدد مین غل مچا دیگی۔
پہلا - تھیلا نکالو اس سے بہتر کیا تدبیر ہوسکتی ہے۔
ان بدمعاشون کا دستور تھا۔ ایک قسم کی تھیلی اپنے پاس رکھتے تھے جسمین ہمیشہ بیہوش کرنے کا مسالحہ ہوتے تھے۔ اور تھیلی مین بالو بھری ہوتی تھی۔ جسے لوٹنا یا گرفتار کرنا چاہتے تھے اسکے منہ پر تھیلی کھینچ مارتے تھے۔ مضروب کی آنکھون مین بالو بھر جاتی تھی۔ اور وہ گھبرا کر آنکھین ملنے لگتا تھا۔ اسوقت بدمعاش اسکے منہ مین رومال ٹھونس کر آسانی سے گرفتار کرلیتے تھے۔ جسوقت بدمعاش باہم مشورہ کررہے تھے۔ کرونا اون سے تھوڑے فاصلہ پر میونسپل لالٹین کے کھمبے کے پاس کھڑی کان لگائے سن رہی تھی۔ تھیلی کے نام سے اسکی روح کانپ گئی۔ لیکن اسکے دل کو تقویت بھی تھی۔ جانتی تھی۔ کہ میری امداد کو راشد و رشید یہین موجود ہین۔ اس لئے یا مردی سے کھڑی ہوئی انکی تدبیر دیکھ رہی تھی۔ بدمعاش صلاح کرکے ہوٹل مین تھیلا لینے چلے گئے۔ اور چند ہی منٹ مین وہ خوفناک ہتیار (تھیلا) لئے ہوئے باہر آئے۔ یہ دیکھتے ہی کرونا وہان سے آگے بڑھی۔ جو بدمعاش تھیلا لایا تھا وہ بھی اسکے تعاقب مین کسی قدر بڑے بڑے قدم رکھتا ہوا بڑھا۔ اور آن کی آن مین اسکے قریب پہنچ گیا۔ چاہتا تھا۔ کہ پیترا بدل کر تھیلا کرونا کے منہ پہ کھینچ مارے کہ اس نے پوری تیزی سے برقعہ سے ہاتھ نکالا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اشاروں اشاروں میں کچھ کہہ رہا تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ باغ میں دشمنوں کو شکست دینے کے بعد دونوں نے اپنا اپنا بھیس بدل لیا تھا۔ کسیقدر آگے پیچھے دونوں شراب خانے میں پہنچگئے تھے۔ پھر جب راشد شراب خانے سے جانے لگا تھا تو رشید کو سُن گُن لینے کے لئے وہیں چھوڑ گیا تھا۔ مگر خفیہ اشاروں کے ذریعہ سے بتا گیا تھا۔ کہ چمپال گھاٹ جاؤں گا۔

اس کے جانے کے بعد پریم ناتھ بھی اپنے دونوں ساتھیوں کو روانہ کر کے شراب خانے سے نکلا۔ اسوقت رشید بھیک منگوں کا بھیس بنائے ہوئے اس کے ساتھ ہو لیا۔ چند گام جانے کے بعد اسکی نظر ایک برقعہ پوش عورت پر پڑی۔ اس نے برقع پوش کو پہچان لیا۔ اور اس کے قریب جاکر بات چیت کرنے لگا۔ دو چار باتیں کر کے رشید تو جائے موعودہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور وہ عورت جو حقیقت میں کرونا تھی۔ پریم ناتھ کے ساتھ ہو لی۔ مگر اس طرح کہ اسے شبہ نہ گذرے۔

راشد سلامت روی کے ساتھ ٹہلتا ہوا گھاٹ گیا تھا۔ اس لئے دیر میں پہنچا۔ اس سے پہلے راشد گھاٹ پر پہنچکر ویٹنگ روم میں چھپ گیا جب دشمنوں پر فتحیاب ہو کر دونوں روانہ ہوئے تو کچھ دور بڑھکر رشید نے کہا۔

رشید۔ راشد تمھیں کچھ خبر ہے۔

راشد۔ کس معاملہ میں۔

رشید۔ انگلی کے اشارے سے بتا کر وہ دیکھو سامنے کرونا جا رہی ہے۔

تجربہ کاروں کیطرح دونوں جھپٹ کر اس کے پاس گئے۔ اگر دوڑ کر جاتے۔ تو یقیناً اسکی کارروائی کارگر نہ ہو سکتی۔ وہ لوگ قدم بڑھا کر اس کے پاس پہونچے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں سب کچھ دریافت کر لیا۔

کرونا بھی سبک روی کے ساتھ راستہ طے کر رہی تھی۔ اسے معلوم تھا۔ کہ میرے ساتھ دو شخص لگے ہوئے آرہے ہیں۔ لیکن اس نے ان لوگوں سے بظاہر ایسی لاپرواہی اختیار کی گویا کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد اسے ایک دیسی ہوٹل سے کچھ باتوں کی آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی کچھ آدمی باہر نکلتے ہوئے معلوم ہوئے۔ راشد و رشید کرونا سے بہ پچاس قدم کے فاصلہ پر تھے۔ جبتک وہ قریب آئیں کرونا ہوٹل کے دروازے پر پہنچ گئی۔ جیسے ہی سڑک کی لالٹین کی روشنی اس کے چہرے پر پڑی کہ ہوٹل سے نکلنے والے آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پہلا شخص - مین اس عورت کو پہچانتا ہون۔

دوسرا - کون ہے۔

پہلا - وہی ہے جسکی بدولت ہمارے ساتھیون کو راشد نے گرفتار کر لیا تھا۔

یہ سنتے ہی بدمعاش نے اپنی کمر سے چمکتا ہوا چھرا نکال لیا۔ اور اسکی طرف بڑھا۔

پہلا - ارے کیا کرتے ہو۔

دوسرا - مین اپنی قسم پوری کرتا ہون۔ یعنی ہم مین سے جو شخص بیوفائی کرے اسے موقعہ پاتے ہی قتل کر ڈالنا چاہئے۔

پہلا - نہین نہین جان سے نہ مارو زندہ گرفتار کر لو۔

دوسرا - کیون۔

پہلا - اس کے زندہ گرفتار کرنے مین بہت سے فائدے ہین۔ اوّل تو یہ کہ ہم معلوم کر سکین گے کہ راشد رشید کے علاوہ اور کون کون ہماری فکر مین ہین۔ دوسرے اُن گرفتارون کا ٹھکانا راشد کو کیونکر معلوم ہوا۔ اسی طرح اور بہت سی اچھی باتین معلوم کر سکین گے۔

دوسرا - مگر وہ آسانی سے گرفتار ہونا کیونکر گوارا کرے گی ذرا سے تشدد مین غل مچا دیگی۔

پہلا - تھیلا نکالو اس سے بہتر کیا تدبیر ہو سکتی ہے۔

ان بدمعاشون کا دستور تھا۔ ایک قسم کی تھیلی اپنے پاس رکھتے تھے جسمین مہین مہین سوراخ ہوتے تھے۔ اور تھیلی مین بالو بھری ہوتی تھی۔ جسے لوٹنا یا گرفتار کرنا چاہتے تھے اسکے منہ پر تھیلی کھینچ مارتے تھے۔ مضروب کی آنکھون مین بالو بھر جاتی تھی۔ اور وہ گھبرا کر آنکھین ملنے لگتا تھا۔ اسوقت بدمعاش اسکے منہ مین رومال ٹھونس کر آسانی سے گرفتار کر لیتے تھے۔ جسوقت بدمعاش باہم مشورہ کر رہے تھے۔ کردنا اون سے تھوڑے فاصلہ پر میونسپل لالٹین کے کھنبے کے پاس کھڑی کان لگائے سن رہی تھی۔ تھیلی کے نام سے اسکی روح کانپ گئی۔ لیکن اسکے دل کو تقویت بھی تھی۔ جانتی تھی۔ کہ میری امداد کو راشد و رشید یہین موجود ہین۔ اس لئے پامردی سے کھڑی ہوئی انکی تدبیر دیکھا کی۔ بدمعاش صلاح کر کے ہوٹل مین تھیلا لینے چلے گئے۔ اور چند ہی منٹ مین وہ خوفناک ہتیار (تھیلا) لئے ہوئے باہر آئے۔ یہ دیکھتے ہی کردنا وہان سے آگے بڑھی۔ جو بدمعاش تھیلا لایا تھا وہ بھی اس کے تعاقب مین کسی قدر بڑے بڑے قدم رکھتا ہوا بڑھا۔ اور آن کی آن مین اسکے قریب پہنچ گیا۔ چاہتا تھا۔ کہ پیترا بدل کر تھیلا کردنا کے منہ پر کھینچ مارے کہ اس نے پوری تیزی سے برقعے سے ہاتھ نکالا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسمین ایک چھوٹا ڈنڈا تھا۔ سر پر لوہا لگا ہوا تھا۔ گھما کر حریف کے پاؤں پر کھینچ مارا۔ ساتھ ہی۔ بدمعاش لڑکھڑا کر زمین پر گرا۔ اور گرتے ہی بیہوش ہو گیا۔ بدمعاش کو گرا کر دیکھ کر کرونا تیز رو ہرن کی طرح چھلاوہ بھر کر گلیوں مین غائب ہو گئی۔

راشد رشید نے دور سے کھڑے کھڑے ساری کیفیت دیکھی۔ کرونا کی دلیری سے خوش ہو کر ایک طرف روانہ ہوئے۔ دو ایک گلیان طے کرنے کے بعد پھر کرونا پر نظر پڑی۔ یہ گلی بالکل سنسان اور تاریک تھی کسی آیندہ روند کا خوف نہ تھا۔ راشد و رشید نے گفتگو کرنے کا موقعہ دیکھکر سیٹی بجائی آواز سنتے ہی کرونا کھڑی ہو گئی۔ راشد رشید اس کے پاس پہنچکر بولے۔

راشد۔ کرونا آج تو تم نے ایسے ایسے نمایان کام کئے کہ دشمن حیران رہ گئے۔

کرونا۔ لیکن مین بہت بچی ذرا چوکتی تو بدمعاش مار ہی ڈالتے۔

راشد۔ اسمین کیا شک ہے آخر تمھین انکے منصوبہ کی اطلاع کیونکر ہوئی۔

کرونا۔ مین نے کھنبے کے پاس کھڑے ہو کر انکی گفتگو سن لی تھی۔

رشید۔ اس ہوٹل مین کیون آئی تھین۔

کرونا۔ پریم ناتھ میرے سامنے اس ہوٹل مین گیا تھا۔ مین نے کئی چکر لگائے مگر نہ کوئی اندر جانے کی تدبیر سمجھ مین آئی۔ اور نہ ہمت ہی پڑی۔ باہر باہر کئی چکر لگا چکی ہون۔

راشد۔ کرونا تم قابل قدر عورت ہو۔ تمھاری عقل و دانش تو ایسی تھی۔ کہ ڈپٹی کمشنر افسر بنائی جاتین۔

کرونا۔ خیر ایسی باتین نہ کیجئے کہ میرا دماغ عرش پر پہنچ جائے۔ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ مین نے تہیہ کر لیا ہے جسطرح بھی بنے گا اپنی ہمجولی کو ڈھونڈھ نکالونگی۔ چاہے جان جاتی رہے اس لئے اسقدر مضبوطی اور نڈری سے ہر کام کر گذرتی ہون۔

راشد۔ تم نے آج سے پہلے بھی کبھی تھیٹے کا واقعہ سنا تھا۔

کرونا۔ نہین۔ اسوقت مین نے ان مین سے ایک شخص کو پہچان لیا ہے۔

رشید۔ کسے۔

کرونا۔ اس روز جو چند بدمعاش گرفتاری سے بچ رہے تھے انھین مین کا ایک آدمی ہے۔

راشد۔ تو شاید اس نے بھی تمھین پہچانا ہوگا۔

کرونا۔ جی ہان۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رشید۔ بتا! اور وہ ظالم تم سے انتقام لینا چاہتے تھے۔

کرونا۔ اوائے دلبری کے ساتھ رشید کو دیکھکر" مجھے بھی یہی خیال گذرا تھا اسی سے ہوشیار رہی۔ اور موذی کو اسکی دغابازی کی سزا بھی دیدی۔

راشد۔ کچھ سنکر کرونا تمھیں خوب یاد ہے۔ پریم ناتھ اسی ہوٹل میں گیا ہے۔

کرونا۔ جی ہاں۔ میں اس کے پیچھے پیچھے یہاں تک آئی جب وہ ہوٹل کے اندر چلا گیا۔ تو میں اِدھر اُدھر پھرنے لگی لیکن اس سے غافل نہیں ہوئی۔

راشد۔ کچھ سوچکر رشید سے" رشید تم کرونا کو اپنے ساتھ لیجا کر گھر پہنچا دو۔ مگر وہاں رہ نہ جانا فوراً واپس آنا ہم تم ہوٹل کی نگرانی کرینگے۔

کرونا۔ نہیں نہیں میرے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں یہاں سے مکان بہت قریب ہے۔ اکیلی چلی جاؤنگی۔

رشید۔ نہیں تمھارا اکیلا جانا کسی طرح مناسب نہیں میں ضرور ساتھ چلونگا۔

یہ الفاظ کچھ اس انداز سے ادا کئے گئے جن سے کرونا کے دل نے عجیب حلاوت حاصل کی اس کی ضیا بار آنکھوں سے سرور نمایاں ہوا۔ مگر اسنے زبان سے کچھ نہ کہا۔ بصد انداز پاؤں اٹھاتی ہوئی رشید کے ساتھ روانہ ہوئی۔

باب ۱۵

خوفناک راز

وہ اپنے زور بازو کا نتیجہ آج دیکھیں گے
ذرا اے چارہ سازو زخم سے پاہا ہٹا دینا
(خنجر لکھنوی)

رشید معشوق دلنواز کو اسکے مکان میں پہنچا کر فوراً واپس آگیا۔ یہ پہلی رات تھی جسمیں راشد اور رشید کو تھیلے کا حال معلوم ہوا تھا۔ اس سے پہلے ادھوں نے کبھی سنا بھی نہ تھا۔ کہ یہاں کے بدمعاش اپنے پاس ایک تھیلا بھی رکھتے ہیں۔ نیز اسے یہ بھی پتہ لگ گیا تھا۔ کہ پریم ناتھ اسی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوٹل مین موجود ہے۔ جہان سے نکل کر بدمعاشون نے کرتار پر حملہ کیا تھا۔ انھین یہ موقعہ اچھا ہاتھ لگا تھا۔ ایک وقت مین دو کام آسانی سے انجام پذیر ہو سکتے تھے۔ کچھ دیر پہلے کرتار نے اس مکان سے ایک ایسے بدمعاش کو نکلتے دیکھا تھا جو سورنی بگان والے مکان سے بچکر نکل گیا تھا۔ راشد نے رشید کو کچھ سمجھا کر ایک پنجابی کا لباس پہنا اور بادبستون کی طرح جھومتا جھامتا ہوٹل مین داخل ہو گیا۔ یہ شرابخانہ رات دن مین کسی وقت بند نہ ہوتا تھا۔ ہر وقت آغوش تمنا کی طرح کھلا رہتا تھا۔ جیسے ہی راشد پنجابیون کی وضع مین ہوٹل کے اندر داخل ہوا ویسی ہی وہان بیٹھے ہوئے جرائم پیشہ بدمعاشون کی نظرین پڑنے لگین۔

راشد نے ٹیبل کے قریب بیٹھتے ہی تمام حاضرین کے واسطے ایک ایک جام شراب لانے کا حکم دیا۔ اور ساتھ ہی جیب مین ہاتھ ڈال کر بہت سے نئے گھن کے چمکتے ہوئے روپئے نکال کر ٹیبل پر ڈال دئے۔ اب کیا تھا۔ بدمعاشون کے منہ مین پانی بھر آیا وہ اپنے فیاض مفت دوست کی جان لینے پر آمادہ ہو گئے لیکن انھون نے مصلحتاً کچھ دیر کے لئے اپنے خون آشام ارادے کو دلون مین پوشیدہ رکھا۔

پنجابی نے دو ایک جام لوگون کو پلوائے خود کافی پیا کیا تاہم اس کی آنکھون سے صاف ظاہر تھا کہ وہ نشہ مین چور ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر مین وہ نشہ کے مارے بلبلانے لگا کبھی اپنی بے انتہا قوت کی تعریف مین اسپیچ دیتا۔ کبھی دولت مندی اور فیاضی کی صفت و ثنا بیان کرتا تھا۔ اسوقت اسکی لچھے دار باتین سننے کے لئے آٹھ دس بدرو بدمعاش اسے گھیرے بیٹھے تھے۔ یکایک ہوٹل کے بالائی حصہ سے کسی کے چیخنے چلانے کی آواز آنے لگی۔ ان آوازون سے جتنے بیٹھے تھے سب کے سب پریشان ہو گئے۔ آواز کی نرمی سے معلوم ہوتا تھا۔ کوئی نازک اندام مظلوم عورت ہے جسپر تشدد کیا جا رہا ہے۔ پہلی ہی چیخ کے ساتھ پنجابی کرسی سے اتر کر کھڑا ہو گیا۔ اور ہوٹل کے مالک سے (جو پنجابی تھا) پوچھنے لگا۔

پنجابی۔ یہ غل کیسا ہے۔

چیخون کی آواز سنتے ہی ہوٹل کے مالک کا چہرا زرد ہو گیا تھا۔ پنجابی کے سوال کرنے سے اور زیادہ بدحواس ہو گیا۔ منہ پر ہوائیان چھوٹنے لگین۔ مگر اسنے فوراً اپنی طبیعت کو سنبھال کر جواب دیا۔

مالک ہوٹل۔ کچھ لوگ حال مین یہان آکر مقیم ہوئے ہین۔ رات کو نشہ مین اپنی جورو سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لڑتے جھگڑتے ہیں۔ یہ طریقہ اچھا نہیں میرا ہوٹل بدنام ہو جائے گا صبح کو میں انہیں اٹھا دوں گا۔

پنجابی۔ کیا تمہارے ہوٹل میں مسافر بھی رہتے ہیں۔

مالک ہوٹل۔ جی ہاں ایک شخص ہے۔ اس نے بہت کچھ منت خوشامد کر کے چند روز کے لئے کمرا کرایہ پر لیا ہے۔

پنجابی۔ کیا تمہارا کرایہ دار بھی پنجابی ہے۔

مالک ہوٹل۔ جی ہاں۔

پنجابی۔ کیا اوسکی بی بی بھی پنجابن ہے یا کسی دوسری قوم کی عورت ہے۔

مالک ہوٹل۔ وہ بھی پنجابن ہے اور بیحد خوبصورت ہے۔

پنجابی۔ خیر میں کسی عورت کا مرد کے ہاتھ سے مار کھانا نہیں گوارا کر سکتا۔ ابھی کوٹھے پر جا کر اس ظالم کا مزہ چکھائے دیتا ہوں

یہ کہتا ہوا راشد پنجابی ۔ضع میں کوٹھے کی جانب بڑھا۔ اسے یقین ہو گیا۔ کملا دیوی یہیں ہے اور اسی پر یہ بیداد کی جا رہی ہے۔ اس خیال نے اس کے خون میں ہیجان پیدا کر دیا جوش غضب میں لمبے لمبے ڈگ رکھتا ہوا زینے کی طرف بڑھا۔ لیکن ہوٹل کے مالک نے دوڑ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

مالک ہوٹل۔ آپ کے وہاں جانے کی ضرورت نہیں میں ابھی جا کر قصہ طے کئے دیتا ہوں

پنجابی۔ ہاتھ چھڑاتے ہوئے۔ میرا ہاتھ چھوڑ دو۔

مالک ہوٹل نے چاہا جھپٹ کر پنجابی کو ایک طرف ڈھکیل دے لیکن کامیاب نہ ہوا۔ خود پنجابی نے اسے جھٹک دیا۔ مالک دکان نے خفیف ہو کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا گویا بھڑنا چھیڑ دیا۔ پنجابی راشد نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اٹھا لیا۔ اور اس زور سے پٹکا کہ بیہوش ہو گیا مالک ہوٹل کے گرتے ہی چاروں طرف سے لے لے کرتے ہوئے بدمعاش آ گئے اور راشد کو گھیر کر مارنا شروع کیا۔ مگر راشد کی خداداد قوت نے سب کو زیر کر لیا۔ جو سامنے آیا اسے اٹھا کر دے مارا تھوڑی دیر میں جتنے بدمعاش تھے سب نے چوٹ کی تھوڑی تھوڑی چاشنی چکھ لی۔ ہوٹل میں دھینگا مشتی اور شور و غل کی آواز سنکر چھ سات کانسٹیبل گھس آئے۔ اور بدمعاشوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ ہوٹل کے زیریں حصہ میں گرفتاریاں ہو رہی تھیں راشد بدمعاشوں سے اطمینان کر کے ہوٹل کے بالائی حصہ میں جا پہنچا۔ اس کے تعاقب میں رشید بھی کوٹھے پر پہونچا جو اسوقت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کانسٹبلون کی سی وردی پہنے تھا۔

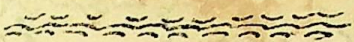

باب ۱۶

ناکامی

کعبہ و دیر مین دیکھہ آئے زخمی لکھنوی
کہین اون کا پتہ نہین ملتا

بالاخانہ پر پہنچتے ہی پنجابی (راشد) نے اپنی جیب سے سوہن نکالا۔ اور کمرے کا قفل توڑ ڈالا۔ اندر جانے پر اسے کمرہ بالکل خالی ملا۔ اس نے ایک ایک کر کے سب کمرون کے قفل توڑ توڑ کر دیکھنا شروع کیا لیکن ہوٹل کی دوسری منزل کو بالکل خالی پایا۔ وہ ہمت نہ ہار کر تیسری منزل پر پہنچا۔ اس کے تعاقب مین رشید بھی کانسٹبلون کے لباس مین تھا۔ یہان اس نے مشرقی رُخ والا کمرہ کھول کر دیکھا۔ تو حیرت ہوگئی ہے۔ کمرہ امیرانہ سازو سامان سے آراستہ تھا۔ مگر یہان بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ کمرے پر کشتی نگاہ ڈال کر اپنے ساتھی کانسٹیبل سے مخاطب ہوکر بولا۔

راشد۔ رشید ہماری محنتین ضایع ہوگئین۔ بدمعاش کملا دیوی کو لے کر کسی چور راستے سے نکل گئے۔

رشید۔ آپکو کیونکر معلوم ہوا۔ کملا دیوی یہین تھی۔

راشد۔ رشید سے واقعہ بیان کر کے! مین نے اپنے کانون سے اس کے چیخنے کی آواز سُنی تھی

رشید۔ غضب ہوگیا۔ تھوڑی دیر پہلے ہم لوگ یہان پہنچ گئے ہوتے تو ہم سمرتھی۔

راشد۔ اس مین کیا شبہ ہے۔

اب پھر دونون حوصلہ مند نوجوان ادہر اُدہر تلاش کرنے لگے۔ ایک بغلی کوٹھری مین پہنچکر رشید نے راشد سے پکار کر کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رشید۔ دیکھئے یہاں کوئی چیز معلوم ہوتی ہے۔

راشد نے کوٹھری میں جاکر دیکھا۔ دو چار زنانی ساریاں کچھ پول کے نفیس دیشی قیمت اوٹ پر پڑے ہیں۔ لیکن یہاں بھی کسی آدمی کا پتہ نہیں۔ اب دونوں نے طے کر لیا۔ بدمعاش ہاتھ سے نکل گئے۔ یہ خیال کر کے وہ نیچے اتر آئے۔ کانسٹیبل مجرمین کو گرفتار کر کے پولیس اسٹیشن کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ رشید نے انہیں پہلے ہی حکم دیدیا تھا۔ گرفتاریاں کرنے کے بعد ہی تم لوگ اسیروں کو لے کر روانہ ہو جانا۔ ہم لوگ کچھ دیر بعد آکر ان کا بیان قلم بند کینگے کرونا مائی نے جس بدمعاش کو اپنے ڈنڈے سے زخمی کیا تھا۔ وہ کالج بھیجدیا گیا تھا اسکے متعلق یہ بیان لکھوایا گیا تھا۔ کہ ایک راہ گیر عورت کو لوٹنا چاہتا تھا۔ اس نے حفاظت خود اختیاری کی رو سے مجبوراً مجروح کیا ہے۔

ان کاموں سے فارغ ہو کر راشد و رشید نے ان زنانے کپڑوں کی گٹھری باندھی۔ جو ہوٹل کی تیسری منزل پر دستیاب ہوئے تھے۔ اور ایک کانسٹیبل کو جو ہوٹل میں پہرے کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔ دیدیئے۔

رات زیادہ آگئی تھی۔ دونوں خضر پور آکر سو رہے۔ دوسرے روز علی الصباح حوالات میں جاکر ان قیدیوں سے ملے جو رات کو ہوٹل میں گرفتار ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے بیانات قلمبند کئے بعضوں سے کچھ اور بدمعاشوں کا پتہ چلا۔ ان لوگوں کا چالان روانہ کرنے کے بعد دونوں میڈیکل کالج مجروح بدمعاش سے ملنے گئے۔ اور اوسکا اظہار لے کر پولیس کے سپرد کر دیا۔

راشد نے ہوٹل کے مالک سے بہت دیر تک گفتگو کی۔ اس سے بدقت تمام صرف اتنا پتہ لگا۔ کہ پریم ناتھ نے ہوٹل کی تیسری منزل کرایہ پر لے رکھی تھی۔ آج ہی دوپہر کو اسے کرونا سے ملنا تھا۔ اس لئے گفتگو کا سلسلہ ختم کر کے اور اپنے دوسرے کاموں سے جلد جلد فارغ ہو کر جائے ملاقات پر پہنچ گیا۔ لیکن کرونا ٹھیک ٹائم پر وہاں نہ پہنچی۔ اسے وعدہ خلافی کی امید نہ تھی۔ ایک گھنٹہ وعدے کے بعد انتظار کر کے اسنے بھیس تبدیل کیا۔ اور اس کے جائے قیام پہنچکر دروازے پر دستک دی۔ یہاں بھی اسے خلاف قیاس ناامیدی ہوئی۔ مکان سے اس کی دستک کا جواب نہ آیا۔ اس نے کئی مرتبہ زور زور اسکا بدلا ہوا فرضی نام لے کر پکارا۔ یہ کارروائی بھی بیکار ثابت ہوئی۔ اس نے خیال کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کرونا یہاں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

موجود نہین - اگر ہوتی تو ضرور جواب دیتی - یہ سونچکر واپس ہونے ہی کو تھا - پھر سونچکر اس نے دروازے کی درار دن سے اندر جھانک کر دیکھا - انگنائی مین آفتاب کی ترچھی ترچھی شعاعین پڑ رہی تھین اس روشنی مین سیڑہیون پر چند سیاہ دھبے نظر آئے - یہ دیکھتے ہی وہ کھٹک گیا - دل مین پختہ ارادہ کرلیا - مکان کا دروازہ کھول کر اندر جانا چاہیئے - اور ان دھبون کی پوری تحقیقات کرنا چاہیئے -

دروازہ کھولنا اس کے لئے دو چار منٹ سے زیادہ کا کام نہ تھا - بہت جلد دروازہ کھولکر گھر مین داخل ہوا - دھبّون کو بغور دیکھنے سے اسکا کلیجہ ہل گیا - غور کرنے سے صاف معلوم ہوگیا - کہ داغ خون کے تھے - جو دیوارون پر جم کر سیاہ ہوگئے تھے - اب وہ سیڑہیون کو طے کرکے بالا خانے پر پہنچا - وہان بھی دیوارون پر اسی قسم کے داغ نظر آئے - وہان سے کمرے مین داخل ہوا - یہان پہنچکر اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی - کمرے کا سارا فرش پلنگ کا بستر اور دیوار و در خون سے آلودہ تھے خون کے قطرے اس عنوان سے گرے تھے جیسے کوئی شخص مجروح یا مقتول کو کھینچکر لے گیا ہو اور لہو کے قطرے ایک سیدھ سے گرتے چلے گئے ہون - اس طریقے سے راشد نے دل مین طے کیا یا تو بدمعاش کرونا کو قتل کرکے اسکی لاش اٹھا کر لے گئے ہین - جسکی وجہ سے اس طرح خون کے نشان ہین - یا وہ مجروح ہوکر بیہوش ہوگئی ہے - اور غشی کی حالت مین لوگ اسے اٹھا کر لے گئے ہین - بہرنوع دونون صورتون مین کرونا بدمعاشون کے ہاتھ لگ گئی ہے - یہ خیال کرکے وہ مکان سے نکل آیا - اور رشید کو ساتھ لے کر پھر وہان واپس جاکر اسے وہ نشانات دکھائے - اس نے بھی جانچ پڑتال کرکے یہ رائے قائم کی - کہ بدمعاشون کو کسی صورت سے کرونا کا سراغ مل گیا وہ پوری احتیاط سے مکان مین داخل ہوئے جسوقت یہ معاش کمرے مین پہونچے کرونا سو رہی تھی اسی حالت خواب مین انھون نے اسے قتل کر ڈالا - یا ہین دھوکا دینے کو صرف مجروح کرکے اسے اپنے ہمراہ لیتے گئے ہین - اس کے بعد وہ دونون وہان سے نکل کر کسی طرف روانہ ہوگئے -

اسی روز سہ پہر کو جب وہ لوگ اپنے حضر پور والے مکان مین بیٹھے ہوئے معاملے کی اہمیت پر غور کر رہے تھے - خدمتگار نے ایک خط لاکر دیا - جو ڈاک کے ذریعہ سے وہان تک پہنچا تھا - سواد خط سے معلوم ہوتا تھا - کہ کسی عورت نے اپنے قلم سے تحریر کیا ہے - خط کی عبارت پڑھنے سے معلوم ہوا - کہ ایک عورت ان سے تنہائی مین ملکر کچھ گفتگو کرنا چاہتی ہے - جواب حاصل کرنے کی ضرورت سے اسنے اپنا پتہ بھی خط مین مندرج کر دیا تھا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۱۷

نئی چالاکی

وعدہ تو ہے آنے کا مگر دیکھئے کیا ہو
ڈرتا ہوں کہ اس نے مجھے دھوکا نہ دیا ہو (خنجر لکھنوی)

راشد نے خط پڑھ کر رشید کو دیدیا۔ اس نے بھی خط پڑھا۔ عبارت سے آگاہ ہوتے ہی اسکے لبوں پر خفیف سا تبسم نمایاں ہوا۔ اسی طرح مسکراتے ہوئے راشد سے بولا۔

رشید۔ یہ تو بہت اچھی خبر ہے ہمارے کام آپ سے آپ روبراہ ہوتے جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ مجھے کرونا کا بھید خیال ہے جس طرح بھی ہو سکے جلد سے جلد دشمنوں کے ہاتھ سے نجات ملنا چاہیئے۔

اس کے بعد دیر تک دونوں میں کرونا اور کملا کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ راشد اور رشید چچازاد بھائی ہیں اور قریب قریب ہم عمر بھی دونوں نے ساتھ ہی تعلیم پائی ہے۔ اس لئے باہم انتہا سے زیادہ ربط و موانست ہے۔ اگرچہ وہ اپنا کام ختم کر چکے ہیں لیکن ان کے دلوں کو کملا اور کرونا سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے دونوں نے اپنے اپنے مذاق طبیعت کے موافق اپنا اپنا رفیق زندگی تلاش کر لیا ہے۔ انکی دلی خواہش ہے کسی طرح جلد معاملہ طے ہو تو یہ اپنی اپنی تمنائیں ظاہر کر کے ان لوگوں سے اسی صلے کے خواہشمند ہوں در اصل جس کے مستحق بھی ہیں۔ جسوقت سے کرونا اپنے مکان سے غائب ہوئی ہے اور اس کا خون آلود بستر دیکھا ہے۔ رشید کی آنکھوں میں خون اترا ہوا ہے۔ لیکن وہ انتہا کا سمجھدار معاملہ فہم اور دور اندیش نوجوان ہے گو اس کا دل تڑپ رہا ہے لیکن اتنا بڑا ضابط و صابر ہے کہ زبان سے اُف نہیں کرتا۔ اسنے اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ یہ بھی بدمعاشوں کی ایک چال ہے جسکی تائید اسوقت کے خط سے ہوتی ہے۔ اسنے سمجھ لیا کہ بدمعاشوں نے یہ دوسری چال کھیلی ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مگر خدا نے چاہا۔ تو اپنے جال مین آپ ہی پھنسینگے۔ یہی باتین سونچکر اسنے راشد کو مخاطب کرکے وہ الفاظ کہے تھے۔ جو اوپر لکھے گئے ہین۔

راشد نے اسی وقت خط کا جواب لکھکر ڈاک مین ڈلوادیا۔ دوسرے روز پھر اوسی عورت کا خط ملا۔ اس کا جواب بھی راشد نے دیدیا۔ تیسرے روز پھر ایک خط ملا۔ اسی طرح تین چار روز تک خطوط آتے جاتے رہے۔ آخر ایک روز ملاقات کی ٹھہری۔ جو عورت ملنے کے واسطے اسقدر اصرار کررہی تھی وہ بمبئی سے کلکتہ آئی تھی۔ اور راشد کو اس کے کامون کے متعلق بہت سی مفید اطلاعین دینا چاہتی تھی۔

جسروز رات کو ملاقات کا وقت مقرر کیا گیا تھا ٹھیک اسوقت کلکتہ کے جنوبی حصہ مین ایک خوشپوشاک برقع پوش ویران وغیر آباد مقام پر ادھر اودھر ٹہلتی دکھائی دی تھوڑی دیر مین راشد بھی جا پہونچا۔ اسنے پہلے کبھی اس عورت کو نہ دیکھا تھا۔ اس لئے دریافت کرنے کے خیال سے اسکی طرف بڑھا۔ ابھی وہ کچھ پوچھنے بھی نہ پایا تھا۔ کہ عورت نے سوال کیا۔

برقع پوش۔ مین سمجھتی ہون اسوقت آپکو کسی کی جستجو ہے۔

راشد۔ ہان تمھارا خیال درست ہے۔ مین تمھین کو تلاش کررہا تھا۔ اگر میرا خیال غلطی پر نہین ہے۔ تو وہ تمھین ہو جس کے خطوط میرے نام گئے تھے۔

برقع پوش۔ چہرے سے نقاب اُلٹ کر۔ ہان میرے خط آپکو ملے ہونگے۔

راشد کو پہلے خیال گذرا تھا۔ یہ معاش عورت کے لباس مین مجھے دھوکا دینا چاہتے ہین۔ لیکن برقع پوش کو بے نقاب دیکھکر اسے تعجب ہوگیا۔ وہ حقیقت مین عورت ہی تھی۔ دو تین منٹ تک وہ چپ چاپ سونچتا رہا۔ ساتھ ہی ایک خیال پیدا ہوا۔ اور وہ اس عورت سے بولا۔

راشد۔ ہان مجھے کئی خطوط ملے یہ نہین کہا جاسکتا۔ کہ سب تمھارے ہی لکھے ہوئے ہین یا کسی اور نے بھی لکھے ہین۔

برقع پوش۔ مین نے اپنے خطوط مین لکھا تھا۔ کہ مین آپکے کامون کی ضروری باتین بتانا چاہتی ہون۔

راشد۔ تجاہل عارفانہ کرکے۔ کس کام کے متعلق گفتگو کرنا چاہتی ہو۔

برقع پوش۔ آپ کملا دیوی کی جستجو کررہے ہین نا!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے تمھین دھوکا دیا ہے۔ مین نے تو کملا دیوی کا نام تک نہین سُنا۔

برقع پوش۔ راشد کے چہرے پر نظرین جماکر۔ کیا آپنے کرونا مائی سے کملا دیوی کو نجات دلانے کا وعدہ نہین کیا ہے۔

راشد۔ تم اکیلی بچّی جسقدر باتین بنا سکتی ہو بنا لی پیچ پر ہے تمھین کسی دِل لگی باز نے مسخرا بنایا ہے۔ تم نے دو عورتون کے نام لئے۔ لیکن مین اِن دونون مین کسی کو نہین جانتا۔

برقع پوش۔ معلوم ہوتا ہے غلطی سے میرے خط اُس شخص کو مِل گئے جسے وہ خط نہ ملنا چاہئے تھے۔

راشد۔ تم نے وہ خطوط کس کے نام روانہ کئے تھے۔

برقع پوش۔ راشد کے نام جس نے جاسوسی مین کمال دکھایا ہے۔

راشد۔ راشد تو میرا ہی نام ہے۔

برقع پوش۔ جب تو یقین ہے تم کرونا مائی کو جانتے ہوگے۔ تمام شہر مین مشہور ہے۔ کچھ دنون سے راشد نے ایک نئی تحقیقات اپنے ذمہ لی ہے۔ اور اس تفتیش مین کرونا مائی اسکی مددگار ہے۔

برقع پوش عورت کو یہ گمان بھی نہ تھا۔ کہ راشد آہستہ آہستہ اس کے دلی راز دریافت کر رہا ہے۔ اور وہ بے دھڑک سارا کچّا چٹھا بیان کر رہی ہے۔

راشد۔ خیر جب تو تمھین یہ سب باتین معلوم ہی ہین تو چھپانا بیکار ہے۔ ہان ایک خوبصورت اور کمسن عورت کا نام کرونا مائی ہے۔ کچھ روز سے جاننے لگا ہون۔

برقع پوش۔ تو یقیناً آپ کملا دیوی کی تلاش کر رہے ہون گے۔

راشد۔ ہان مین اوسکی تلاش ضرور کرتا۔ مگر میرا خیال ہے کہ وہ زندہ نہین ہے۔

برقع پوش۔ نہین نہین ایسا نہین ہے۔ وہ ابھی تک زندہ ہے اور یہین اسی شہر مین موجود ہے۔

راشد۔ تم کون ہو اور کملا دیوی سے اتنی ہمدردی کیون رکھتی ہو۔

برقع پوش۔ مین کملا دیوی کے پتا کے یہان نوکر تھی۔ اس سے کملا دیوی کو جانتی ہون۔

راشد۔ تمھین کیونکر معلوم ہوا۔ کملا دیوی صحیح وسالم کلکتہ مین موجود ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برقع پوش۔ کچھ دن ہوئے مین نے اُسے یہان دیکھکر پہچانا تھا۔

راشد۔ انھین یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مین نے کملا دیوی کو نجات دِلانے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔

برقع پوش۔ اصل مین یہ بات ہے کہ پریم ناتھ مجھے اپنے ساتھ بمبئی سے یہان صرف اس لئے لایا تھا کہ مین پہچان کر کرنا کو گرفتار کرا دون۔ اسی فکر مین سارے سارے دِن بازار دن مین گھوما کرتی تھی مین نے کئی مرتبہ اُسے آپ کے ساتھ دیکھا ہے۔

راشد۔ جب تم نے کرنا کو دیکھا تھا تو گرفتار کیون نہ کرا دیا۔

برقع پوش۔ صرف اسوجہ سے کہ مجھے یہان آکر یقین ہوگیا ہے کہ کرنا بیقصور ہے۔

راشد۔ تم نے کملا دیوی کو بھی یہان دیکھکر پہچان لیا ہے۔

برقع پوش۔ جی ہان اُسیوقت سے مجھے کرنا کی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور اچھی طرح سمجھ مین آگیا کہ کرنا کے دشمن اسے بیخطا پھنسانا چاہتے ہین۔

برقع پوش کی صفائی دیکھ کر راشد نے دل مین خیال کیا "معلوم ہوتا ہے یہ عورت بدمعاشون کی سکھائی پڑھائی ہوئی میرے پاس آئی ہے۔ یہ خیال گزرتے ہی اس نے آزمایش کے طریقے پر سوال کیا۔

راشد۔ ہان تو کلکتہ آکر تم نے اپنی آنکھون سے دیکھکر کملا دیوی کو شناخت کیا ہے۔

برقع پوش۔ اس کے بے لاگ گھومنے پھرنے سے یہ کبھی نہین کہا جا سکتا۔ کہ وہ یہان چھپاکر رکھی گئی ہے۔

راشد۔ تمھارے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کملا دیوی علانیہ پھرا کرتی ہے۔ حالانکہ مین نے خود تحقیقات کرکے معلوم کیا ہے۔ وہ بہت ہی خفیہ طریقے سے رکھی گئی ہے۔

برقع پوش۔ آپ غلطی کرتے ہین۔

راشد۔ کبھی نہین وہ پریم ناتھ کے ہمراہ ایک گندی گلی کے شکستہ مکان مین رکھی گئی ہے۔

برقع پوش۔ نہین آپ سے کسی نے جھوٹ بیان کیا ہے۔ پریم ناتھ کو خود اسکا پتہ نہین معلوم

راشد۔ پھر وہ کس کے پاس ہے۔

برقع پوش۔ پریم ناتھ نے جن بدمعاشون کی معرفت اسے یہان بھیجا تھا۔ انھین لوگون کے ساتھ رہتی ہے۔ ابھی تک بدمعاشون کو ان کا محنتانہ نہین ملا ہے۔ اس لئے انھون نے اِسے اپنے قبضہ مین رکھا ہے جب اقرار کے موافق پریم ناتھ روپئے دیدیگا۔ اسوقت کملا دیوی اسکے حوالے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیجائے گی۔

راشد عجیب شش و پنج مین تھا۔ برقع پوش ہر سوال کا جواب نہایت صفائی اور سچائی سے دے رہی تھی۔ ابتک اسنے جسقدر باتین بیان کی تھین۔ بالکل صحیح تھین۔ خود راشد کو بھی ان باتون کا علم تھا۔

راشد۔ کردتا کو دیکھے کتنا زمانہ ہوا۔

برقع پوش۔ پانچ روز ہوئے لیکن اس طرف مین نے جو خبرین سُنی ہین۔ ان سے اندیشہ ہے کہ بیچاری کسی بلا مین گرفتار ہوگئی ہے۔

راشد۔ تم نے کس شخص سے سُنا ہے۔

برقع پوش۔ مرارجی اور مول جی سے۔

راشد۔ اب تم نے ان لوگون کے خلاف کارروائی کرنے کا پورا قصد کرلیا ہے۔

برقع پوش۔ مین آپ سے جھوٹ بولنا نہین چاہتی۔ مجھ سے وہ تمام خطوط مول جی اور مرارجی نے لکھوائے تھے۔

راشد۔ کیون۔

برقع پوش۔ دھوکا دیکر آپکو نقصان پہنچانے کے لئے۔

راشد انتہا کا دانشمند تھا اگر اس جگہہ کوئی دوسرا ہوتا تو یقینی فریب مین آجاتا لیکن اس نے اس صفائی اور سچائی کا مطلق خیال نہ کیا۔ اسکی نکتہ بین آنکھون نے دیکھ لیا تھا کہ اس صفائی و سچائی کی تہہ مین مکاری و فتنہ سازی جھلک رہی ہے۔

راشد۔ مجھے بے فائدہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کیون کیا گیا تھا۔

برقع پوش۔ وہ لوگ آپ سے ڈرتے ہین اور ہے بھی یہ ہین۔ آپ ہی ان کے راستہ مین حایل ہین۔

راشد۔ خیر یہ تو سب کچھ ہے مگر مجھ سے ان باتون کے کہنے سے تمھارا کیا منشا ہے۔

برقع پوش۔ میرا منشا یہ ہے کہ ابتک نادانی سے جو کچھ برائیان کی ہین ان کا عوض و تلافی، کردون

راشد۔ اگر یہی خیال ہے تو تاؤ کملا دیوی آجکل کہان ہے۔

برقع پوش۔ بتاتا کیسا مین آپکو وہین لیجا کر کھڑا کردونگی۔

راشد۔ کچھ سوچکر۔ مجھے وہان لیجانے کی ضرورت نہین۔ اسکا پتہ بتادینا کافی ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسوقت سڑک کی لالٹین کی جھلملاتی روشنی برقع پوش کے چہرے پر پڑی۔ ساتھ ہی راشد نے اسکی طرف غور سے دیکھ کر اس کے چہرے کو جلد جلد رنگ بدلتے دیکھ لیا۔ تھوڑی دیر خاموش رہکر برقع پوش نے کہا۔

برقع پوش۔ اس کا پتہ بتانا میرے امکان سے باہر ہے۔

راشد۔ کیوں۔

برقع پوش۔ دو وجہوں سے۔ اوّل تو یہ ممکن ہے بدمعاشوں کو معلوم ہو جائے اور وہ کملا کو وہاں سے ہٹا دیں اس حالت میں آپ مجھے جھوٹا سمجھیں گے۔ دوسرے میری اس کارروائی سے واقف ہو کر مسٹر مرارجی کسی طرح زندہ نہ چھوڑیں گے۔ آپ بھی مجھے دغاباز خیال کر کے میری امداد نہ کریں گے۔

راشد۔ دل ہی دل میں کچھ سوچکر" خیر تمھاری ہی خوشی سہی۔ میں چلنے پر راضی ہوں۔

برقع پوش۔ اگر آپکو کملا دیوی پر رحم آیا ہے۔ تو اُسے مقام سے بچانے کے لئے آج ہی بلکہ ابھی میرے ساتھ چلیں گے۔

راشد۔ میں اسیوقت ساتھ چلنے پر راضی ہوں لیکن یاد رکھو اگر ذرا بھی دغا کی گئی۔ تو بہت بُری طرح پیش آؤں گا۔

یہ کہکر اُسنے برقع پوش کے چہرے پر معنی خیز نگاہ ڈالی۔ اسکا زردی مائل چہرا ایک رنگ پر قایم تھا۔ لیکن زردی کی تہہ میں خاص قسم کی چمک پائی جاتی تھی۔ اس نے اپنے دل میں کہا میں تو ایسا ہی خیال کرتا ہوں۔ اسکے بعد اسنے برقع پوش سے کہا۔

راشد۔ واقعی تم نے بہت صفائی سے باتیں کیں۔ میں مسٹر مرارجی کی کارستانیوں سے پورا پورا واقف ہوں۔

برقع پوش۔ تو آپ میرے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔

راشد۔ ہاں

برقع پوش۔ بہت بہتر۔ میں نے اس مقام پر آپکو اس غرض سے تکلیف دی تھی کہ اگر آپ میرے ساتھ چلنے پر آمادگی ظاہر فرمائیں گے تو بہت دور نہیں جانا پڑے گا۔ وہ جگہہ قریب ہی ہے جہاں کملا دیوی چھپا کر رکھی گئی ہے۔

راشد۔ تم نے بہت سمجھداری سے کام لیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برقع پوش نے یہ سنکر پھر اپنے چہرے پر نقاب ڈال لی۔ اور چلنے پر تیار ہوگئی۔ لیکن اسے روک کر راشد نے کہا۔

راشد۔ دو منٹ ٹھہرو۔ میں سامنے والی لالٹین سے سگار سلگا لوں تو چلوں اتفاق سے آج ماچس لینا بھول گیا۔

برقع پوش۔ بہت بہتر۔

باب ۱۷

بھاگا رانی

بحر الفت سے کوئی پار ہوا ہے خنجر
ہستیاں غرق ہوئیں جسمیں وہ دریا ہے یہی
(خنجر لکھنوی)

راشد نے دل میں خیال کیا۔ میں نے رشید سے یہاں تک آنے کی تو تاکید کر دی تھی۔ اور سمجھا دیا تھا لیکن اب مجھے خود نہیں معلوم کہاں جانا ہوگا۔ اور کیا کیا پیش آئے گا۔ بہتر ہے اسے اپنے ساتھ آنے کی خواہش کر دوں۔ صرف اس خیال سے اسنے سگار سلگانے کا بہانا کیا تھا۔ وہ برقع پوش کو وہیں چھوڑ کر لالٹین کے قریب پہونچا اور دونوں ہاتھوں سے کھنبا پکڑ کر اوپر چڑھ گیا۔ بظاہر تو اسنے ایک ہاتھ سے لالٹین کا پٹ کھول کر سگار سلگانا شروع کیا لیکن فی الواقع ایسا نہ تھا۔ سگار کو گردش دینے کا انداز ایک خاص قسم کا تھا۔ اسکا ساتھی رشید ان خفیہ اشاروں سے واقف تھا۔ اس نے تیکھی نگاہ سے ان اشاروں کا پورا پورا مطلب سمجھا اور ہاتھ کے اشارے سے کچھ جواب بھی دیا۔ راشد نے اپنا اطمینان کر کے سگار سلگایا اور مسکراتا ہوا کھنبے سے اتر کر برقع پوش کے پاس آیا۔

راشد۔ بس اب چلو میں نے سگار سلگا لیا ہے یہ سگار ایک رات کے واسطے کافی ہے اگر اب سگار نہ بھی ملے تو کچھ پرواہ نہیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوتا ہے۔

برقع پوش۔ اپنے ہاتون کو جوڑ کر۔ مین سچ کہتی ہون مجھے ان لوگون کے آنے کا علم نہین ہے۔ نہ مین نے آپکو فریب دینا چاہا تھا۔

راشد۔ کیا پھر فریب دینا چاہتی ہو۔ مکار عورت تیرا سارا مکر مجھپر ظاہر ہو گیا۔

اس درمیان مین ایک ناؤ اور کنارے سے تیزی کے ساتھ اسطرف آتے دکھائی دی لیکن اسپر ایک شخص بیٹھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ جو پوری تیزی اور کوشش سے ناؤ کھے رہا تھا۔

برقع پوش۔ الیتور سو گندھ مجھے بھی آپ ہی کی طرح دھوکا دیا گیا ہے۔ خیر اگر آپ کو میرے کہنے کا اعتبار نہین ہے تو مین آپکو اجازت دیتی ہون خوشی سے گولی مار دیجئے۔

راشد رحیم المزاج نوجوان تھا۔ برقع پوش کی اضطرابی کی حالت دیکھکر ترس آگیا۔ اسنے ناؤ مین چپ چاپ لیٹ جانے کو کہا۔ وہ ہدایت کے بموجب تختے کے پاس لیٹ گئی اب راشد نے اپنی ناؤ کو پھرا اور تیزی سے چلانے لگا۔ تعاقب مین آنیوالی ناؤ بھی اسی تیزی سے اسکی طرف بڑھتی معلوم ہوئی۔ اور چند منٹ مین قریب پہنچگئی۔ اسپر بیٹھے ہوئے آدمیون مین سے ایک نے ڈانٹ کر کہا۔

بدمعاش۔ بس ناؤ کو روک لو نہین تو اچھا نہ ہوگا۔ خبردار ڈانڈ نہ چلانا۔

راشد نے فوراً ناؤ کی رفتار کم کر دی۔ ساتھ ہی حریفانہ کشتی اسکے قریب پہنچگئی ابھی کوئی واقعہ وقوع پذیر نہ ہوا تھا کہ تیسری ناؤ بھی قریب آگئی۔ تیسری ناؤ کو پاس آتے دیکھکر بدمعاشون کو ولی قلق ہوا۔ ان کا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ اور وہ لوگ منحوس نظر آنے لگے۔ انھین سست پاکر راشد نے اپنا پستول انکی طرف اوٹھا کر کہا۔

راشد۔ مین تمھارا ممنون ہون۔ کہ تم لوگ از خود میرے پاس آگئے۔ اور مجھے ڈھونڈھنے کی زحمت سے بچالیا۔

برقع پوش۔ جو ناؤ کے تختہ کے پاس لیٹی تھی۔ راشد سے ہوشیار ہو جائیے گولی چلا چاہتی ہے۔

آواز کے ساتھ ہی راشد اپنی جگہ سے ہٹکر لیٹ گیا۔ اس کے لیٹتے ہی پستول دغنے کی آواز آئی گولی سیدھی راشد کے سر پر آئی۔ اگر وہ نہ لیٹ گیا ہوتا۔ اب اسے سخت مشکل آپڑی اسکے لئے تھوڑی دیر بعد روانہ ہو سکے۔ اسے اچھی طرح یقین تھا کہ برق پر رکھے

۱؎ ٹھاٹھ کے مکان بنا کر ان پر گوبر اور مٹی کا ہلکا سا پلاسٹر کیا جاتا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد ہاتھ بڑھا کر لاش کو پانی سے کسی قدر اونچا کر کے غور سے اس کے کپڑوں اور انگوٹھی کا معائنہ کرنے لگا۔ کرشنا بھی کھڑی ہوئی نگاہوں سے دیکھ بھال میں مصروف تھی۔ خوب غور سے دیکھ کر بولی

کرشنا۔ چھوڑ دیجیے۔

راشد۔ کیوں کیا تمھیں جو شک تھا وہ نہیں ہے۔

کرشنا۔ جی ہاں۔

راشد۔ اسے خشکی میں لے چلنا چاہیئے وہاں دلجمعی سے معائنہ کرینگے شاید پہچان سکیں۔

یہ کہکر راشد نے لاش کو ناؤ سے باندھ دیا اور ناؤ کو کنارے کی طرف پھیر کر کھینا شروع کیا۔ ابھی تھوڑی ہی دور پہنچا تھا کہ کرشنا دیوی کی چیخ نے اسے چونکا دیا وہ ناؤ پر خاموش بیٹھی ہوئی غور سے لاش کو دیکھ رہی دفعتاً اس کی نظر کسی ایسی چیز پر جا پڑی جسے دیکھتے ہی اسکے منہ سے چیخ نکل گئی تھی۔

راشد۔ کیا ہے۔

کرشنا۔ لاش کے گلے میں جو رومال بندھا ہے شاید اسے میں پہچانتی ہوں۔

راشد نے جھک کر اسکے گلے سے رومال کھول کر لالٹین کی روشنی میں دیکھا اسکے کونے پر انگریزی حرفوں میں "کرونا" لکھا تھا۔ کرونا کا نام پڑھتے ہی راشد کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور اس نے کرونا سے وعدہ کیا تھا کہ ہمیشہ اسکی حفاظت کرتا رہے گا دوسرے رشید کا خیال تھا۔ رشید کرونا سے بے حد محبت کرنے لگا تھا اسکا قصد تھا اپنے کاموں سے فارغ ہو کر کرونا سے شادی کر لوں گا۔ افسوس اسکی تمام آرزوؤں کا خون ہو گیا۔ ان خیالات میں ایسا الجھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ لیکن یہ حالت بہت دیر قائم نہ رہ سکی۔ اسنے بہت جلد اپنی طبیعت کو سنبھال لیا۔ اور غور سے لاش کو دیکھنے لگا۔ دو ہی چار منٹ کے معائنہ سے راز کی تہہ کو پہنچ گیا۔ اب اسکے چہرے سے حزن و ملال کی وہ کیفیت جاتی رہی جو تھوڑی دیر پہلے تھی اسنے بغیر کسی اضطرابی کیفیت کے کہا۔

راشد۔ ان لوگوں نے خون بہکر باندھی ہے خیر کچھ مضائقہ نہیں وہ وقت قریب آتا جاتا ہے ہمارے ہاتھ میں اسیر ہو کر اپنے کیفر کردار کو پہنچیں۔ جیلخانے کے دروازے ان کے استقبال کے لئے کھلے ہوئے ہیں اور ہتھکڑیاں اور بیڑیاں دست بوسی و پا بوسی کے لئے بیچین ہیں

کشتی کنارے جا لگی۔ راشد اور کرشنا کنارے اترے لاش کو گھسیٹ کر خشکی میں لائے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرنے والی بیش قیمت زیورات سے آراستہ تھی۔ خونیون نے اسکے جسم سے ایک تار بھی نہ لیا
راشد نے وہ سب چیزین اُتار لین۔
کرشنا۔ کیا لاش کو یہین چھوڑ جائے گا۔
راشد۔ ہان۔
کرشنا۔ لیکن یہ یہان سے ہٹا لیجائے گی۔
راشد۔ ہان مگر ہم لوگ اسکی نگرانی کرتے رہین گے البتہ اتنی احتیاط لازم ہی کہ بدمعا
کو نہ معلوم ہو کہ مین نے لاش کو دریا سے نکالا ہی۔
اسکے بعد اسنے کرشنا سے اسکا پتہ دریافت کرکے دوسرے روز ملنے کا اقرار لیا کل باتین
طے کرکے خضر پور والے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ ساری رات کی جاگ اور پریشانی سے
بالکل خستہ ہو گیا تھا گھر پہنچتے ہی سو گیا۔
دوپہر کو آنکھ کھلی حوائج ضروری سے فارغ ہو کر غسل کیا اور لائبریری مین بیٹھکر چائے پی
رہا تھا کہ رشید آ گیا۔ تھوڑی دیر تک کمرے مین سکوت رہا پھر رشید نے یہ کہکر
پھر خاموشی توڑ دی۔
رشید۔ ہم لوگ انکے تعاقب مین اُس پار تک چلے گئے کنارے پہنچکر سب لوگ منتشر ہو گئے لیکن
مین نے سب کو گرفتار کر لیا صرف دو آدمی بچکر نکل گئے اور انھین کی ہمین ضرورت تھی۔
راشد۔ کون دو آدمی۔
رشید۔ موہنی اور مرارجی
راشد۔ کچھ مضائقہ نہین ہم اُنھین پھر تلاش کر لین گے۔
اسکے بعد دونون نے اپنا اپنا قصہ بیان کیا اور باہم رائے قرار پائی کہ کم از کم ایک ہفتہ
خاموش بیٹھکر آرام لینا چاہئے اگر مشقت کا یہی عالم رہا تو صحتین بگڑ جانے کا اندیشہ ہی نیز
وہ لوگ موہنی اور مرارجی کی کارروائیون کا اندازہ بھی کرنا چاہتے تھے۔
لیکن یہ نہ ہوا ایک ہفتہ تک راشد و رشید چپ چاپ بیٹھکر آرام نہ لے سکے۔ جس لاش کو
راشد دریا سے نکال کر کنارے ڈال آیا تھا۔ آفتاب نکلنے کے بعد پولیس نے دیکھا اور
وہ رومال جسپر کرونا کا نام مرقوم تھا لاش کے گلے مین لپٹا ہوا پایا گیا۔ صرف اسی بنا پر کلکا
کے روزانہ شائع ہونے والے اخبارات مین کرونا مالی کے متعلق بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شایع ہونے لگے۔

بیت شیو پور تہانے مین شناخت کی غرض سے رکھدی گئی۔ یہ پہلے ہی تباہ یا گیا ہو کہ لاش ریت تک رہنے سے کپوگئی تھی اور قاتلون نے اسکا چہرا کچھ اس بُری طرح مجروح کیا تہا کہ پہچانا نہ جاتا تہا۔ شناخت کرنیوالا کپڑون اور رومال کو دیکھکر کرونا سمجھ لیتا تہا۔ راشد نے کرشنا کا اچھی طرح امتحان کرکے اطمینان کرلیا تہا اسے یقین ہوگیا تہا کرشنا ست بن گئی ہو۔ دریا کے خوفناک واقعات کے بعد سے اسکے دل مین کھوٹ کپٹ باقی نہین ہی تاہم احتیاطاً اسنے خفیہ طریقے سے اپنے گوئندے اسکے ساتہہ لگادئے تھے جو رتی رتی کی خبرین پہنچایا کرتے تھے۔ انکے بیانات سے بھی اپنو قول کی تصدیق ہوگئی تھی۔

دریائی واقعہ کے بعد کرشنا عجیب خبرے کر راشد کے پاس خضر پور والے مکان آئی۔ اسنے راشد سے بیان کیا۔ کملادیوی کو جو شخص بمبئی سے لایا تہا اور اب اس سے شادی کرنا چاہتا تہا کسی صورت سے کملادیوی اسکے پنجہ سے چھوٹ کر نکل بھاگی اور شہر مین ادہر اُدہر چھپتی پھرتی ہے اسکے پاس پیسہ کوڑی نہین ہی جو اطمینان سے کہین بیٹھکر کہا سکے۔ غضب تو یہ ہی بدمعاشون کو یقین ہی مین نے اسے بھگا دیا ہی۔ وہ لوگ میرے دشمن ہو رہے ہین مجھے اندیشہ ہی کرونا مائی کا سا میرا بھی حال نہ ہو۔ جہان تک جلد ممکن ہو کامین یہان سے بمبئی بھاگ جاؤن گی۔

راشد۔ تسلی آمیز لہجہ مین۔ تمھین کلکتہ چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہین ہی۔

کرشنا۔ جی نہین میرا چلا جانا ہی میرے حق مین مفید ہی۔

راشد۔ مین تمہاری حفاظت کے واسطے موجود ہون۔

کرشنا آپنے کرونا مائی سے بھی یہی وعدہ کیا تہا۔

راشد۔ اس کی بات کا معقول جواب نہ دیکر مسکراتے ہوے مین تو وعدہ کرتا ہون دشمن تمہارا بال بھی بیکا نہین کرسکتے۔

کرشنا۔ مجھے اطمینان نہین ہوتا مودی میری جان کے پیچھے پڑے ہوئے ہین۔

راشد۔ تمھین کیونکر معلوم ہوا وہ لوگ تمہاری جان لینا چاہتے ہین۔

کرشنا۔ دو شخص ہر وقت میری نگرانی کو مقرر ہین راستے گلی مین بھی میرا ساتہہ نہین چھوڑتے

راشد۔ تم نے ان لوگون کو کب سے نہین دیکہا ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرشنا۔ اس مکان تک میرے تعاقب میں آئے تھے۔

راشد۔ اُن لوگوں کی وضع قطع کیسی ہے۔

کرشنا نے اپنے تعاقب کرنے والوں کا حلیہ اور لباس بیان کر دیا۔ راشد پہلے تو چپ سُنتا رہا جب وہ کہہ چکی تو بولا۔

راشد۔ شاید ان لوگوں کو میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے۔

کرشنا۔ وہ لوگ بھوج پور کے لٹیرے معلوم ہوتے ہیں۔

راشد۔ خیر تم اطمینان رکھو میں اسکا معقول انتظام کر دوں گا۔

کرشنا۔ کیونکر۔

راشد۔ آج ہی کچھ دیر بعد معلوم ہو جائیگا لیکن تھوڑی دیر کے لئے تمھیں مرد اور مجھے عورت بننے کی ضرورت ہے۔

کرشنا۔ خلاصہ بیان کیجیے میری سمجھ میں نہیں آیا۔

راشد۔ تم ابھی بیان کر چکی ہو یہاں تک بدمعاشوں نے تمہارا تعاقب کیا ہے۔

کرشنا۔ جی ہاں مجھے بالکل یقین ہے بلکہ میں آپسے کہنے والی تھی کہ میرے ساتھ چلکے مجھے مکان تک پہنچا دیجئے۔

راشد۔ بس بس ابھی میں بندوبست کئے دیتا ہوں۔

کرشنا۔ مبتابانہ۔ جبتک آپ بندوبست کریں گے وہ لوگ میرا تو خاتمہ ہی کر دینگے۔

راشد۔ میں ایسے کچے کام کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ خیر تم اپنا لباس بدل ڈالو۔

کرشنا۔ حیرت سے، کیوں۔

راشد۔ میں ایک مذاق کرنا چاہتا ہوں جو ابھی تک تمہاری سمجھ میں نہیں آیا ہے۔

کرشنا۔ کیا۔

راشد۔ میں تو تمہارے کپڑے پہنکر عورتوں کے بھیس میں جانا چاہتا ہوں۔

کرشنا۔ نہیں نہیں بدمعاش فوراً پہچان لیں گے۔

راشد۔ تم کچھ خوف نہ کرو دانگلی سے اشارہ کرکے اس کمرہ میں جاؤ الماریوں میں کئی قسم کی زنانی پوشاکیں ہیں جو پسند آئے پہن لو اور اپنے کپڑے مجھے دیدو۔

کرشنا۔ آخر آپ کا مطلب کیا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ میرا قصد یہ ہی کہ تمہارے کپڑے پہن کر باہر جاؤن جو لوگ تمہاری پیچھے پیچھے یہاں تک آئے ہین تمہارے دھوکے مین میرا تعاقب کرین گے۔ اسوقت کسی نہ کسی طریقے سے اپنا مطلب حاصل کر لون گا۔

جس کمرے مین راشد نے کرشنا کو جانے کے واسطے کہا تہا وہان بھیس بدلنے کا کافی سامان موجود تہا زنانی مردانی۔ ہندوانی اسلامی پوشاکین بیچے اور رنگ روغن الماریون مین چنا ہوا تہا اُدہر کرشنا بائی اُٹھکر کمرے مین گئی ادہر راشد نے ہئیت تبدیل کرنے کا انتظام کیا ایسے ذرا بھی خیال نہ تھا کہ اپنے پاؤن سے خطرے کی طرف بڑھ رہا ہو۔ وہ دل ہی دل مین خوش تہا کہ عورتون کے لباس مین اسے موجی اور مراری سے بلکہ کوئی نیا مذاق کرنے کا موقعہ ملے گا۔

ہنوز کرشنا کپڑے بدل کر کمرے سے باہر نہ آئی تھی کہ رشید آگیا اور آہستہ آہستہ راشد سے کچھ کہکر فوراً واپس گیا۔

باب ۱۹

زنانہ لباس

ہو جائے ابھی عشق کا ہونا ہے جو انجام
کیون کل پہ اُٹھا رکھا ہی کل دیکھی کیا ہو
(خنجر لکھنوی)

تھوڑی دیر بعد کرشنا بائی لباس تبدیل کر کے کمرے سے نکل آئی اسے کرسی پر بیٹھنے کو کہکر راشد اسی کمرے مین چلا گیا۔ اسے صورت تبدیل کرنے مین کمال حاصل تہا نصف گھنٹے بعد جبکہ کرشنا بائی کے کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلا اور چہرے سے نقاب ہٹا کر کرشنا کو دکھایا تو اسے حیرت ہو گئی اسنے دیکہا بالکل میری قطع کا چہرا بنا ہوا ہی غور سے دیکھنے پر بھی تمیز نہین ہو سکتا کہ یہ راشد ہی۔

راشد۔ کرشنا بائی خدا حافظ مین جاتا ہون شائد مجھے دو چار روز کی دیر ہو جائے تو تم پریشان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ ہونا ہیں رہنا تمہارے کھانے پینے کا معقول بندوبست کر جاؤں اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو آدمی سے کہدینا وہ لا دیا کریگا۔

یہ کہکر وہ کمرے سے نکلکر چلا گیا۔ سڑک پر پہنچکر تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ معلوم ہو گیا وہ شخص اسکا تعاقب کر رہے ہیں وہ اپنے بچانے کر نیوالوں کو دیکھنے کے لئے ایک دوکان کے سامنے ٹھہر گیا۔ جہاں وہ کھڑا ہوا تھا وہاں کثرت سے روشنی ہو رہی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں دونوں بدمعاش اسکے برابر سے ہو کر آگے نکل گئے۔ راشد نے چلی ہی نظر میں پہچان لیا۔ دونوں بھوجپور کے رہنے والے بیخ ذات ہیں اور روپیہ کی طمع میں خون کر ڈالنا کوئی بات ہی نہیں سمجھتے۔ اسیطرح دو تین مرتبہ کبھی ان سے آگے اور کبھی پیچھے رہکر ایک گلی میں چلا گیا جو گھومتی اور بازاروں سے گذرتی ہوئی دریا تک چلی گئی تھی۔ تھوڑی دیر میں کوٹلا گھاٹ پہنچ گیا۔ بظاہر دریا کے کنارہ آب روان کی سیر میں مصروف تھا لیکن دل ہی دل میں تدبیریں سوچ رہا تھا اتنی دیر میں دونوں بدمعاش بھی قریب پہنچ گئے انھیں اپنی طرف آتے دیکھکر دریافت کیا۔

راشد۔ کیا یہاں کوئی ناؤ مل سکتی ہے۔

بھوجپوری۔ ہاں (انگلی سے بتاکر) ایک ناؤ وہ کھڑی ہے لیکن پہلے میں جاکر دیکھ آؤں کرایہ کی ناؤ ہے یا کسی تاجر کی۔

راشد بدمعاش کا مطلب سمجھ گیا۔ اسنے سوچا معلوم ہوتا ہے بدمعاش کا قصد ہے ناؤ کرایہ کر کے مجھے اپنے ساتھ ہی لیجائے۔

رات زیادہ نہ گذری تھی لیکن چاروں طرف خاموشی کا عالم تھا آسمان برابر گھری ہونے سے سکوت کے عالم میں خوفناکی پیدا کئے ہوئے تھا۔ کبھی کبھی کوئی ابر کا ٹکڑا برستا ہوا نکل جاتا تھا۔ راشد کو شناسے لباس میں دریا کے کنارے خاموش کھڑا ہوا تھا اسکے برابر ہی دوسرا بدمعاش کھڑا تھا جو اسکی نگرانی کے لئے رہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک کسی نے کچھ بات نہ کی لیکن زیادہ دیر تک خاموشی قائم نہ رہی جو بدمعاش نقلی کرشنا کی حفاظت کو رہ گیا تھا کہنے لگا۔

بھوجپوری۔ دیوی جلوگا بھی ہیں ابھی تھوڑی دیر میں ہماری ناؤ آنے والی ہے۔

راشد اسکا جواب بھی نہ دینے پایا تھا کہ وہ بھی بدمعاش آگیا اور راشد سے کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پہلا بھوجپوری۔ اُس ناؤ پر ایک آدمی کے سوا کوئی نہین ہی۔
راشد۔ یا نقلی کرشنا۔ تو مین اس ناؤ پر جاتی ہون۔
دونون بھوجپوری۔ یک زبان ہوکر۔ ہم لوگ بھی تمہارے ساتھ چلتے ہین ایسا نہو اندھیرے مین پاؤن اونچا نیچا پڑ جانے سے دریا مین گر جاؤ۔ تم عورت ذات ہو یون ہی رات کے وقت ڈر وگی۔
راشد۔ زنانے لب و لہجہ مین۔ یہ آپ لوگون کی عنایت ہی۔
یہ سُنتے ہی دونون بدمعاش اسکے داہنے بائین ہو گئے انکے درمیان مین راشد کچھ اس بے جگہری سے ناؤ کی طرف بڑھا گویا اسے دشمنون کا مطلق خوف نہین۔ ناؤ بہت دور نہ تھی بہت جلد یہ لوگ ناؤ کے قریب پہنچگئے۔ وہان پہنچتے ہی دونون بدمعاشون نے اُسے دونون طرف سے مضبوط پکڑ لیا اور منہ مین رومال ٹھونس دیا۔
راشد بہت مضبوط جیالا اور طاقتور جوان تھا۔ اسنے انکی گرفت سے اپنے تئین چھڑا کر ایک بدمعاش کے ایسے زور سے لات ماری کہ وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ اسکے گرتے ہی راشد بجلی کی طرح پلٹا اور دوسرے کے دونون شانے پکڑ کر اس زور سے ڈھکیلا کہ باوجود پوری کوشش کے بھی وہ اپنے کو سنبھال نہ سکا پانی مین گر گیا۔ اتنی دیر مین پہلا شخص سنبھلکر راشد سے لپٹ گیا اور کچکچا کچکچا کر زور کرنے لگا۔ پہلے تو راشد اس کے حملے روکتا رہا مگر جب دیکھا کہ بالکل کنارے پر پہنچگیا ہون اگر ایک قدم اور پیچھے ہٹا تو دریا مین جاؤن گا پاؤن جما کر کھڑا ہو گیا اور کچھ اس طرح کمر کو جنبش دی کہ بدمعاش کی گرفت ڈھیلی ہو گئی اور راشد اچک کر الگ کھڑا ہو گیا بدمعاش غصے کے مارے اندھا ہو رہا تھا دیوانے کتے کی طرح جھپٹا لیکن راشد نے اسے تھپیڑے دے دے کر باؤلا دیا کچھ دیر یونہی مشاغل کرنے کے بعد اسنے اسے بھی دریا مین پھینکدیا۔ وہ لوگ جوش غضب مین اسے گالیان سُنانے لگے۔ لیکن راشد نے انکی بیہودہ باتون کا کچھ خیال نہ کیا اپنا ہر قع درست کر کے ایک جانب روانہ ہو گیا۔ گھاٹ سے کچھ دور جانے کے بعد اس سے ایک پولیس کنسٹبل نے غل و شور کا سبب دریافت کیا جسکے جواب مین اسنے کہا۔
راشد۔ دو ملاح نشہ پی کر آپس مین لڑ رہے تھے ان مین سے ایک نے دوسرے کو پانی مین ڈھکیل دیا ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سنبھال کر اپنی اپنی جیبون سے پستول نکال لئے۔

راشد۔ خبردار گولی نہ چلانا ورنہ تمہارے لئے بہت بُرا ہو گا۔

مولجی۔ راشد تمھین یہ چہ ترکیب سکھائے تم نے عورت بن کے مردون کو دہوکا دیا۔

راشد۔ بیشک تم لوگون نے سخت غلطی کی اور یہی غلطی تمہارے حق مین مجید مضر ثابت ہو گی۔

مرارجی۔ ہم قائل ہین کہ اس مرتبہ ہمنے دھوکا کھایا لیکن یہ دہوکا ہی اچھا ہی۔

راشد۔ یہ دوسری غلطی ہی تم سرکاری نوکر ہو تمھین رعیت کی حفاظت چاہیے نہ کہ اُلٹے تمھین ڈاکہ زنی اور لوٹ مار پہ آمادہ ہو تم پر تشدد بیجا کا مقدمہ چلایا جا سکتا ہی۔

مولجی۔ ہم لوگون کی خواہش نہ تھی کسی پر بے فائدہ ظلم و جور کرین۔

راشد۔ مین فضول باتین کرنے کے لئے تمہارے ساتھہ نہین آیا ہون صرف ایک بات کہکر چلا جاون گا۔

مرارجی۔ ہم لوگ عدالت مین اپنی صفائی پیش کر سکتے ہین۔

راشد۔ خیر تمہاری صفائی۔ صفائی نہین ہو سکتی ہین جب، اور جسوقت چاہون تمھین گرفتار کر کے جیل بھجوا سکتا ہون۔

مولجی۔ ہمنے کوئی جرم نہین کیا اسلئے تمہاری دھمکیون کی ذرا بھی پرواہ نہین کرتے۔

راشد۔ خیر تم جانو اور تمہارا کام مجھے صرف اتنا کہنا ہی کہ جو عورت یا مرد میری پناہ مین ہے اسکے ساتھہ پرخاش نہ رکھنا اگر ایذا کی یا ایذا رسانی کی تدبیرین کرو گے تو مین بہت ہی بُری طرح پیش آؤن گا۔

باب ۲۰

کچے مکان کا واقعہ

خنجر بھی ہی تلوار بھی ہی مین بھی ہون موجود
اب قتل مین کیا دیر ہے تم سوچتے کیا ہو (خنجر لکھنوی)

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھوڑی دیر تک موتجی اور مرارجی بُت بنے کھڑے رہے وہ دل ہی دل مین سوچتے تھے کہ کیا جواب دین اور کیا کرین۔ انکے دلون پر راشد کا خوف بیٹھ گیا تھا سب سے زیادہ انھین راشد کی جرائت پر تعجب تھا کہ باوجود تنہا ہونے کے بھی کیسی نڈری سے باتین کر رہا تھا بہت دیر تک خاموش رہکر انہون نے کہا۔

مرارجی۔ بالفرض ہم نے کوئی جرم بھی کیا ہوتا تو تم ہرگز گرفتار نہین کر سکتے تھے۔

راشد۔ طنزاً بیشک تم لوگ ایسے ہی ہو۔

موتجی۔ خیر جو چاہو خیال کرو لیکن تم نے جو کچھ کہا اسے ہم لوگ بالکل نہ سمجھے۔

راشد۔ خیر یون نہین سمجھتے تو صاف صاف سنو کرشنا میری پناہ مین ہے اگر اسکے ساتھ تم لوگون نے ذرا بھی بدعنوانی کی تو یاد رکھو تم لوگون کی خیریت نہین ہے اور۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ابھی راشد اپنی بات ختم بھی نہ کر سکا تھا کہ کسی بیکس عورت کے چیخنے چلانے کی آواز مین سنائی دین۔ آواز سنتے ہی تینون آدمی سناٹے مین آ گئے ہر شخص حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگا۔ سب کو یقین ہو گیا خوفناک وقت قریب آ گیا کچھ نہ کچھ دقوعہ پیش ہونیوالا ہے راشد نے اپنے دل مین خیال کیا ایکبار پھر چیخ کی آواز سن لون تو کچھ نہ کچھ تحقیقات کرون لیکن دوبارا چیخون کی آواز نہ سنائی دی لیکن اب پے در پے سیٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی سیٹی کی آواز سنتے ہی مرارجی موتجی کی حالت مین انقلاب واقع ہوا یا تو وہ بالکل ہی دبے ہوئے تھے یا تیور بدلکر بولے۔

مرارجی۔ راشد تم ہملوگون کو بالکل ہی بے بس اور کمزور سمجھکر دھمکاتے ہو۔

راشد۔ کیا تمھین اسمین کچھ شک بھی ہے۔

موتجی۔ اگر تمہارا یہی ارادہ تھا تو یاد رکھو اپنے ہاتھ سے اپنی موت کا سامان کرتے ہو۔

راشد۔ مسکراکر۔ چہ خوش اُلٹے چور کوتوال کو ڈانٹے۔

مرارجی۔ اب تو یہی ہونا ہے۔

اسوقت مرارجی نے سیٹی بجانی آواز کے ساتھ ہی چار یا پانچ جوان کمرے مین داخل ہوے انھین دیکھتے ہی موتجی مرارجی کا چہرہ فرط خوشی سے چمکنے لگا۔

موتجی۔ راشد تم نے ہم لوگون کو نرا بے وقوف ہی خیال کر لیا تھا۔

راشد۔ ہان میرا تو یہی خیال تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرارجی۔ شائد تم نے ہماری باتون سے یقین کر لیا تہا کہ ہم لوگون نے دہوکے مین
ین پکڑ لیا ہے۔

راشد۔ یہ بھی سچ ہے۔

موجی۔ مگر تمھین یہ نہین معلوم تھا کہ ہم نے کرشنا کے نام سے دراصل تمہاری ہی گرفتا
قصد کیا تھا۔

راشد۔ عجیب بات ہے۔

مرارجی۔ ہم لوگ تمہاری ہی فکر مین گھر سے نکلے تھے اور اپنے مقصد مین کامیاب بھی
ئے اب شائد تمھین ہماری کارروائی اور تجربے کا یقین ہو گیا ہو گا۔

مرارجی نے یہ باتین کچھ ایسے لہجے مین کہی تھین جن سے راشد کی تذلیل و تحقیر ظاہر
تھی مگر اسنے اس سخت کلامی کے جواب مین کچھ نہ کہا صرف مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

جو لوگ کمرے مین داخل ہوئے تھے انکے چہرون پر سفید موٹی نقاب پڑی ہوئی تھین اور
ہاتون مین ایک ایک پستول تہا۔ آنے والون نے راشد کو چارون طرف سے گھیر لیا اور
پستول کی نالین اسکے سینے کی طرف کر دین۔ موجی مرارجی اس خون آشام نظارے کو ذوق
و شوق اور شادمانی کی نظرون سے دیکھہ رہے تھے۔ تھوڑی دیر تک کمرے مین سکوت طاری
رہا آخر موجی نے یہ کہکر خاموشی برطرف کی۔

موجی۔ راشد سے۔ کہو اب کیا ارادہ ہے۔

راشد۔ نڈری سے تم لوگون نے اپنی دانست مین مجھے بالکل ہی بے بس کر دیا ہے۔

مرارجی۔ تم نے جو عیاری کرنا چاہی تھی اسی مین پھنس گئے ہو۔

راشد۔ پھر دیر کس بات کی ہے اپنے طرفدارون کو فیر کرنے کا حکم دیدو۔

موجی۔ تمہاری جان لینے کا ارادہ نہین ہے اگر ایسا خیال ہوتا تو اب تک تم زندہ نہین
رہ سکتے تھے ہمارا قصد ہے تمہین کچھ دنون کے واسطے نظر بند کر دین کیونکہ تم آزاد رہکر ہماری
کامون مین حارج ہو گے۔

راشد۔ تم تو عجیب آدمی معلوم ہوتے ہو آخر ان باتون سے تمہارا مطلب کیا ہے۔

مرارجی۔ صاف صاف تو ظاہر کر دیا چند روز کے واسطے تمھین اپنے یہان قید رکھنا
مناسب معلوم ہوتا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ طنزاً۔ صرف اتنی سی بات۔

موجی۔ ہان۔

اب راشد نے دستک دیکر کچھ ایسے غیر مانوس الفاظ کہے جسے موجی مرارجی نہ سمجھ سکے۔ دستک کے ساتھ ہی ان نقاب پوشوں نے اپنے اپنے چہروں سے نقاب اتار ڈالیں۔ انکا بے نقاب ہونا تھا کہ موجی مرارجی پر بجلی گری وہ نقش حیرت بنکر رہ گئے۔ یا تو دونوں کے چہروں پر فتح کی شادمانی نمایاں تھی یا ہزیمت خوردوں کے مانند پریشانی خاطر پریشان و مضطر نظر آنے لگے۔ جن چہروں پر خوشی جھلک رہی تھی خون و ملال کے ساتھ خوف و رجا کے آثار بھی نمایاں ہو گئے۔ انکی یہ حالت دیکھکر راشد نے کہا۔

راشد۔ میرے چالاک دوستو۔ میری عیاری دیکھی۔

کچھ دیر پہلے موجی مرارجی کا خیال تھا انہوں نے راشد کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے لیکن اپنی تدبیروں کو پٹ پڑتے دیکھکر یقین کر لیا اس بار پھر بالکل نئے عنوان سے ہمیں شکست اٹھانا پڑی۔ انھیں نقاب پوشوں پر اپنے ساتھیوں کا گمان تھا اسلئے انکا دل ہاتھ بھر کا ہو رہا تھا لیکن نقاب الٹتے ہی انکے ارمانوں کی دنیا الٹ گئی جن لوگوں پر دوستی کا گمان تھا وہ دشمن کے مددگار نکلے۔

جسے ہم دل سمجھتے تھے وہ مارِ آستین نکلا
گمان دوست جسپر تھا وہی سفاک قاتل تھا

راشد انکی حیرانیاں دیکھکر مسکرا رہا تھا اسنے اُن دونوں کے خوف سے مرجھائے ہوئے چہروں پر حقارت کی نظر ڈالکر کہا۔

راشد۔ کیوں انھیں حماقتوں پر دانشمندی اور کارروائی کا دعویٰ تھا۔

موجی مرارجی نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے ہوئے پتھر کی مورتوں کی طرح بے حس و حرکت کھڑے رہے راشد نے رشید کو ساتھ لیکر مکان کی تلاشی لی لیکن اسے وہاں کوئی چیز دستیاب نہ ہوئی گھر کا کونہ کونہ چھان ڈالا مگر کوئی عورت نہ ملی۔ اسے سخت تعجب تھا تھوڑی ہی دیر پہلے کسی عورت کی چیخوں کی آواز سنی گئی تھی مگر تلاش کرنے پر سراغ نہ ملا۔ مکان کی تلاشی لینے کے بعد اسنے موجی اور مرارجی سے کہا۔

راشد۔ میرے نادان دوستوں تمہاری حماقت کے صدقے میں آج تمہیں چھوڑے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرار جی۔ شاید تم نے ہماری باتون سے یقین کر لیا تہا کہ ہم لوگون نے دہوکے مین تمھین پکڑ لیا ہے۔

راشد۔ یہ بھی سچ ہے۔

موجی۔ مگر تمھین یہ نہین معلوم تھا کہ ہم نے کرشنا کے نام سے دراصل تمہاری ہی گرفتاری کا قصد کیا تھا۔

راشد۔ عجیب بات ہے۔

مرار جی۔ ہم لوگ تمہاری ہی فکر مین گھر سے نکلے تھے اور اپنے مقصد مین کامیاب بھی ہوئے اب شاید تمھین ہماری کارروائی اور تجربے کا یقین ہو گیا ہو گا۔

مرار جی نے یہ باتین کچھ ایسے لہجے مین کہی تھین جن سے راشد کی تذلیل و تحقیر ظاہر تھی مگر اسنے اس سخت کلامی کے جواب مین کچھ نہ کہا صرف مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

جو لوگ کمرے مین داخل ہوئے تھے انکے چہرون پر سفید موٹی نقاب پڑی ہوئی تھین اور ہاتون مین ایک ایک پستول تہا۔ آنے والون نے راشد کو چارون طرف سے گھیر لیا اور پستول کی نالین اسکے سینے کی طرف کر دین۔ موجی مرار جی اس خون آشام نظارہ کو ذوق و شوق اور شادمانی کی نظرون سے دیکھہ رہے تھے تھوڑی دیر تک کمرے مین سکوت طاری رہا آخر موجی نے یہ کہکر خاموشی برطرف کی۔

موجی۔ راشد سے۔ کہو اب کیا ارادہ ہے۔

راشد۔ نڈری سے تم لوگون نے اپنی دانست مین مجھے بالکل ہی بے بس کر دیا ہے۔

مرار جی۔ تم نے جو عیاری کرنا چاہی تھی اسی مین پھنس گئے ہو۔

راشد۔ پھر دیر کس بات کی ہے اپنے طرفدارون کو فیر کرنے کا حکم دیدو۔

موجی۔ تمہاری جان لینے کا ارادہ نہین ہے اگر ایسا خیال ہوتا تو اب تک تم زندہ نہین رہ سکتے تھے ہمارا قصد ہے تمھین کچھ دنون کے واسطے نظر بند کر دین کیونکہ تم آزاد رہکر ہماری کامون مین حارج ہو گے۔

راشد۔ تم تو عجیب آدمی معلوم ہوتے ہو آخر ان باتون سے تمہارا مطلب کیا ہے۔

مرار جی۔ صاف صاف تو ظاہر کر دیا چند روز کے واسطے تمھین اپنے یہان قید رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ طنزاً۔ صرف اتنی سی بات۔

مولجی۔ ہاں۔

اب راشد نے دستک دیکر کچھ ایسے غیر مانوس الفاظ کہے جسے مولجی مرارجی نہ سمجھ سکے۔ دستک کے ساتھ ہی اُن نقاب پوشوں نے اپنے اپنے چہروں سے نقاب اتار ڈالیں۔ انکا بے نقاب ہونا تھا کہ مولجی مرارجی پر بجلی گری وہ نقش حیرت بنکر رہ گئے۔ یا تو دونوں کے چہروں پر فتح کی شادمانی نمایاں تھی یا ہزیمت خوردوں کے مانند برداشتہ خاطر پریشان و مضطر نظر آنے لگے۔ جن چہروں پر خوشی جھلک رہی تھی خون و ملال کے ساتھ خوف و رجا کے آثار بھی نمایاں ہو گئے۔ انکی یہ حالت دیکھکر راشد نے کہا۔

راشد۔ میرے چالاک دوستو۔ میری عیاری دیکھی۔

کچھ دیر پہلے مولجی مرارجی کا خیال تھا انہوں نے راشد کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے لیکن اپنی تدبیروں کو پٹ پڑتے دیکھکر یقین کر لیا اس بار پھر بالکل نئے عنوان سے ہمیں شکست اُٹھانا پڑی۔ انھیں نقاب پوشوں پر اپنے ساتھیوں کا گمان تھا اسلئے انکا دل ہاتھ بھر کا ہو رہا تھا لیکن نقاب الٹتے ہی انکے ارمانوں کی دنیا الٹ گئی جن لوگوں پر دوستی کا گمان تھا وہ دشمن کے مددگار نکلے۔ ؎

جسے ہم دل سمجھتے تھے وہ مارِ آستین نکلا
گمان دوست جسپر تھا وہی سفاک قاتل تھا

راشد انکی حیرانیاں دیکھکر مسکرا رہا تھا اسنے اُن دونوں کے خوف سے جھکے ہوئے چہروں پر حقارت کی نظر ڈالکر کہا۔

راشد۔ کیوں انھیں حماقتوں پر دانشمندی اور کارروائی کا دعویٰ تھا۔

مولجی مرارجی نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے ہوئے پتھر کی مورتوں کی طرح بے حس و حرکت کھڑے رہے راشد نے رشید کو ساتھ لیکر مکان کی تلاشی لی لیکن اسے وہاں کوئی چیز دستیاب نہ ہوئی گھر کا کونہ کونہ چھان ڈالا مگر کوئی عورت نہ ملی۔ اسے سخت تعجب تھا تھوڑی ہی دیر پہلے کسی عورت کی چیخوں کی آواز سنی گئی تھی مگر تلاش کرنے پر سراغ نہ ملا۔ مکان کی تلاشی لینے کے بعد اسنے مولجی اور مرارجی سے کہا۔

راشد۔ میرے نادان دوستوں تمہاری حماقت کے صدقے میں آج تمہیں چھوڑے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیتا ہون یقین ہو تمھین ان باتون سے کافی تجربہ ہو گیا ہو گا اور تم نے سمجھ لیا ہو گا کہ تم لوگ جاسوسی کے قابل نہین ہو آیندہ کبھی ایسے امور مین ہاتھ نہ ڈالو گے۔
یہ کہکر اسنے اپنے ساتھیون کو واپسی کا حکم دیا اور خود ایک طرف روانہ ہو گیا۔

باب ۲۱

لاش کی شناخت

سنا ہے کعبۂ دل مین قیام ہے انکا (خنجر لکھنوی)
سراغ مل گیا اتنا تو ہمکو گھر بیٹھے

اس واقعہ کی صبح کو راشد بھیس بدلکر شیو پور پہونچا اور جہان لاش بھیجی گئی تھی جاکر ایک چپڑاسی سے لاش کے متعلق کچھ سوالات کئے پہلے تو چپراسی کوئی معمولی آدمی سمجھکر ٹال مٹول کرنے لگا لیکن جب راشد نے اپنی اعزازی ڈاب دکھائی تو پہچان کر جواب دینے کو تیار ہو گیا۔

راشد۔ کیا بہت سے آدمی لاش دیکھنے آئے تھے۔

چپڑاسی۔ جی ہان۔

راشد۔ کسی نے شناخت بھی کی۔

چپڑاسی۔ نہین۔

راشد۔ کیا کپڑون کو دیکھکر بھی نہین پہچانا۔

چپڑاسی۔ بظاہر تو کسی نے کچھ نہین کہا لیکن میرا خیال ہو ایک شخص نے ضرور پہچانا ہو۔

راشد۔ ابھی تو تم نے بیان کیا تھا کسی نے نہین پہچانا۔

چپڑاسی۔ جی ہان کیونکہ جسکی نسبت میرا خیال ہو کہ اسنے پہچانا ہو وہ بھی اپنے پہچاننے کا حال نہین کہنا چاہتی تھی اور نہ کہا۔

راشد۔ کیا وہ کوئی عورت تھی۔

چپڑاسی۔ جی ہان وہ نوجوان اور بیحد خوبصورت عورت تھی۔

راشد۔ کسی قدر عجلت سے۔ اچھا تم پورا واقعہ بیان کرو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چپڑاسی - کیا عرض کرون کسقدر خوبصورت عورت تھی اسے پری کہیے تو بجا ہو حور خیال کیجیے روا ہو میرا تو خیال ہو ان دونون سے اسکے حسن کو کوئی نسبت نہین۔

راشد - مسکراکر - مین اسکے حسن کی صفت نہین سننا چاہتا جو پوچھتا ہون اسکا جواب دو۔

چپڑاسی - ہان تو آپ پوچھنا چاہتے ہین اُسنے لاش کو دیکھکر کیا کہا۔

راشد - ہان۔

چپڑاسی - وہ بالکل آخر وقت یہان آئی اسکی رفتار ایسی پاکیزہ تھی کہ کیا عرض کرون شاعر اپنے معشوقون کی چال کو قیامت سے تشبیہ دیتے ہین لیکن قیامت کی کیا طاقت جو اسکی ہمسری کر سکے۔

راشد - بات کاٹکر - پھر تم نے وہی بکواس کا شروع کیا۔

چپڑاسی - تو یہ بھول گیا - خیر وہ سیاہ برقع اوڑھے ہوئے آئی معلوم ہوتا تھا بدلی مین چاند چھپا ہوا ہو اور اسکی نورانی چمک مین سے ضو فگن ہو۔

راشد - بگڑکر - دیکھو جی سیدھی طرح بتاؤ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔

چپڑاسی - ہاتھ جوڑکر - سرکار معاف کیجیے مین مجبور ہون اگر آپ دیکھتے تو اس سے زیادہ تعریف کرنے کیونکہ آپ قابل ہین۔

راشد - ٹالکر - خیر پھر کیا ہوا۔

چپڑاسی - بس حضور وہ آئی اور لاش کو دیکھنے لگی۔ مین بھی ایک طرف کھڑا تھا۔ اسنے ادہر اُدہر دیکھکر اپنی سیاہ نقاب اُلٹ دی اور اسکے کپڑون کو بغور دیکھنے لگی۔ اگرچہ اندھیرا ہو چلا تھا لیکن اسکے حسن کی روشنی سے آفس اس طرح جگمگانے لگا جیسے امیرون کے مکان بجلی کی روشنی سے چمکتے ہین وہ لاش کو دیکھہ رہی تھی اور مین اسے۔

چپڑاسی اپنی رو مین اسکے حسن کی مدح سرائی کر رہا تھا اور راشد دل ہی دل مین سوچ رہا تھا کیا عجب ہو کملا دیوی لاش کو دیکھنے آئی ہو کیونکہ جو رومال لاش کے گلے مین بندہا تھا اسپر کرونا مائی لکھا ہوا تھا اسوجہ سے عام اخبارات مین اسکے مرنے کی خبر بھی مشتہر ہوگئی تھی۔ ان باتون پر غور کر کے اسنے کہا۔

راشد - اچھا یہ بتاؤ تمھین کیونکر معلوم ہوا کہ اس خوبصورت عورت نے لاش کو پہچان لیا۔

چپڑاسی - مین نے اسے لاش پر روتے ہوئے دیکھا تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ ہر رحم دل عورت لاشوں کو دیکھکر رو دیتی ہی۔

چپڑاسی۔ لیکن جو رومال لاش کے گلے مین تہا اسے دیکھکر بے اختیار اسکی زبان سے نکل گیا تھا کہ یہ رومال تو مین نے اپنے ہاتھہ سے کاڑہا تہا۔

راشد۔ وہ صرف ایک ہی مرتبہ آئی تھی۔

چپڑاسی۔ جی نہین دو دفعہ آئی تھی۔

راشد۔ اُسنے تم سے کچھ کہا سُنا تہا۔

چپڑاسی۔ جی نہین صرف میرے سوال کا جواب دیا تہا۔ اور ہان ایک بات دریافت کی تھی مین نے اسے معقول صلاح دی تھی۔

راشد۔ وہ کیا۔

چپڑاسی۔ جب مین نے اس سے سوال کیا کہ اپنے لاش کو پہچانا تو اُسنے انکار کیا لیکن دوبارا آکر اُسنے مجھ سے کہا کہ مین امید کرتی ہون یہ لاش بیوارثون کی طرح نہ دفن کیجائے گی اسپر مین نے کہا اگر کوئی شخص اپنا حق ظاہر کرکے لاش لینا چاہے گا تو بیشک لاوارثون کی طرح اسکو دفن کردیا جائے گا۔

راشد۔ پھر اسنے کیا کہا۔

چپڑاسی۔ اسنے کہا اگر مین روپیہ دون تو تم اسے شریف آدمیون کی لاش کی طرح کسی گرجے مین دفن کرا سکتے ہو۔

راشد۔ تم نے کیا جواب دیا۔

چپڑاسی۔ مین نے ایک مردہ شو کا پتہ بتا دیا۔

راشد۔ پھر وہ لاش اٹھانے آیا۔

چپڑاسی۔ نہین۔

راشد۔ جو شخص لاش اٹھانے آئے اسکا پتہ دریافت کرلینا کیون یہ کام ہو سکتا ہی۔

چپڑاسی۔ جی ہان۔

اتنی باتین کرکے راشد شیو پور تہانے سے نکلکر کسی طرف روانہ ہوا وہ انتہا کا مستعد آدمی تہا کام سے کسیوقت نہ تھکتا تہا ایک واقعہ کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا واقعہ پیش آتا رہتا تہا لیکن کبھی اسے پست ہمت ہوتے نہین دیکھا گیا۔ کرشنا نے بیان کیا تہا کملا دیوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بمبئی سے جو بدمعاش آیا تھا اسکی قید سے وہ کسی طرح نکل گئی ہے۔ دریا سے لاش برامد ہونے اور اسکے گلے مین کروڑنا کے نام کا رومال بندھا ہونے کی خبر سُنکر اگر وہ میت کے آخری دیدار کو چلی آئی ہو تو کوئی تعجب نہین ہے۔

اس نے دن بھر مین شیوپور کے کئی پھیرے کئے لیکن جب جاکر دریافت کیا یہی معلوم ہوا ابھی تک کوئی آدمی لاش لینے نہین آیا۔ چراغ جلے وہ پھر آفس پہنچا اور وہان سے مایوس ہوکر واپس ہوا۔ راہ مین اسکے دل مین ایک بات آئی جس کی نسبت اسنے رشید کو پہلے ہی اطلاع دیدی تھی۔

اسوقت اسکے دِل مین عجیب عجیب یاس افزا خیال اُٹھ رہے تھے اسکا چہرا کمھلایا ہوا تھا۔ اب سے پہلے وہ کبھی ایسا مضمحل اور افسردہ نہین پایا گیا تھا۔ رات تو زیادہ نہ آئی تھی لیکن برسات کی رُت ہونے سے آسمان پر کالے کالے بادل چھائے تھے اور چارون طرف گھپ اندھیرا طاری تھا۔ شیوپور کے تھانے سے نکلکر وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ سیاہ برقع مین لپٹی ہوئی ایک عورت نظر پڑی۔ وہ اس گھبراہٹ سے قدم اُٹھا رہی تھی جیسے کوئی ڈرا سہما ہوا جلد جلد چلنے کی کوشش کرے لیکن خوف سے پاؤن بھاری ہوجائین۔

راشد اسکی رفتار کے انداز کو غور سے دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جب چند قدم کا فاصلہ رہ گیا تو یکایک برقع پوش جھجک سی گئی اور فوراً الٹے پاؤن واپس ہوئی۔ اسکی اس حرکت سے راشد کو شک ہوا کہ برقع پوش نے مجھے پہچان لیا ہے۔ اب اسنے سونچنا شروع کیا، یہ ہے کون کہ شناسا تو ہو نہین سکتی اگر وہ ہوتی تو مجھے دیکھکر بھاگتی کیون نہ یہ وہ عورت ہوسکتی ہے جس کے متعلق شیوپور کے چپراسی نے اطلاع دی تھی۔ وہ مجھے پہچانتی نہین اور جب جان پہچان نہین تو بھاگنے کی کیا وجہ اسی فکر مین غلطان پھر آگے بڑھا تھا لیکن اس کی سمجھ مین کچھ بھی نہ آیا آخر اسنے طے کرلیا اس عورت کا حال معلوم کرنا چاہیئے اس خیال سے اسنے جیب سے رنگ کی شیشی نکالکر اپنا چہرا بدلا۔ اور مسلمان بنگالیون کی وضع مین برقع پوش کے تعاقب مین روانہ ہوا۔ کچھ دور جانے کے بعد اسے میونسپل بورڈ کی لالٹین کے قریب ایک عورت کی پرچھائین معلوم ہوئی۔ اسنے دو قدم آگے بڑھکر پہچان لیا کہ وہی برقع پوش ہے جو ابھی مجھے دیکھکر بھاگی تھی لیکن اب وہ دوسری ہیئت مین تھا اسلئے عورت اسے نہ پہچان سکی اور نڈری سے آہستہ آہستہ راستہ چلتی رہی۔ راشد لمبے لمبے قدم بڑھاتا ہوا اسکے قریب پہنچگیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ برقع پوش سے اجنبیوں کی گرج۔ دیوی کیا آپ بتا سکتی ہیں جیت پور کو کون سڑک گئی ہے۔

عورت۔ نہیں۔

راشد۔ عقلیہ کیوں شورا ایسی اندھیری رات میں تم کیوں باہر نکلیں۔

عورت۔ میرا نام شورو نہیں ہے۔

راشد۔ تم مجھ دھوکا دینا چاہتی ہو شاید تمھیں معلوم نہیں میں تمہارا لہجہ پہچانتا ہوں۔

عورت۔ تم ہو کون۔

راشد۔ اللہ رے تجاہل عارفانہ جیسے تم مجھے جانتی ہی نہیں ہو۔

عورت۔ میں تمہیں بالکل نہیں جانتی اور نہ کبھی دیکھا ہے مجھے تمہاری باتوں سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ اگر تم یہاں سے چلے نہ جاؤ گے تو میں ابھی چپکے پولیس کو اطلاع دوں گی۔

راشد۔ پولیس میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ بلاؤ۔ تمہارا یہ فقرہ نہیں چلیگا کہ تم شورو نہیں ہو۔ ہاں اگر تم اپنا چہرا کھول کر دکھا دو تو بیشک مجھے یقین آ جائے گا۔

عورت۔ میں پھر کہتی ہوں میرا نام شورو نہیں ہے۔

راشد۔ جبتک تم اپنی صورت دکھا کر یقین نہ دلاؤ گے مجھے باور نہ آئے گا۔

عورت کے تیور بگڑ گئے وہ کانسٹبل کو پکارنا ہی چاہتی تھی کہ راشد نے ایک قدم آگے بڑھ کے اسکے شانوں پر ہاتھ رکھدیا۔ اس حرکت سے وہ اور زیادہ برافروختہ ہوئی اور فوراً برقع سے ہاتھ نکالا جسمیں ایک چمکدار چھری تھی اور غضب آلود لہجے میں بولی۔

عورت۔ مجھے عورت ذات سمجھکر تمہاری گستاخیاں بڑھتی جاتی ہیں لیکن یاد رکھو میں بدمعاشوں سے اپنی حفاظت بہت اچھی طرح کر سکتی ہوں۔

راشد۔ مسکرا کر۔ ارے تم تو بالکل ہی بگڑ گئیں۔

عورت۔ خیر کچھ سہی لیکن اپنا ہاتھ ہٹا لو۔

راشد۔ شورو یہ تو نہ ہوگا کہ تم بغیر صورت دکھائے چلی جاؤ جبتک میں تمہاری کلام کی تصدیق نہ کر لوں گا تمہیں جانے نہ دوں گا۔

عورت۔ یہ تو نہ ہوگا کہ تمھیں اپنا چہرا دکھاؤں۔

اب راشد نے نقاب پکڑ کر چاہا منہ کھولدے لیکن اسنے پوری قوت سے چھری کا وار کر دیا

CC-0: Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد نے پھرتی سے وار خالی دیکر زور سے جھٹکا دیا۔ عورت کے چہرے سے نقاب ہٹ گئی سکی صورت دیکھتے ہی راشد کی زبان سے نکل گیا، کون کملا دیوی،،

بہتر پوش نے جلد جلد نقاب برابر کی اسوقت اسکے اضطراب کی عجیب کیفیت تھی وہ سر سے پاؤں تک تھر تھر کانپ رہی تھی معلوم نہیں راشد کی زبان سے نکلے ہوئے نام نے اسپر کیا اثر کیا تھا کہ اسکی عجیب حالت تھی۔ تھوڑی دیر میں اسکے لب لعلین کو جنبش ہوئی اور یہ الفاظ ہوا میں گونجتے سنائی دئے، آہ پہچان لی گئی،،

راشد کا دل زور زور دھڑکنے لگا جذبات محبت میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ تھوڑی دیر تک وہ بت بنا کھڑا رہا پھر آپ ہی آپ چونک کر تسلی آمیز لہجہ میں بولا۔

راشد۔ کملا دیوی ڈرنے کی کچھ ضرورت نہیں تمہارا پہچانا جانا ہی بہتر ہوا۔

عورت۔ میں کملا دیوی نہیں ہوں۔ خیر آپ اپنا مطلب فرمائیے۔

راشد۔ بہتر ہے میں اپنا نام و نشان بتائے دیتا ہوں یقین ہو پھر تم مجھ سے کچھ نہ چھپاؤ گی۔

عورت۔ فرمائیے۔

راشد۔ میں کرونا کا دوست ہوں۔

عورت۔ اوہو تو آپ

راشد۔ بات کاٹکر۔ ہاں میں وہی جاسوس ہوں۔

عورت۔ جاسوس سے مجھے کیا علاقہ میں نے تو قانون کی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔

راشد۔ لیکن تمہارے خلاف نہایت خوفناک سازش کی گئی ہے۔

عورت۔ آپکو کیونکر معلوم ہوا۔

راشد۔ کرونا نے مجھ سے تمہارے تمام واقعات بیان کرکے تمہاری تلاش کی خدمت سپرد کی۔

عورت۔ تم اپنے تئیں کرونا کا دوست کہتے ہو۔

راشد۔ ہاں۔

عورت۔ مجھے کیونکر یقین آئے البتہ ایک صورت ہو تم مجھے کرونا کے پاس لے چلو وہ اپنی زبان سے تمھیں اپنا دوست کہدے بس۔

راشد۔ اگر میری بات کا باور کرو تو میں بارہ گھنٹوں کے اندر کرونا کو ڈھونڈھ کر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

موجود کر سکتا ہون۔

عورت۔ بس بس رہنے بھی دو تمہاری ساری قلعی کھل گئی۔

راشد۔ یہ کیونکر۔

عورت۔ تم نے ابھی بیان کیا ہے اگر میری بات کا باور کرو تو بارہ گھنٹے مین کروناکو ڈبہ نکالون۔

راشد۔ ہان اور اب بھی یہی کہتا ہون تم یقین مانو مین جو کچھ کہتا ہون وہ کر دکھاتا ہون۔

عورت۔ بالکل ناممکن شاید تمھین معلوم نہین۔

راشد۔ اگر تم مجھے پہچانتی ہو گی تو یقیناً یہ بھی جانتی ہو گی مین بات کا دھنی ہون۔

عورت۔ اس مرتبہ تم اپنا قول پورا نہین کر سکتے۔

راشد۔ کیون۔

عورت۔ ٹھنڈی سانس لے کر۔ کروناکو بہشت کو سدھاری۔

راشد۔ بالکل غلط وہ جیتی جاگتی موجود ہے۔

عورت۔ تو شیو پور کے تھانے مین کس عورت کی لاش رکھی ہے۔

راشد۔ مجھے نہین معلوم۔

عورت۔ کیا تمھین یقین ہے وہ لاش کروناکی نہین ہے۔

راشد۔ ہان۔

عورت۔ کیا ثبوت ہے۔

راشد۔ جب لاش زندہ برآمد ہوئی تھی اسوقت کروناکو زندہ تھی اور اسکا کافی ثبوت موجود ہے۔

عورت۔ کیسا ثبوت۔

راشد۔ اگر میری باتون پر اعتبار کر کے میرے ساتھ چلو تو مین ابھی ثبوت دے سکتا ہون۔

عورت۔ مجھے اب وقت نہین ہے کل جہاز پہ بیٹھکر بمبئی روانہ ہو جاؤن گی۔

اتنا سنتے ہی راشد کے دل مین شک پیدا ہوا۔ اسنے خیال کیا عجیب بات ہے یہ کل بمبئی جانے کو کہتی ہے حالانکہ کل یہان سے کوئی جہاز بمبئی کی طرف نہین جائے گا ہو نہ ہو یہ عورت مجھے دھوکا دینا چاہتی ہے (تعجب سے) لیکن بھولی بھالی مکلا تو ایسی فریب آمیز باتین نہین جان سکتی نہ وہ اپنے نازک نازک ہاتون مین خنجر رکھنے کی اہل ہے بھلا وہ شرمیلی چھاتی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باتین کرنا کیا جانے تصویر دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہے اسکی جواب آو دو آنکھین اٹھنا بھی نہین جانتین۔ ان باتون پر غور کرکے راشد اپنی نادانی پر تعجب کرنے لگا۔ اب اس نے خیال کیا، کچھ بھی سہی لیکن اس عورت کا چہرا کملا دیوی سے بہت ملتا جلتا ہی۔ اسنے اپنے دل مین مصمم قصد کر لیا ہے جس طرح بھی ممکن ہو اس معمہ کو حل کرنا چاہیئے۔ آخر یہ کون عورت ہی۔

راشد۔ بہتر تو یہی تہا تم میرے ساتھہ چلنے کی زحمت گوارا کرتین۔

عورت۔ جی نہین مین نہین جاسکتی۔

راشد۔ مگر مین کہتا ہون تمھین ضرور چلنا ہو گا۔

عورت۔ مین کسی طرح نہین جاسکتی۔

راشد۔ تم یون نہ چلو گی تو مین تمھین زبردستی لیچلون گا۔

عورت۔ اچھا مین یقین کئے لیتی ہون تم کرونا مائی کے دوست ہو۔

راشد۔ کسیو جہ سے۔

عورت۔ مین تم سے سب راز بیان کردون گی۔

راشد۔ کملا دیوی کی بہتری کے واسطے تمھین ایسا ہی لازم ہی۔

عورت۔ اچھا یہ تو بتاؤ تم اصل مین کون شخص ہو اور تمہارا نام کیا ہی۔

راشد۔ مین نے کچھ روز سے جاسوسی اختیار کی ہو اور میرا نام راشد احمد ہی۔

عورت۔ اگر تم وہ باتین جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھہ چلو۔

راشد۔ کہان۔

عورت۔ میرے مکان۔

راشد۔ تمھین میرے ہمراہ کیون نہ چلی چلو۔

عورت۔ تم مرد ہو اگر تمہارے ساتھہ فریب کیا جائے گا تو تم اپنے حریفون کو ترکی بترکی جواب دے سکتے ہو لیکن مین کمزور عورت ہون اگر مجھے دغا دی گئی تو مین کچھہ نہ کر سکون گی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۲۲

اجنبی عورت

(چندر دنیا گذری)

سودائے محبت مرا سر لے کے ٹلے گا
عنوان حوادث سے یہ ہوتا ہی عیان اب

جواب نہایت معقول تھا اب راشد کو کچھ کہتے سنتے نہ بنا اسنے دل ہی دل مین بہت سونچا کہ کسی معقول عنوان سے اسکی تردید کیجائے مگر کوئی بات ذہن نشین نہ ہوئی۔

راشد۔ اگر تمہارا یہی خیال ہی تو مین ساتھہ چلنے پر راضی ہون۔

عورت۔ مین نے تو پہلے ہی سچ سچ کہدیا ہے۔

راشد نے تاڑ لیا تھا حریف میری گرفتاری کے لئے پھر کوشش کر رہے ہین اسلئے اسنے اپنے خیال کی تصدیق کرنا چاہی۔

راشد۔ تم نے شیو پور آفس والی لاش کو دیکھا ہی۔

عورت۔ نہین۔

راشد۔ جب کرنا زندہ تھی اسوقت تم نے اسے دیکھا تھا۔

عورت۔ ہان۔

اب راشد کو بالکل شک نہ رہا اسنے یقین کر لیا یہ کملا دیوی نہین ہے یقیناً کسی حریف کی بھیجی ہوئی ہے۔ اسے یاد آگیا پہلی مرتبہ جب اسنے دیکھا تھا تو فوراً پہچان لیا تھا لیکن کملا دیوی سے صورت کا ملنا حیران کئے ہوئے تھا۔

راشد۔ اگر تم نے لاش کو نہین دیکھا ہی تو میرے ساتھہ چلکر دیکھ لو۔

یہ سنتے ہی وہ ٹال مٹول کرنے لگی اس کی پہلو تہی دیکھکر راشد کا شک اور قوی ہوگیا اسنے پھر کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسیر کو دیکھا کرو۔ بجلی اور ولی دوست تھی اسی نے مجھے تمھاری جستجو پر آمادہ کیا تھا اس کی جس سخت ہیرو اجب ہی۔

یہ کا یہ پہلے تم نے بیان کیا تھا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے۔

کے یہ مجھے ایسا ہی خیال ہی لیکن اس خیال کو جھوٹا یا سچ کر دکھانا تمھارا کام ہی۔

لون سے راشد کا یہ مطلب تھا اگر فی الواقع کملا دیوی ہی تو لاش دیکھنے سے انکار نہ کریگی کملا دیوی نہیں ہی تو بھی میرے دل سے شکوک نکالنے کے لیے جانا ہی پڑے گا۔

عورت۔ مجھے ایسا خوفناک منظر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

راشد۔ زیادہ نہیں صرف ایک نظر دیکھ لینا اگر یہ بھی نہیں تو صرف اس کے کپڑوں سے پہچان لینا۔

عورت۔ اگر تمھیں اصرار ہے تو چلو۔

یہ کہکر دونوں شیو پور تھانے کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں وہاں پہنچگئے۔ راشد عورت کو وہیں چھوڑ کر چپڑاسی کے پاس گیا اور دو چار باتیں سمجھا کر لاش دکھانے کے لئے اسے اپنے ساتھ لے آیا۔

چپڑاسی ان دونوں کو اس کوٹھری میں لے گیا جہاں لاش رکھی تھی۔ عورت نے اپنے چہرے سے نقاب نہیں اٹھائی تاہم طور طریقے سے ظاہر کر دیا کہ وہ اس خون آشام منظر دیکھنے کے قابل نہیں ہے لاش کا معائنہ کرنے کے بعد وہ لوگ کوٹھری سے نکلے۔ تھوڑی دیر کے لئے عورت کو تنہا چھوڑ کر راشد کسی بہانے سے چپڑاسی کے پاس گیا۔

چپڑاسی۔ یہ عورت وہ نہیں ہی۔

راشد۔ خوب اچھی طرح پہچان لیا ہی۔

چپڑاسی۔ جی ہاں کہاں آفتاب کہاں ذرہ اس کا بوٹا سا قد تھا یہ تاڑ کے مانند لمبی ہی اس کی آواز بیحد سریلی اور میٹھی تھی اس کی آواز میں کرختگی پائی جاتی ہے اس کا لہجہ نرم و شیریں تھا اس کی بات کا انداز سخت ہی۔ ان دونوں میں اتنا ہی فرق ہی جتنا روسے اور چنبیلی کے پھول میں ہوتا ہی۔

راشد کو اطمینان ہو گیا وہ جو باتیں معلوم کرنا چاہتا تھا معلوم کر لیں۔ چپڑاسی سے جدا ہو کر باہر نکلا عورت اس کی منتظر تھی اسے دیکھتے ہی راشد نے مسکرا کر کہا۔

راشد۔ تم بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھیں؟

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عورت - افسوس میری غریب بھجولی کی یہ حالت - !!
راشد - ابتو تم نے اسے بخوبی پہچان لیا ہوگا؟
عورت - غمگین انداز سے - ہان -
راشد - اب اپنے مکان پر چلو گی -
عورت - ہان ؟

برقع پوش راشد کو اپنے ساتھ لئے ایک شریف محلے میں پہنچی اور ایک دو مکان کے دروازے پر جاکر آہستہ سے کنڈی کھٹکھٹائی چند سکنڈ بعد ایک سیاہ فام تھگنے شخص نے پھاٹک کھولدیا - راشد نے اس آدمی کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور اس خیال سے مسکرادیا کہ بدمعاش خود اپنے جال میں پھنس رہے ہین -!

برقع پوش راشد کو بیٹھکے مین لے گئی اور وہاں بٹھاکر سادگی سے بولی -

عورت - تھوڑی دیر یہاں بیٹھو مین اپنا کمرہ کھول آؤن تو تمکو وہان لے چلون یہان اچھی طرح باتین نہ ہوسکین گی کیونکہ یہ عام بیٹھک ہے ہر شخص بیدھڑک آجاسکتا ہے -

یہ کہکر برقع پوش کمرے سے نکلکر چلی گئی - اس کے جانے کے بعد راشد نے سڑک کی طرف والا دریچہ کھولکر اپنا سفید رومال دوچار بار ہلایا - تھوڑی ہی دیر بعد کسی نے مٹی کے ڈھیلے مین ایک کاغذ کا ٹکڑا لپیٹ کر دریچے کی راہ سے پھینکدیا - اس کاغذ پر پنسل سے کچھ خطوط کھنچے تھے - کاغذ کا ٹکڑا اٹھاکر راشد نے دیکھا اور مطلب سمجھکر کمرے سے نکلکر چلا اسوقت دالان مین روشنی نہ ہونے سے اندھیرا چھایا ہوا تھا - راشد ابھی دو چار قدم گیا ہوگا کہ کسی سے ٹکرا گیا اسنے پھرتی کے ساتھ ہاتھ بڑھاکر مضبوطی سے اسکا گلا پکڑلیا اور اس زور سے دبایا کہ وہ اُف بھی نہ کرسکا پھر ایک پاؤن اس کے پاؤن مین اڑاکر ایسا پیچ باندھا کہ وہ چاروں خانے چت گر پڑا - اس کے گرتے ہی رسّی کے ٹکڑے سے مشکیں کس دین اور منھ مین رومال ٹھونس دیا - ان کاموں سے فارغ ہوکر جیب سے الکٹرک لالٹین نکالی اور روشن کرکے لائٹ اس کے منھ پر ڈالی - اسنے پہلی ہی نظر مین پہچان کر کہا -

راشد - کیون دوست ابتو میرے بس مین آگئے؟

اسے اس طرح زمین پر پڑا چھوڑکر باہر کا دروازہ کھولا اور تین آدمیون کو اندر بلایا جس مین ایک رشید تھا اور دو پولیس کے جوان - اسنے رشید سے آہستہ آہستہ چند باتین کین پھر اپنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسپر کو دیکھا کر اس کے کپڑے اُتارے اور ایک پولیس کے جوان کو پہنا دئے۔
جس شخص کو دربان کا لباس پہنایا گیا تھا وہ تو ملا گیا اور دو آدمی بیٹھکے مین چھپانے گئے۔
یہ کام نہایت پھرتی اور احتیاط سے عمل مین آئے۔ ان سے فارغ ہو کر راشد مصنوعی کملا دیوی
کے آنے سے پہلے ہی بیٹھکے مین آکر بیٹھ رہا۔ جیسے ہی آکر بیٹھا کہ برقع پوش عورت آگئی اور راشد
سے کہا۔

عورت۔ چلو مین نے کمرہ کھولدیا ہے وہین بیٹھکر اطمینان سے باتین ہونگی۔
راشد۔ اس مکان مین ہم لوگون اور اس دربان کے علاوہ تو کوئی نہین ہے؟
عورت۔ ہان اور سب لوگ گھومنے گئے ہین لیکن شاید کوئی جلد واپس آجائے۔
اس کے بعد اسنے راشد سے پھر اپنے کمرے مین چلنے کو کہا۔ راشد فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور اس کے
ساتھ ساتھ بالاخانے پر اس کے کمرے مین گیا۔ یہ کمرہ امیرانہ ساز و سامان سے آراستہ تھا۔
فرش فروش جھاڑ کنول تصاویر نفیس قرینے قرینے سے لگے تھے۔
راشد۔ ابتو برقع اُتار ڈالو تمہارا دم نہین گھبراتا؟
عورت۔ ہان اب اُتار ڈالون گی۔
راشد کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز محسوس ہوئی اسپر برقع پوش نے کہا۔
عورت۔ معلوم ہوتا ہے لوگ گھوم پھر کر آرہے ہین۔
راشد۔ کیا یہ لوگ کسی جلسہ مین گئے تھے؟
عورت۔ ہان ایسا ہی کچھ معلوم ہوتا ہے۔
راشد۔ خیر اب اپنا قصہ بیان کرو جس کے لئے مجھے یہان لائی ہو۔
عورت۔ تھوڑی دیر اور توقف کرو۔
راشد۔ کیون؟
عورت۔ مجھے ایک شخص کا انتظار ہے۔
راشد۔ خیر جب تمہاری خوشی ہو کہنا لیکن برقع تو اُتار دو میرا تو دم گھٹا جاتا ہے!
عورت۔ میرے دوست کو آنے دو۔
راشد۔ تیور بدل کر۔ اب یہ فریب نہ چلے گا۔
عورت۔ کیسا فریب؟

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد نے چاہا جھپٹ کر اسے پکڑ لے لیکن وہ اُچھل کر اس سے دور جا کھڑی ہوئی اور کمر سے پستول نکال کر بولی۔

عورت۔ کیا میری آبرو کے درپے ہو؟

راشد۔ تمہاری پُشت پر تو ایک آدمی کھڑا ہے بھلا اس کے سامنے میرا قابو کیونکر چلے گا؟

یہ سُنتے ہی اِسنے پیچھے مڑ کر دیکھا اِسکا مُڑنا تھا کہ راشد نے لپک کر پہنچا پکڑ لیا۔

راشد نے یہ فقرہ صرف اسی لئے کہا تھا کہ وہ پلٹ کر دیکھے۔ اسکا وار چلگیا۔ دوہی منٹ کی کوشش مین راشد نے اسپر قابو کر کے بُرقع اُتار ڈالا اور اس کے سر سے بالوں کا چٹلا نوچکر الگ پھینکدیا۔

حقیقت مین اسکا خیال صحیح تھا یہ عورت نہ تھی خود پریم ناتھ کملا دیوی کا بھیس بنا کر راشد کو گرفتار کرنے نکلا تھا۔ اب راشد نے تعجبًا اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

راشد۔ واقعی تم تو نہایت ہی حسین و خوبصورت عورت ہو مجھ سے غلطی ہوئی جو تمہارا چٹلا نوچ ڈالا مجھے تو تم زنانی وضع مین بہت بھلے معلوم ہوتے ہو۔

پریم ناتھ کا منھ غصہ سے سُرخ ہو گیا تھا اِسنے غضب آلود نظروں سے گھور کر دیکھا اور بغیر کچھ کہے سُنے منھ ہی منھ مین بڑبڑاتا ہوا دروازے کی طرف لپکا زینے پر پہونچکر اپنے آدمیون کو آواز دی۔ آواز سُنتے ہی دو تین آدمی اوپر چلے آئے انھین ساتھ لیے ہوئے پریم ناتھ کمرے مین داخل ہوا اور للکار کر بولا۔

پریم ناتھ۔ راشد تم نے مجھے ضرورت سے زیادہ خفیف کیا ہے اور اب اس کا خمیازہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ۔

یہ کہکر اسنے اپنا چمکتا ہوا چھرا نکال لیا اور آدمیون کو ڈانٹ کر حکم دیا۔

پکڑ لو نالائق کو خبردار جانے نہ دینا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۲۳

کایا پلٹ

سخت جانی سے مری کیون ہو پریشان قاتل
پھر گیا وقت پہ کیون خنجر خونخوار کا رُخ
(خنجر لکھنوی)

پریم ناتھ کا حکم سُنکر راشد کو بے اختیار ہنسی آگئی جس سے برافروختہ ہوکر وہ خود چھرا لے کر راشد کی طرف لپکا لیکن اپنے دشمن پر فتحیاب نہ ہوسکا۔ جو لوگ اس کی آواز سُنکر اوپر آئے تھے اِن مین سے ایک آدمی نے بڑھکر اس کے ہاتھ سے چھرا چھین لیا اور باقیون نے آن کی آن مین مشکین کس لین اپنے ملازمین کی یہ گستاخی دیکھکر اسنے قہر آلود نگاہون سے گھُورکر کہا۔

پریم ناتھ۔ ارے بے تمیزو یہ کیا کرتے ہو (راشد کی طرف اشارہ کرکے) اس بدمعاش کو فوراً گرفتار کرلو۔

راشد۔ مُسکراکر پریم ناتھ تمھاری عقل بالکل ہی جاتی رہی جو اپنے پرایون کو نہیں پہچانتے یہ لوگ میرے متلاشی نہین تھے تمھین کو تلاش کرتے تھے ذرا آنکھین ملکر دیکھو یہ سب کے سب پولیس کے لوگ ہین۔

پریم ناتھ۔ پولیس!!

راشد۔ ہان یہ پولیس کے لوگ ہین تمھارے ملازمین تم سے پہلے ہی گرفتار ہوچکے ہین۔

راشد نے ہمیشہ کی مانند یہ تدبیر بھی پوری دانشمندی اور ہوشیاری سے کی تھی۔ اسنے مکانین آنے سے پہلے اشارون ہی اشارون سے رشید کو اپنی تدبیرون سے آگاہ کردیا تھا۔ اُسنے اپنی قابلیت سے صرف بدمعاشون کو گرفتار ہی نہین کیا بلکہ راشد کی جان بھی بچالی۔ پریم ناتھ نے چار پانچ بدمعاشون کو لالچ دے کر راشد کے قتل کرنے پر آمادہ کرلیا تھا لیکن وہ اِن تدبیرون سے واقف نہ تھے جو راشد نے کی تھین اِس وجہ سے بجوف معینہ وقت پر پریم ناتھ کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مکان میں داخل ہوئے اور گھر کے اندر آتے ہی راشد کے مددگاروں کے ہاتھ میں اسیر ہو گئے۔ پریم ناتھ اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر راشد اور رشید مکان کی تلاشی لینے لگے انھیں جسکی تلاش تھی اسکا کہیں نشان تک نہ تھا۔ نیچے کے مکان کی تلاشی لینے کے بعد دونوں اوپر والے حصّہ میں گئے۔ دو تین کمروں کے بعد انھوں نے ایک کوٹھری کے دروازے میں قفل لگا ہوا دیکھا۔ دونوں نے بمشکل قفل کو توڑا اور اندر جا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے۔ کمرے کے اندر کھٹیا پر ایک عورت بندھی ہوئی مردے کی طرح پڑی تھی۔ اس کے منہ میں گوڈر ٹھونس دیا گیا تھا کہ شور نہ مچا سکے۔ بادی النظر میں ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس میں جان ہی نہیں ہے اور اگر روشنی پہنچنے اور کھٹکا محسوس کرنے سے اپنی خیف و ناتوان آنکھیں نہ کھولدیتی تو راشد اور رشید ضرور بیجان خیال کر لیتے۔ بے انتہا شدائد سے اس کی عجیب حالت ہو رہی تھی۔ چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ آنکھیں حلقوں میں دھنس گئی تھیں۔ سارے ہڈے بھرمیں بڑی بڑی ہڈیاں نکل آئی تھیں لیکن رشید نے پہلی ہی نظر میں پہچان لیا اور بے اختیار اس کی زبان سے یہ فقرات نکل گئے "آہ کرونا تمھاری کیا حالت ہو گئی"

یہ کہکر اسنے جھپٹ کر اس کے منہ سے گوڈر نکال ڈالا اور جلد جلد ہاتھ پاؤں کھولدئے لیکن مصائب برداشت کرتے کرتے وہ حد سے زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔ اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ تھی۔ راشد نے بعجلت نیچے جا کر گلاس میں پانی بھرا اور پھر اوپر جا کر کچھ اس کے منہ پر چھڑکا اور کچھ منہ کھول کر حلق میں ٹپکایا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس میں بات کرنے کی طاقت آئی تو سب سے پہلے اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جسنے دو فرشتے بھیجکر میری جان بچائی۔

تسلّی آمیز دو چار باتیں کر کے راشد نیچے آیا اور بدمعاشوں کو تھوڑی بہت تادیب کر کے چھوڑ دیا لیکن پریم ناتھ کو اسی طرح رسیدوں میں جکڑے رکھا۔ پھر ایک کانسٹبل سے کرایہ کی گاڑی بُلوا کر رشید سے کہا۔

راشد۔ رشید تم کرونا مائی کو کرشنا مائی کے یہاں لیجاؤ انھوں نے بیحد مصائب جھیلے ہیں وہاں علاج معالجہ قرینے سے ہوگا اور کرشنا مائی تیمارداری بھی اچھی طرح کرے گی۔ مجھے پریم ناتھ سے چند باتیں کرنا ہیں اس لیے تھوڑی دیر یہاں ٹھہرونگا۔

اس کے بعد کرونا کو پکڑوا کر گاڑی پر سوار کروایا اور کانسٹبلوں کو بھی اسی گاڑی میں بٹھا کر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہ جب اپنی سرگذشت کہہ چکا تو اس سے راشد نے کہا۔
راشد۔ ابھی ہماری کارروائی نامکمل ہے اس اقرار نامے پر تمھارے دستخط اور دو شاہدون
کی گواہیان چاہیئے ہین۔

یہ کہکر اسنے دستکاری۔ فوراً دو شخص سیڑھیان چیسڑھ کر آموجود ہوئے۔ راشد نے
ہین اقرار نامہ پڑھنے کو دیا۔ جب وہ لوگ پڑھ چکے تو ان سے بطور شاہد دستخط کرائے
ن کے بعد پریم ناتھ سے دستخط کرنے کو کہا۔ اگرچہ وہ جانتا تھا اپنے ہاتھ سے پھندا گلے مین
ل رہا ہے لیکن جان سی عزیز چیز بے بسی سے دینا گوارا نہ تھا۔ اسے دستخط کردینے مین
صورت نظر آئی اور قلم اٹھاکر دستخط ثبت کر دیے۔ ان کامون سے فارغ ہوکر اُسنے
امہ لپیٹ کر جیب مین رکھا اور اُن تینون شخصون کو رخصت کر دیا۔ جب وہ لوگ
گئے تو پریم ناتھ کی جنبش کھل کر کہا۔
راشد۔ اب تم آزاد ہو لیکن اڑتالیس گھنٹے کے اندر یہان سے چلے جاؤ اگر اس مقررہ مہلت
د کلکتہ یا کلکتہ کے قرب وجوار مین پائے گئے تو فوراً گرفتار کرکے قانون کے حوالے
جاؤگے اور جرمون کے ثبوت مین یہی اقرار نامہ معہ گواہون کے پیش ہوگا۔
ناتھ نے ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا اور کہتا تو کیا کہتا؟ تھوڑی دیر پہلے وہ راشد
بلا سکتا تھا لیکن اب ہزار قیدیون کا ایک قیدی تھا۔

باب ۲۴

رات کا واقعہ

(چندر دیا شنکری)

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہین لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

پریم ناتھ غمگین صورت بنائے گھر سے نکلکر کہین چلا گیا اس کے جانیکے بعد راشد نے اپنے
چند دوستون کو بلا بھیجا اور ان سے مشورہ کرکے رخصت کر دیا۔ اور آدھ گھنٹے تک بیٹھا ہوا کچھ سوچتا رہا پھر مکان سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نکلا کر ایک طرف روانہ ہوا۔ اسوقت آدھی سے زیادہ رات گذر چکی تھی۔ راہگیرون کا نام ونشان نہ تھا۔ راشد عام شاہراہون سے ہوکر ایک پرانے پارک مین پہنچا جسمین ناریل اور تاڑ کے بڑے بڑے درخت لگے تھے۔ جیسے ہی وسط باغ مین پہنچا کہ اُس کے بازو مین یکبارگی سوزش محسوس ہوئی اور وہ تاب نہ لاکر گر پڑا۔ اسنے اپنے بازو کو مجروح دیکھکر سمجھ لیا کسی دشمن نے بے آواز کی بندوق کا فیر کیا ہے اور رسین کہین چھپا ہوا ہے ساتھ ہی ایک تدبیر ذہن مین آگئی۔ اور وہ ضرورت سے زیادہ تڑپنے تلملانے اور کراہنے لگا۔ یہ حالت چند منٹ قائم رہی اس کے بعد ہاتھ سیدھے کرکے اس طرح بیحس وحرکت ہوگیا گویا روح پرواز کرگئی۔

اسے ساکت ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ پھولون کے کنج سے ایک قوی ہیکل بدمعاش نکلا اور راشد کو بغور دیکھنے لگا۔ کچھ دیر دیکھتے رہنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ہوا راشد کے قریب آیا۔ دوسری طرف سے ایک اور بدمعاش اسی طرح احتیاط سے قدم اُٹھاتا ہوا آتا معلوم ہوا۔ اسے آتے دیکھکر پہلا بدمعاش دب کر کھڑا ہوگیا۔ اور جب وہ اس کے قریب پہنچگیا تو دونون مین سرگوشیان ہونے لگین۔

پہلا۔ کیا جان سے مرگیا؟

دوسرا۔ بھگوان جانین۔

پہلا۔ کمر سے چمکتا ہوا خنجر نکالکر۔ کچھ پرواہ نہین اگر زندہ ہے تو ہم اس خنجر سے کاٹ ڈالین۔

راشد جسنے ان لوگون کو کمین گاہ سے نکالنے کے لئے یہ مکر کیا تھا پڑے سب باتین سُن رہا تھا۔ اب زیادہ دیر پڑا رہنا مناسب نہ خیال کرکے چپکے سے پستول نکالکر فیر کردیا آواز کے ساتھ ہی ایک بدمعاش چیخ مارکر گر پڑا اُدھر راشد پھرتی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسے کھڑا دیکھکر دوسرے بدمعاش نے اپنا پستول دافا لیکن گھبراہٹ کی وجہ سے ہاتھ کانپ گیا اور راشد گولی کی زد سے محفوظ رہا۔ اُسنے موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیا فوراً ہی دوبارہ پستول داغکر دوسرے کو بھی گھائل کردیا۔

پستولون کی آواز سُنکر پہرہ دینے والے کانسٹبل جھپٹ کر موقعہ واردات پر آگئے۔ اور راشد سے صورت واقعہ دریافت کرنے لگے۔ راشد نے تمام وکمال واقعہ بیان کردیا۔ حالات سے آگاہ ہوکر کانسٹبل دونون مجروح بدمعاشون کو اُٹھاکر تھانے کی طرف لے گئے اور راشد گھر آیا اسی وقت زخم کو دھوکر دوا کی پٹی باندھی اور مسہری پر پاؤن پھیلا کر آٹھ نو گھنٹہ تک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قل سوا کیا۔
دوسرے دن اسکی عدالت میں طلبی ہوئی۔ کچہری میں حاکم نے اسکا بیان قلم بند کرکے دونوں
معاشوں کا اظہار لیا اور انھیں مجرم قرار دے کے کئی کئی سال کی قید سخت کی سزا دی۔
راشد عدالت سے نکلا کر بنگلہ پر آیا اور چپڑاسی کو بلاکر حالات دریافت کرکے کہنے لگا۔
چپڑاسی۔ ایک عورت ہے۔ آپ کے جانے کے بعد مُردہ شو آیا تھا میں نے اسکا پتہ دریافت کرلیا
ہے (یہ کہکر اسنے راشد کو ایک پرچہ دیدیا)
راشد۔ وہ سیاہ پوش عورت یہ تو نہیں آئی تھی؟
چپڑاسی۔ جی نہیں۔ لیکن کل رات کو آپ کے ساتھ کون عورت تھی؟
راشد کچھ سٹ پٹا جواب دیکر مُردہ شو کی تلاش میں روانہ ہوا۔ وہ ایک میلے اور معمولی محلے
میں رہتا تھا اور جو کوئی غریب عیسائی مرتا تھا اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرکے اپنا اُزوقہ
بہم پہنچاتا تھا۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون تھا اور کہاں سے آکر یہاں آباد
ہوگیا تھا؟ لیکن بیس بائیس سال سے اس محلے میں رہتا تھا۔ لوگ اسے جونس کہکر
پکارتے تھے۔
جونس کے مکان پر پہنچتے ہی راشد کی نظر ایک مسیحی عورت پر پڑی اسنے بڑھکر اس سے
سوال کیا۔
راشد۔ میم صاحبہ مسٹر جونس کہاں ہیں؟
مسز جونس۔ انگلی سے بتاکر اس کمرے میں۔
راشد۔ اس کمرے میں جاکر جونس سے، مسٹر جونس تمہارا ہی نام ہے؟
جونس۔ ہاں، کیوں؟
راشد۔ جس نوجوان عورت نے تمھیں ایک لاوارث عورت کی تجہیز و تکفین کی خدمت سپرد کی ہے
اسی نے مجھے بھیجا ہے کہ اپنے سامنے سب انتظام کراؤں۔
جونس۔ آپکا کہنا میری سمجھ میں نہیں آیا۔
راشد۔ کونسی بات سمجھ میں نہیں آئی؟
جونس۔ آپ کس نوجوان عورت کا ذکر کرتے ہیں شاید آپکو دھوکا ہوا یا بھولتے ہیں مجھے تو
ایک بوڑھے مرد نے اس خدمت کو انجام دینے کا حکم دیا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد۔ اس کی چالاکی تاڑکر تعجب سے۔ کیا کہا بڈھا آدمی یہ خدمت سپرد کرگیا ہے؟!

جونس۔ ہان۔

راشد۔ (اپنی جیب سے کملا کی تصویر نکالکر) اچھا معاف کرنا مجھے دھوکا ہوا ہوگا شائد وہ دوسرا آدمی ہے لو خدا حافظ کہین اور جاکر دریافت کرونگا۔

جونس۔ اپنی دانشمندی پر دل ہی دل مین خوش ہوکر۔ یہان یہی ہوتا ہی یہان اور بھی کئی شخص ہین جو یہی پیشہ کرتے ہین شائد ان مین سے کوئی ہوگا۔

اب راشد اس کمرے سے نکلکر مسز جونس کے پاس پہنچا اور اس کو دس روپیہ کا نوٹ دیکر بولا۔

راشد۔ میم صاحب مسٹر جونس کو ابھی روپیہ کی ضرورت ہے انھون نے یہ نوٹ دیا ہے کہ آپ سے خوردہ کرالائین۔

راشد کے کہنے کا یقین کرکے مسز جونس نوٹ خوردہ کرانے چلی گئی۔ مسز جونس کے جانے کے بعد راشد دبے پاؤن جونس کے کمرے کے قریب گیا اور دریچے سے جھانک کر دیکھا تو تصویر کو زمین پر نہ پایا۔ کیونکہ اسے جونس نے اٹھالیا تھا اور الٹ پلٹ کر بغور دیکھ رہا تھا۔ اسے دیکھتے دیکھتے زیر لب کہنا شروع کیا۔ اہا کیسی حسین و نازنین عورت ہے۔ یہ تصویر تو اسی کی معلوم ہوتی ہے جسنے مجھے اس عورت کو دفن کرنے کا حکم دیا ہے۔ شاید ابھی جو شخص آیا تھا۔ اسکی جیب سے گر گئی ہے۔ مین بھی عجیب چلتا پرزا ہون اسوقت کیسا خوبصورت دھوکا دیا ہے۔ مین اسے کبھی اس عورت کا حال نہ بتاؤنگا۔

ٹھیک اسی وقت راشد پھیرا ہوا دروازہ کھولکر کمرے مین داخل ہوا۔ اسے دیکھکر جونس تصویر چھپانے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن راشد نے ڈانٹکر کہا۔

راشد۔ مکار آدمی اب بے فائدہ تصویر چھپاتا ہے۔ مجھے سب حال معلوم ہوگیا۔ یہ اسی خوبصورت عورت کی تصویر ہے جسنے تجھے ایک لاش دفن کرنے کی خدمت سپرد کی ہے۔ تو اپنے تئین بہت چالاک سمجھتا ہے لیکن مین تجھ سے زیادہ ایسے معاملون مین ہوشیار ہون۔

جونس۔ تیور بدل کر۔ جب مین نے آپکو اس مکان سے چلے جانے کو کہدیا تو آپ کو یہان آنے کا کیا حق ہے؟

راشد۔ اعزازی چپڑاس دکھاکر۔ میرا حق دریافت کرتے ہو تو لو دیکھو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جونس - اوہو - آپ پولیس افسر ہین ؟
راشد - ہان -
جونس - تو آپ مجھ سے کیا دریافت کرنا چاہتے ہین ؟
راشد - مین اس عورت کا مفصل حال معلوم کرنا چاہتا ہون -
جونس - پولیس کو اس سے کیا علاقہ ؟
راشد - مین فضول باتین کرنا نہین چاہتا تم سے جو پوچھتا ہون اسکا جواب دو اگر حیل حجت کروگے تو اچھا نہ ہوگا -
جونس - کیون اچھا کیون نہ ہوگا ؟
راشد - یعنے تمھین بھی مین خون کے جرم مین گرفتار کرونگا -
جونس یہ سنتے ہی بت بن گیا - اسکا خون خشک ہونے لگا قریب تھا تیورا کے گر پڑے لیکن دیوار کا سہارا لے کر تھوڑی دیر ساکت و صامت کھڑا رہا پھر بولا -
جونس - میرا کیا جرم ہے - مین تو جانتا بھی نہین لاش کس کی ہے - مجھے صرف اسے دفن کرنیکا حکم ملا ہے -
راشد - تم اس لئے گرفتار ہوگئے کہ پولیس سے خونی کا پتہ نہین بتاتے ہو -
جونس - کیسا پتہ ؟
راشد - اس عورت کا پتہ جسنے تمھین لاش کو دفن کرنے کا حکم دیا ہے -
جونس - اس کے سوا مین کچھ نہین جانتا کہ وہ میرے پاس آئی اور لاش کو دفن کرنے کا حکم دے کر چلی گئی -
راشد - وہ کہان رہتی ہے ؟
جونس - مجھے بالکل علم نہین -
راشد - کیون اپنی عزت و آبرو کے پیچھے پڑے ہو مفت مین ہر جگہ کھنچے کھنچے پھروگے اور اگر بتا دوگے تو سرکار سے ایک ہزار انعام پاؤگے -
جونس - خیر اگر ایسا ہے تو رات کو یہان تشریف لائیے مین ایک عجیب خوفناک راز سے آگاہ کردونگا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۲۵

مُردہ شوکا تعاقب

ساتھ چھوڑین گے نہ سایہ کی طرح
ہم بھی جائین گے جدہر جایئے گا (لاعلم)

جونس کے مکان سے نکلنے کے بعد راشد کے دل مین خود بخود ایک خیال پیدا ہوا۔ اسنے سوچا تھوڑی دیر یہان ٹھہر جانا مناسب ہی۔ جونس نے گو بتانے کا وعدہ کر لیا ہے لیکن اس کے دل مین بے ایمانی معلوم ہوتی ہے۔ یہان ٹھہر کر کچھ نہ کچھ تو مطلب حاصل ہی ہو جائے گا۔ راشد کے چلے جانے کے بعد جونس نے اپنی چھوٹی اور گول آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کیا اور جب راشد کے جانے کا یقین ہو گیا تو آپ ہی آپ بڑبڑانا شروع کیا"

ہان بیشک دال مین کچھ کالا کالا دکھائی دیتا ہی نوجوان عورت مین ضرور کوئی نہ کوئی راز ہے (فخریہ) اہل پولیس کو بھی معلوم ہو گیا ہوگا جونس بڑا احمق اور بیوقوف نہین ہی کمبخت مجھے ہزار روپیہ کا لالچ دیکر سب حال معلوم کرنا چاہتا ہے لیکن مین ایسا نادان نہین جو ہزار روپیہ لے کر دودھ کی بھری تھالی مین لات ماردون نوجوان حسینہ مجھے ہزار سے دس گنا زیادہ دے نکلے گی (جیب سے ہیرے کی انگوٹھی نکالکر) ایک لاش کے دفن کرنے کے لئے سردست اس کے پاس روپیہ نہین تھا تو ہیرے کی بیش بہا انگوٹھی بطور ضمانت رکھ گئی ہے جو اسکی دولتمندی اور فیاض منشی پر دال ہے۔ مجھے کسی کام مین جلدی نہ کرنا چاہیئے غالبًا نازنین رازداری کے صلے مین بہت کچھ روپیہ دے گی بس یہی ٹھیک ہے۔ مین افیسر کو خوب بیوقوف بناؤنگا اور اگر ممکن ہوا تو اس سے بھی کچھ نہ کچھ اینٹھ لونگا۔ اسوقت اسنے مجھے دھوکا دیکر اپنی چالاکی کا نمونہ دکھایا ہے تو سہی جو مین اس سے اسکا پورا پورا عوض نہ لے لون (اپنی بی بی کو بلاکر) کہو کیا کرتی تھین؟

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مسز جونس - کچھ نہین کہو کیا کام ہے -

جونس - ذرا اپنے کپڑون کا ایک جوڑا مجھے لادو اور میرے کپڑے تم پہن لو -

مسز جونس - ہنسکر یہ آج کیا سوجھی ہے -

جونس - آج کچھ ہی دل مین آگیا ہے (کل واقعہ بیان کرکے) ابتو سمجھین -

مسز جونس فوراً اپنے کمرے مین گئی اور وہان سے ایک سایا بوڈی لے کر آئی - جونس نے جلد جلد بالون کا چٹلا لگایا اور زنانے کپڑے پہن کر خاصی عورت بن گیا - موچھین اُسترے سے صاف کرکے ایک ایسا روغن لگادیا کہ سیاہی تک غائب ہوگئی اور وہان کی کھال عورتون کی جلد کے مانند نرم و صاف ہوگئی - اس کے بعد اسنے اپنی بی بی کو اپنا لباس پہنا کر نقلی موچھین لگا دین -

بھیس تبدیل کرکے دونون صاحب میم صاحبہ مکان سے نکلے مسز جونس جو مرد انے لباس مین تھی سڑک پر چہل قدمی کرنے لگی لیکن جونس زنانے لباس مین ترکاری رکھنے کی ٹوکری ہاتھ مین لٹکائے ہوئے ایک طرف روانہ ہوا - وہ گلی سے نکلا ہی تھا کہ ایک اجنبی شخص نے اسے دیکھ کر زیر لب کہا -

"واہ بیٹھے خوب تیاری کی"

اجنبی شخص راشد تھا جو معمولی راہگیرون کے لباس مین جونس کی نگرانی کر رہا تھا - اسے زنانے لباس مین دیکھتے ہی معاً اس کے دل مین شک گذرا کہ یہ احتیاطاً عورت بنکر کملا دیوی کے یہان جا رہا ہے - اسنے جونس کا تعاقب کرنا چاہا اور چند قدم چلا بھی - کچھ دور جاکر جونس - ایک گندی گلی مین مڑ گیا - راشد بھی جانا چاہتا تھا کہ اس کے برابر سے ایک گھوڑا گاڑی نہایت تیزی سے دوڑتی ہوئی نکل گئی - گاڑی سے برابر کسی عورت کے چیخنے کی آواز آرہی تھی ساتھ ہی کسی مرد کے ڈانٹنے کی کرخت صدا بھی سنائی دیتی تھی - - -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لئے جاتے ہین - یہ خیال اس کے خون کو جوش مین لانے کے لئے کافی تھا اسنے سوچا اگر وا
خیال درست ہے مولجی مرارجی کملادیوی کو گرفتار کر کے لئے جاتے ہین تو پھر کیا ہے تھوڑی
مین مطلب دلی حاصل ہوا جاتا ہے اور اگر یہ نہین ہے تو بھی کچھ مضائقہ نہین اس عورت کو
ان کے پنجۂ ظلم سے چھڑا کر پھر جونس کی نگرانی کرونگا اور کسی نہ کسی طرح دم دلاسا دیکر اس سے
حال معلوم کرنے کی کوشش کرونگا -

یہ سوچکر اسنے قصد کر لیا کہ اسوقت گاڑی کے تعاقب مین جانا ہی مناسب ہے اب
اسنے جونس کو چھوڑ کر گاڑی کا تعاقب کیا گلی سے نکلکر ایک کرایہ گاڑی لی اور سوار ہو کر تیزی
سے آگے جانے والی گاڑی کا تعاقب کیا - گھوڑے ہنٹر کھا کر ہوا ہو گئے اور دس ہی پانچ
منٹ مین آگے جانے والی گاڑی نظر آنے لگی - وہ دریا کے کنارے والی سڑک سے گذرتی
ہوئی شہر سے باہر کی طرف جا رہی تھی - چلتے چلتے یکایک رک گئی اور پشت کی جانب کی
کھڑکھڑی گرادی گئی - ساتھ ہی اسمین سے دو ہاتھ باہر کی طرف نکلے جنمین پستول دبے ہوئے تھے
راشد کی گاڑی کو تاک کر دونون پستول ایک ساتھ داغے گئے - گولی سے راشد کا کوچوان زخمی
ہو کر گرا اس کے گرتے ہی گھوڑے بھڑک کر بھاگے اور آگے والی گاڑی سے لڑ گئے - راشد اس کے
صدمے سے گر کر بیہوش ہو گیا ادھر مولجی مرارجی پھرتی سے اپنی گاڑی سے پھاند پڑے اس لئے
خود تو بچ گئے لیکن گاڑی کو کسی قدر صدمہ پہونچگیا -

مولجی - راشد کو پہچان کر - اخواہ یہ تو مسٹر راشد ہین -

مرارجی - اوہو جب تو بڑی خوشی کی بات ہے بے مشقت اتنا بڑا دشمن قابو مین آگیا -
یہ کہکر دونون راشد کے قریب گئے وہ دہچکا پہونچنے سے بیہوش پڑا تھا مولجی نے اس کے
سینہ پر ہاتھ رکھکر دل کی حرکت دیکھی جو بالکل خفیف سی محسوس ہوتی تھی - اب اسنے مرارجی کے
کان مین آہستہ سے کہا -

مولجی - تم ذرا سڑک کی آڑ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور آیندہ روند کا خیال رکھو مین ابھی اس کے
سینہ مین خنجر بھونک کر اسکا کام تمام کئے دیتا ہون - ہمیشہ کا کھٹکا تو مٹ جائیگا -

اچھا کہکر مرارجی دو قدم پیچھے ہٹکر اور دامن پھیلا کر اس طرح کھڑا ہو گیا گویا وہ اپنے
کپڑون کی گرد جھاڑنا چاہتا ہے - مولجی نے کمر سے چھرا نکالا اور تان کر راشد کی طرف بڑھا
لیکن یہ عجیب بات ہوئی کہ خود اس کی گاڑی کے کوچبان نے اس کے منھ کے قریب پستول

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی نالی لیجا کر کہا۔

"خبردار کیا ایک بیہوش آدمی کی جان لینا چاہتے ہو"

مولجی ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور بائین ہاتھ مین پستول لے کر کھڑا ہو گیا ابھی وہ پستول داغنے کا قصد ہی کر رہا تھا کہ کوچبان نے پھر ڈپٹ کر کہا۔ بس زیادہ جرأت نہ کرنا اگر اپنی خیریت درکار ہے تو پستول کو جیب مین رکھ لو۔

کچھ اس لب ولہجہ مین یہ حکم دیا گیا تھا کہ مولجی کے بنائے کچھ نہ بنا اسنے گھبرا کر پستول جیب مین رکھ لیا۔ ادھر سے اطمینان کر کے کوچبان راشد کی طرف متوجہ ہوا جو ہوا لگنے سے ہوش مین آچلا تھا۔ کوچبان کا ادھر مڑنا کہ مولجی نے ریوالور نکالکر فوراً فیر کر دیا۔ حسن اتفاق سے گولی کوچبان کے بازو کے پاس سے سنسناتی ہوئی نکل گئی۔ اس درمیان مین راشد کے کوچبان کو ہوش آگیا تھا اس کے بازو مین چھپلتی ہوئی گولی لگنے سے کسی قدر خراش آگئی تھی لیکن وہ زخم ایسا نہ تھا جس کی وجہ سے وہ کام سے معذور ہو جاتا۔ ہوش آتے ہی وہ اُٹھ کر آگے بڑھا لیکن اسے مولجی اور مراجی نے نہ دیکھا کیونکہ مراجی پستول کی آواز سُنکر مولجی کے قریب آگیا تھا راشد کے کوچبان کو یہ موقعہ خوب ہاتھ لگا۔ اسنے پشت کی طرف سے آکر مولجی کے پاؤن مین ایسی ٹھوکر ماری کہ وہ لڑکھڑا کر گر پڑا اور ہاتھ سے پستول چھوٹ گیا۔ ادھر مراجی اپنے کوچبان کی گستاخی سے ناراض ہو کر اس کے لپٹ گیا اور دونون مین کشتی ہونے لگی۔ یہ لڑائی بہت جلد ختم ہو گئی کوچبان نے دو ہی چار منٹ مین مراجی کو اُٹھا کر پٹک دیا۔

کوچبان اصل مین رشید تھا اسے خاص کسی ذریعہ سے مولجی مراجی کا ارادہ معلوم ہو گیا تھا۔ اس لئے اسنے کوچبان کو کچھ دے دلا کر اس بات پر راضی کر لیا تھا کہ وہ اپنے کپڑے رشید کو دیدے اور ایسا ہی ہوا۔ رشید اسکا لباس پہنکر ساتھ آیا تھا۔ اور اب مولجی مراجی کو شکست دیکر مشکیں کس لین۔

جیسے ہی راشد نے آنکھین کھولین رشید نے جھک کر تسلی آمیز لہجے مین کہا۔

رشید۔ خدا نے بڑی خیر کی۔ ہماری جانین بھی بچین اور دشمن بھی گرفتار ہو گئے۔

راشد۔ رشید کو حیرت کی نگاہون سے دیکھ کر۔ مین تم اس بھیس مین یہان کیونکر آئے۔

رشید۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے میرے دل مین یہ بات ڈالدی کہ بھیس بدلکر ان لوگون کے ساتھ چلا چلون اور سب سے زیادہ ہمیں تمھارے کوچبان کا مشکور ہونا چاہیئے۔ یہ اسی کی کوشش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کا نتیجہ ہے کہ اسوقت ہم تم زندہ سلامت موجود ہین۔ ورنہ آج دشمنون نے مار ڈالنے مین کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔

راشد۔ صاف صاف بیان کرو کیا کیا ہوا۔

رشید۔ موتجی مرارجی کی طرف اشارا کرکے۔ پریم ناتھ جس مکان مین تھا وہان یہ لوگ پہرے پر تعینات تھے۔

راشد۔ کیا یہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔

رشید۔ جی ہان۔ جب مین پریم ناتھ کا بیان لکھ کر واپس ہوا تو مجھے معلوم ہوگیا کہ میرا تعاقب کیا جارہا ہے۔

راشد۔ تم نے ان لوگون سے بچکر نکل جانے کی کوشش نہین کی۔

رشید۔ مجھے یقین تھا یہ لوگ کسی قسم کا نقصان نہین پہونچا سکتے اس لئے مین عمداً انھین اُس مکان تک لے گیا جہان کرونا کو رکھا تھا۔

راشد۔ تعجب ہے۔ تم کرونا کو کرشنا کے یہان نہین لے گئے۔

رشید۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ مین کرونا کو وہین لے گیا اور اسے گھر مین چھوڑ کر کرشنا کو اپنے ساتھ پھرسے آیا کہ یہ لوگ سمجھین ابتک کرونا ساتھ ہے۔

راشد۔ کیا کرشنا کو پہلے ہی سمجھا بجھا دیا تھا۔

رشید۔ جی نہین مجھے اندیشہ تھا وہ خوف زدہ نہ ہوجائے اس لئے بہانے سے اپنے ساتھ لایا تھا۔

راشد۔ (تعجب سے) تمھاری چالاکیون سے موتجی مرارجی مطلع نہین ہوئے۔

رشید۔ جسوقت تک اسے انھون نے اپنی دانست مین گرفتار نہ کرلیا اُسوقت تک اس راز سے خبردار نہ ہوئے۔

راشد۔ ہان تو اس گاڑی مین کرشنا تھی۔

رشید۔ مجھے خیال تھا یہ لوگ میرے تعاقب مین نہین ہین۔ اس لئے مین نے کرشنا کو ایک مکان مین ٹھہرا دیا اور خود دام بچھا کر دشمنون کے پھنسنے کا انتظار کرنے لگا۔

راشد۔ تمھارے بچھائے ہوئے جال مین یہ لوگ پھنس بھی گئے۔

رشید۔ جی ہان۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اِن باتون کے دریافت ہوجانے سے راشد کو جونس کا تعاقب چھوڑ دینے کا افسوس نہ ہوا۔ اِسنے رشید سے پھر کہا۔

راشد۔ جہان مین نے کرشنا کو رکھا تھا یہ لوگ وہان تک پہونچ گئے حالانکہ ایک مرتبہ مین نے اِنھین سمجھا دیا تھا کہ تم لوگ کرشنا سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا۔ لیکن یہ تو بتاؤ تم کو چبان کیونکر بنے۔

رشید۔ جسوقت یہ لوگ مکان مین جاکر کرشنا کو گرفتار کر رہے تھے اسیوقت مین نے کوچبان کو کچھ انعام دے کر راضی کرلیا اور خود اس کی جگہ کوچبان بنکر بیٹھ گیا۔

باب ۲۶

کملا دیوی

رنگ رو اُڑ کر پتہ دیتا ہے دل کے درد کا
بے زبانی بن گئی گویا زبانِ اہل درد
(خنجر لکھنوی)

جونس نہایت لالچی اور انتہا کا خبیث تھا لیکن اس مین ایک خوبی تھی وہ جب کسی کا دوست بنجاتا تھا تو حتی المقدور اس کی بہبود کی فکر رکھتا تھا لیکن مدت عمر مین اِسے صرف دو یا تین بار رحم آیا تھا ورنہ اسکا سخت دِل ترس کھاتا ہی نہ تھا۔ کملا دیوی نے جب اسے کرونا کی لاش دفن کرنے کی خدمت دی تھی تو اپنا نام و نشان اس سے پوشیدہ رکھا تھا اور اِن تعلقات کا ذکر ہی نہین کیا تھا جو کرونا کے ساتھ تھے۔ لیکن جونس کو ابتدا سے کملا پر شک ہوگیا تھا۔ اِسنے خفیہ طریقے سے اس کے رہنے کا مکان دیکھ لیا تھا۔

راشد نے جس جگہ جونس کو زنانے لباس مین چھوڑ کر گھوڑا گاڑی کا تعاقب کیا تھا وہان سے کملا کا گھر بہت دور نہ تھا اگر وہ گاڑی کے ساتھ نہ جاتا۔ جونس کے پیچھے پیچھے چلتا رہتا تو بہت جلد اپنی مُراد کو پہونچ جاتا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راشد کے دوسری طرف جانے کے بعد جونس چند قدم آگے بڑھکر ایک اور تنگ گلی مین مڑگیا اس گلی کا پہلا ہی سہ منزلہ مکان کملا دیوی کا مسکن تھا۔ یہ مکان ایک ہندو تاجر کا تھا جسنے علٰحدہ علٰحدہ ہر کمرہ کرایہ پر دے رکھا تھا۔ اس مکان مین زیادہ تر عیسائی مرد عورتین مقیم تھین یہان کے رہنے والے دن بھر ملون اور آفسون مین کام کرتے تھے اور شام سے آکر پڑ رہا کرتے تھے۔ مکان کی دوسری منزل کے ایک کمرے سے چراغ کی دھندلی روشنی نکل رہی تھی اس روشنی کو دیکھکر جونس نے دل ہی دل مین کہا۔

اسنے اسی مکان مین داخل ہوتے دیکھا تھا لیکن یہ نہین معلوم کس نمبر کے کمرے مین رہتی ہے خیر پہلے اس روشنی والے کمرے مین چلنا چاہیئے اگر وہ یہان نہ نکلی تو دوسرے کمرون مین تلاش کرونگا۔ لباس کی وجہ سے کوئی زیادہ باز پرس نہ کرے گا۔

یہ خیال کرکے وہ زینے کی راہ سے دوسری منزل پر پہونچا اور اُس کمرے کے باہر کھڑا ہو کر کھڑکیون کی راہ سے اندر کی طرف جھانکنے لگا۔ پہلی ہی نظر مین جو نظارا دیکھا اس سے جسم کے تمام روئین کھڑے ہوگئے۔

وسط کمرے مین پتھر کی ایک میز رکھی تھی اسپر موم بتی روشن تھی۔ میز کے برابر ایک کرسی تھی ایک گوشہ مین کھیم کھاٹ تھا۔ بس تو اس کمرے کا سامان تھا۔ کملا زمین پر گھٹنے ٹیکے اور دونون ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور خشوع و خضوع اپنے خدا سے برکت طلب کر رہی تھی اس کی مناجات کا انداز ایسا دلکش اور مؤثر تھا کہ جونس سا شقی القلب شخص مبہوت ہوکر رہ گیا۔ جونس نے دیکھا اس کی لمبی پرشکن زلفین دونون بازؤن پر بکھری ہوئی ہین اور اسی طرف پشت ہے اس نے اس کی صورت دیکھنے کی بہت کوشش کی لیکن سب ترکیبین بیکار رہوئین۔

اب اُسنے بھی دونون ہاتھ بلند کرکے دل سے دعا مانگنا شروع کی۔ تھوڑی دیر مین یہ متبرک منظر ختم ہوگیا۔ کملا کی مناجات کا سلسلہ تمام ہوتے ہی۔ جونس کی دعاؤن کا سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔ کملا عبادت ختم کرکے اُٹھی اور کمرے مین ٹہلنے لگی ٹہلتے ٹہلتے اس کی نگاہ دروازے کی طرف آئی۔ اسوقت جونس کی مشتاق نگاہین اس کے خوبصورت چہرے پر پڑی۔ تمام عمر مین جونس نے ایسا بیمثال حسن نہ دیکھا تھا۔ وہ محویت کے عالم مین جمال عدیم المثال کا نظارا کرنے لگا اس کے دل مین محبت کا پرجوش سمندر موجین مارنے لگا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لیکن فوراً ہی ایک خوفناک خیال ذہن نشین ہوگیا جس کی بدولت وہ دیر تک محبت کے مزے نہ لے سکا۔ یکایک اس کے کانون مین ایک صاف و شیرین آواز یہ کہتے ہوے سُنائی دی۔

اے ہوس دُور ہو۔ اے آرزوے حیات رخصت۔ اب جینے کی تمنا نہین رہی تھوڑی دیر مین یہی کمرا میرا عزا خانہ ہوگا اور یہ پیکر خاکی بیحس و حرکت پڑا ہوگا۔ آہ وہی کملا جو ایک روز پھولون کی سیجون پر سونے کی عادی تھی لاوارثون مفلس ناوارون کی طرح چٹائی مین لپیٹ کر دفن کردی جائے گی۔

ابھی وہ جوش مین اور کچھ بھی کہنا چاہتی تھی لیکن جونس سُننے کی تاب نہ لاسکا بیتابانہ دوڑ کر کمرے مین پہونچا۔ مگر پھر کچھ سوچکر پٹ کی آڑ مین کھڑا ہوگیا۔ اسنے خیال کیا ابھی اس کے جوش مین خلل انداز ہونا مناسب نہین دیکھون وہ کیا کرنا چاہتی ہے۔ اگر خودکشی کا قصد کرے گی تو جھپٹ کر اس کے ارادہ مین مخل ہوجاؤنگا۔

اب کملا نے پھر کہنا شروع کیا۔ بس اب دیر نہین سب سامان ٹھیک ہے میرے پاس جو کچھ بچا بچایا تھا اپنی پیاری سہیلی کرونا کے دفن و کفن مین صرف کردیا یقین ہے اسکی لاش بہت اچھی طرح کسی گرجے مین سپرد زمین کردی گئی ہوگی لیکن آہ مین بدقسمتی سے مرنے کے بعد بھی راحت نہین پاسکتی (کانپ کر) خدا جانے میری لاش کا کیا حشر ہوتا ہے کون لوگ اٹھائینگے اور معلوم نہین کہان دفن کردی جاؤنگی۔ افسوس مین ایک دولتمند کی اکلوتی بچی ہونے پر بھی کیسی بدنصیب ہون۔ وہ لوگ جو میری دولت کی بدولت عیش اُڑا رہے ہین میرے خون کے پیاسے ہین کیا یہ عبرت کا مقام نہین ہے ہائے مین جنم بھومی پردیس مین کیسی بے بسی کی موت مر رہی ہون۔

اب جونس نے دیکھا ٹیبل پر ایک شیشہ کا گلاس رکھا تھا اور اس کے پاس ہی ایک شیشی تھی جسمین پانی سا سفید عرق بھرا تھا۔ اسنے سوچا "معلوم ہوتا ہے اسے کہین سے زہر ملگیا جسے پی کر غمون سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن انسان سوچتا کچھ ہے اور ہوتا کچھ ہے یہ کمسن عورت دل ہی دل مین اپنی موت کے منصوبے گانٹھ رہی ہے۔ لیکن وہ نہین جانتی ایک زبردست ہاتھ اس کی حفاظت کو بڑھ چکا ہے (مسکرا کر) میری خوش نصیبی مین شک نہین مجھے رحم بھی آیا تو ایک دولتمند عورت پر جس کی جان بچانے کے صلے مین ہزارون کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وارے نیارے ہونگے۔

اَب کملا دیوی نے مجنونون کی طرح پھر بڑبڑانا شروع کیا۔ اگر پریم ناتھ میری جان کے درپئے نہ ہوتا تو یقیناً مین اپنی ساری جائداد اس کے حوالے کردیتی صرف اپنی پرورش کے لئے تھوڑا سا حصہ اپنے نام رکھتی مگر آہ یہ کیونکر ممکن ہے وہ تو میری جان مال عزت و آبرو عرض ہر چیز کا دشمن ہے۔ اِسنے میرے دل کو سخت ایذائین پہونچائی ہین۔ اور یہانتک تنگ و عاجز کیا ہے کہ مین نے مجبور ہوکر خودکشی کرنے کا قصد کرلیا ہے۔ ہائے صبح ہونے پر میری لاش غریب لاوارثون کی طرح اُٹھاکر پھینکدی جائے گی۔

اَب جونس سے ضبط نہ ہوسکا اس کی زبان سے بے اختیار نکل گیا" نہین ایسا کبھی نہ ہوگا ابھی تمھین دُنیا مین بہت روز زندہ رہنا ہے۔ تمھارے دشمنون سے انتقام لیا جائیگا اور تمھاری کھوئی ہوئی جائداد تمھین واپس دلانے کی پوری سعی کیجائے گی۔

کملا دیوی اجنبی کی آواز سُنکر کانپ گئی اِسنے گھبراکر اِدھر اُدھر دیکھا لیکن جونس پٹون کی آڑ مین اس طرح دُبکا ہوا کھڑا تھا کہ نہ دیکھ سکی اِسنے خوفزدہ لہجہ مین کہا۔

کملا۔ ارے کیا کوئی میری باتین سُن رہا تھا اور مجھے دھوکا دیکر میرے ارادے سے باز رکھنا چاہتا ہے لیکن مین مصیبتین برداشت کرنے کے واسطے زندہ رہنا پسند نہین کرتی مین نے جو کچھ کہدیا ہے وہی ہوکر رہے گا۔ مجھے اب اپنے کام مین دیر نہ کرنا چاہیئے۔

یہ کہکر اِسنے میز سے شیشی اُٹھاکر اس کی ڈاٹ کھولی اور عرق گلاس مین انڈیلکر گلاس لبون سے لگایا ہنوز ایک قطرہ بھی حلق مین نہ گیا تھا کہ جونس تیر کی طرح پٹون کی آڑ سے نکلا اور اس کے ہاتھ سے گلاس جھپین کر زمین پر ٹپک دیا۔ وہ چور چور ہوگیا اور زہر گرکر زمین مین جذب ہوگیا۔ اجنبی عورت کو اس پھرتی سے گلاس جھپین کر پھینکتے دیکھ کر کملا دیوی نے کہا۔

کملا۔ حیرت سے "تم نے یہ کیا کیا"

جونس۔ مین نے جو کچھ کیا تمھارا نفع مدِنظر رکھکر کیا۔

کملا۔ خیر جو ہونا تھا ہوا لیکن مہربانی کرکے یہان سے فوراً چلی جاؤ اور مجھے میری قسمت پر چھوڑ دو۔

جونس۔ نہین مین ابھی نہ جاؤنگی مجھ سے تم سے کچھ باتین کرنا ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کملا - کیسی باتین -

جونس - مین عورت نہین مرد ہون لیکن چند وجوہ سے زنانے لباس مین تم سے ملنا مناسب سمجھا -

کملا - ڈر کر اور حیرت سے اسکی طرف دیکھ کر - کیون -

جونس - صرف تمھاری بہتری اور بھلائی کے خیال سے -

کملا - آخر تم کون ہو اور اس ہمدردی سے تمھارا مطلب کیا ہی مین نے تو شائد تمھین دیکھا بھی نہین ہی - پھر اس قدر دوستی کے کیا معنے -

جونس - مین وہی مُردہ شوہون جسے تم نے ہیرے کی انگوٹھی دیکر ایک عورت کی لاش دفن کرنے کا حکم دیا تھا لیکن مین تمھاری وہ انگوٹھی واپس کر دونگا کیونکہ مجھے معلوم ہوگیا ہی تمھارے پاس اس کے سوا کچھ نہین ہے -

ناگاہ نیچے کے حصہ مین کسی کے پاؤن کی چاپ سنائی دی - چاپ سُنتے ہی کملا کا سُرخ سفید چہرا بالکل زرد پڑ گیا اور وہ تھر تھر کانپنے لگی - اس خوف کی حالت مین اسنے جونس کا ہاتھ پکڑ کر کہا -

کملا - میرے مہربان اور خدا ترس دوست کیا تم واقعی میرے دشمنون سے مجھے بچاؤ گے -

باب ۲۷

جونس کی ہمدردی

انسان حوادثات کا پُتلہ ہے دہر مین
فرقت کا غم نہین تو غم روزگار ہے
(خنجر لکھنوی)

کملا دیوی خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی چہرا بالکل زرد ہوگیا تھا اس کے منھ سے بات نہ نکلتی تھی - اس کی یہ حالت دیکھ کر جونس نے تسلی آمیز لہجہ مین جواب دیا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جونس - تم بالکل نہ ڈرو جبتک میری جان مین جان ہے کس کی مجال ہو جو تمھین ایذا پہونچانے کا خیال کرے لیکن یہ تو بتاؤ تم اِس قدر ڈرتی کیون ہو وہ کون شخص ہے۔ جسکا رعب تمھارے دِل پر اسقدر غالب آگیا ہے۔

کملا - آہ کیا آپ میرا حال سُننا چاہتے ہین۔

جونس - ہان۔

کملا - مین یہان ایک مِل مین ملازم ہون۔

جونس - تعجب ہے تم مِل کی مزدورنی ہو۔

کملا - ہان - جب سے مین کام کرنے جاتی ہون اس زمانے سے وہان کا ایک کلرک میری عصمت دری کرنا چاہتا ہے۔

جونس - غصہ کی حالت مین گھونسہ تان کر - آنے دو مین بدمعاش کو اسکی خباثت کا مزا چکھاؤنگا۔

کملا - اس کے تشدد اور دھمکیون سے ڈر کر مین نے کام پر جانا چھوڑ دیا اور جس مکان مین رہتی تھی وہ بھی چھوڑ کر یہان رہنا اختیار کیا لیکن اُسنے اب بھی میرا پیچھا نہ چھوڑا - آج اُسے پتہ میرا لگ گیا - دوپہر کو وہ یہان آیا بھی تھا لیکن اور لوگون کے موجود ہونے سے اسکا دسترس نہ چلا اس لئے چپکا چلا گیا لیکن اِس کے تیورون سے مین نے اس کے دِل کا حال تاڑ لیا تھا جب ہی سے مین نے سمجھ لیا کہ اب دُنیا میرے رہنے کے قابل نہین رہی عزت و آبرو سے مرجانا بہتر ہے بے آبرو ہو کر زندہ رہنا اچھا نہین صرف اِسی لئے مین نے ایسی جگہ جانا چاہا تھا جہان ایسے ایسے ناپاک آدمیون کی رسائی نہین اور میرا دامن عصمت سیہ کاری کے داغ سے محفوظ رہے گا۔

جونس - نہین نہین تم ابھی بالکل کمسن ہو تمھین مرنا نہ چاہیئے خیر اپنا پورا حال بیان کرو۔

کملا - بس اَب مجھے کچھ کہنا نہین ہے یہی میری کہانی تھی جو سُنا دی اب تم بتاؤ یہان عورتون کے لباس مین آنے کا کیا سبب ہے۔

جونس - ایک شخص تمھاری تلاش مین میرے یہان آیا تھا۔

کملا - کانپ کر - کون وہی بدمعاش کلرک۔

جونس - نہین کوئی اور شخص تھا کیا اسے بھی تمھارا پتہ معلوم ہو گیا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کملا - اور زیادہ پریشان ہوکر - کیا تم سے کوئی شخص میرا پتہ دریافت کرتا تھا -

جونس - ہان -

کملا - پوچھنے والا مرد تھا یا عورت -

جونس - مرد -

کملا - بطور جرح - ہمین کیونکر معلوم ہو وہ کلرک نہ تھا -

جونس - مجھے پورا یقین ہے وہ کلرک نہ تھا -

کملا - اسنے تم سے کیا کہکر دریافت کیا تھا -

جونس - سچ تو یہ ہے جس عورت کی لاش بھاگارتی مین بہتی ہوئی پائی گئی تھی اس کے متعلق پوچھتا تھا -

جملہ ناتمام تھا کہ کسی کی سیڑھیان چڑھنے کی آہٹ محسوس ہوئی - کملا دیوی نے ڈرکر جونس کا ہاتھ پکڑ لیا اور خوفزدہ لہجہ مین خوشامدانہ انداز سے بولی -

کملا - خدا کا واسطہ مجھے ظالم سے بچاؤ -

جونس - تم بالکل نہ ڈرو مین پٹون کی آڑ مین چھپا جاتا ہون تم بالکل نہ دبنا ترکی بترکی جوابات دینا اگر وہ سختی کرنا چاہے گا تو مین سمجھ لونگا - ایک کلرک تو کیا اگر اس کے ایسے چار کلرک بھی چلے آئین تو مین ان سب پر بھاری ہون -

یہ کہکر جونس سابق کی طرح پھر دروازے کی اوٹ مین نہان ہوگیا - ہی کے چھپتے ہی ایک لنبا تڑنگا شخص کمرے مین داخل ہوا اسے دیکھتے ہی کملا کی زبان سے نکل گیا - ہین تم یہان کہان -

کلرک - ہان میری بیوفا نازنین مین ہی ہون بھلا تم مجھ سے کہان چھپوگی ؎

ساتھ چھوڑین گے نہ سائے کی طرح
ہم بھی جائین گے جدھر جائے گا (لاعلم)

کملا - مین نہایت لجاجت سے عرض کرتی ہون - مہربانی فرماکر یہان سے چلے جائیے مجھ دکھیا کو زیادہ نہ پریشان کیجئے -

کلرک - آہ تمھاری انھین بے نیازیون نے تو مجھے اور زیادہ اپنا مفتون کر لیا ہے دیکھو اب بھی کہا مانو ضد اچھی نہین مین اپنی ساری تنخواہ تمھین دیدیا کرونگا - اور اسمین سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک پیسہ نہ لونگا۔

کملا - افسوس میری قسمت مین آپکی کمائی کا پیسہ نہین ہی آپ ابھی چلے جائیے۔

کلرک - مین تم سے بغیر اقرار لئے ٹلنے والا نہین اگر خوشی سے مجھے قبول نہین کرتی ہو تو زبردستی قبول کرنا ہوگا۔

کملا - ناممکن جب تک جسم مین ایک قطرہ بھی خون کا باقی ہی تم مجھے ہاتھ نہین لگا سکتے۔

کلرک - دیکھو کملا مجھے ناراض کرنا خوب نہین۔

کملا - بگڑ کر - بس خبردار اب کوئی لفظ زبان سے نہ نکلے مین تمھین حکم دیتی ہون یہان سے چلے جاؤ۔

کلرک - ہنسکر تم مجھے قبول کرلو پھر تمھارا حکم ماننے کو بسر وچشم موجود ہون۔

کملا - کبھی نہین۔

اسی وقت جونس ٹیون کی آڑ سے نکل آیا اور کلرک کو مخاطب کرکے بولا۔

جونس - تم بھی عجیب شخص ہو خواہ مخواہ ایک کمزور عورت کو پریشان کرتے ہو جب اس نے تمھین چلے جانے کا حکم دیدیا ہے تو کیون فضول بکتے ہو۔

کلرک - غضب آلود نگاہون سے گھورکر - تم کون ہو۔

جونس - مین کوئی ہون لیکن تم فوراً کمرے سے نکل جاؤ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔

کلرک - واہ چہ خوش - تمھاری بھی یہ طاقت ہی کہ مجھے دھمکاؤ۔

جونس نہایت قوی الجسہ اور شہ زور تھا اسنے چاہا جھپٹ کر کلرک کی گردن مین ہاتھ دے کر کمرے سے نکالدے کہ اسنے اپنی کمر سے چھرا نکال لیا اور ڈانٹ کر بولا۔

کلرک - خبردار قدم آگے نہ بڑھانا یاد رکھو اگر اپنے مقام سے ذرا بھی جنبش کی تو اپنے لہو مین لوٹتی نظر آؤگی۔

جونس - تمھین شرم نہین آتی بوڑھی عورت کو چھرا لیسے دھمکاتے ہو۔

کلرک - بوڑھی عورت دیوانی ہوگئی ہے جو میرے کامون مین ہارج ہوتی ہے اگر وہ سیدھی طرح نہ مانے تو مجبوراً مجھے اسی چھرے سے کام لینا پڑے گا۔

جونس نے تیور بدل کر کہا - خیر تو بوڑھی عورت بھی پتھر کا جواب پتھر سے دینے کو تیار رہے۔ یہ کہکر اسنے پستول نکالکر اسکی طرف کردیا - وہ جب گھر سے نکلا تھا تو اپنی حفاظت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے واسطے ریوالور لیتا گیا تھا - اس کی یہ دانائی بہت کام آئی کلرک پستول دیکھتے ہی کانپنے لگا اسنے کانپتے ہوے لہجہ مین کہا -

کلرک - خدا کے لئے پستول ہٹالو کہین گولی نہ مار دینا -

جونس - مُسکرا کر - اچھا تو چھُرا ہاتھ سے پھینکدو -

کلرک نے ڈر کر بے عذر چھرا پھینکدیا - اَب جونس پستول جیب مین رکھ کر کلرک کو پکڑنے کے واسطے آگے بڑھا - اتنے مین کلرک کی نظر کملا پر جا پڑی جو کمرے کے ایک گوشہ مین خاموش کھڑی ہوئی یہ تماشہ دیکھ رہی تھی اس کے چہرے سے امید و بیم کے آثار نمایان تھے کملا کو دیکھتے ہی کلرک کے خون مین ہیجان پیدا ہوگیا اور دیوانون کی طرح جونس پر ٹوٹ پڑا - جونس بھی اِس سے دست و گریبان ہوگیا - تھوڑی دیر تک دونون مین دھینگا مشتی ہوتی رہی آخر جونس نے اسے مضبوط پکڑ کر ریلنا شروع کیا اور ریلتے ریلتے زینے کے قریب لیجا کر بولا -

جونس - عورتون کی لات کھانے کا فخر تو کبھی حاصل نہ ہوا ہوگا خیر آج مین تمھین اس فخر کے ساتھ ایک لذت بھی چکھائے دیتی ہون -

یہ کہکر اسنے کلرک کو چھوڑ دیا اور دو قدم پیچھے ہٹ کر اس زور سے لات ماری کہ باوجود کوششون کے بھی وہ سنبھل نہ سکا لڑھکتا ہوا نیچے تک چلا گیا لیکن اسکی خوش قسمتی مین شک نہین - اتنی بلندی سے گرنے پر بھی جیسی چوٹ آنا چاہیئے تھی نہ آئی -

وہ کپڑے جھاڑ کر فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اس کے کانون سے دھوئین اور آنکھون کے شعلے نکل رہے تھے - انتقام کی آگ سارے جسم کو جلائے ڈالتی تھی لیکن وہ مجبور تھا اسمین اتنی قوت نہ تھی جو جونس سے عوض لیتا - اس کی تھوڑی جائداد تھی اور خود بھی دس پانچ ہزار روپیہ کما کر جمع کر لیا تھا اس لئے اسنے سوچا اس کام مین بدمعاشون کی مدد لینا چاہیئے - وہ تو اپنے دل مین خیالی پلاؤ پکاتا ہوا مکان سے نکل کر چلا گیا - ادھر جونس ہنستا ہوا کملا کے پاس جاکر بولا -

جونس - اُمید ہے کلرک اَب یہان آکر تمھین پریشان نہ کریگا اِسوقت مین نے شادی کا اقرار لینے کی سزا کافی دیدی ہے -

کملا - میرے محسن اگر اِسوقت تم موجود نہ ہوتے تو یقیناً میرا کام تمام ہوگیا ہوتا اس لئے میری جان پر تمھارا احسان ہے - اگر خدا نے میرے دن پھیرے تو اس کا عوض کر دونگی ورنہ میرا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خدا تمھین اس نیکی کا اجر دیگا۔

جونس ۔ مین نے جو کچھ کیا صرف انسانی ہمدردی کے تقاضے سے کیا لیکن یہ تو بتاؤ کام کیونکر تمام ہوجاتا۔

کملا ۔ بے عزتی اور تکلیف کی زندگی پر موت کو ترجیح دیتی۔

جونس ۔ تم بالکل مطمئن رہو وہ زمانہ بہت قریب ہے جب تم ان مصائب سے نجات پاجاؤگی تمھارے دوست اسی فکر مین لگے ہوے ہین۔

کملا ۔ المناک انداز سے ۔ آہ اتنی بڑی دُنیا مین مجھ نصیبون جلی کا کوئی دوست نہین ہے اگر ایک دوست تھا اُسے بھی خدا نے اُٹھا لیا تھین تو اُسے ہزارون من مٹی کے نیچے دبا آئے ہو۔

جونس ۔ تعجب سے ۔ کیا وہ تمھارا دوست نہین جو آج ہی میرے پاس آکر تمھارا حال دریافت کرتا تھا۔

کملا ۔ نہین۔

جونس ۔ جو شخص میرے پاس آیا تھا وہ سراغرسان ہے۔

کملا ۔ حیرت سے ۔ سراغرسان ۔ کیا میری جستجو کے لئے جاسوس مقرر کئے گئے ہین۔

جونس ۔ کیا تم نے کبھی کوئی جرم کیا ہے۔

کملا ۔ میرا خدا جانتا ہے، مین بالکل بے قصور ہون۔ ظالمون نے مجھے دھوکا دیکر تباہ کیا ہے اور اَب جان کے پیچھے پڑے ہین۔

جونس ۔ تھوڑے سُکوت کے بعد ۔ میرے خیال مین تمھارا یہان رہنا مناسب نہین دشمنون کو تمھارا ٹھکانہ معلوم ہوگیا ہے اگر یہان رہوگی تو کسی بلا مین پھنس جاؤگی بہتر تو یہ ہے میرے ساتھ چلی چلو۔

کملا نے اس کے ساتھ جانے سے قطعی انکار کیا ہر چند جونس نے سمجھایا بُجھایا اسنے کسی طرح منظور نہ کیا۔ اِسے اپنی ضد پر استقلال کے ساتھ قائم دیکھکر جونس نے کہا۔

جونس ۔ خیر نہ سہی مین ابھی جاکر ان لوگون کو تمھارا پتہ بتائے دیتا ہون۔

اس دھمکی سے ڈرکر کملا اس کے ساتھ جانے پر رضامند ہوگئی ۔ جونس صبح کو لے جانے کا وعدہ کرکے اَپنے مکان واپس آیا۔

اس رات کی صبح کو راشد پھر جونس کے مکان پر جا پہونچا اِسے دیکھکر جونس نے سلام

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرکے کہا۔

جونس۔ مین نے اُس عورت کی بہت تلاش کی لیکن کہین پتہ نہ لگا۔

راشد۔ تم مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو معلوم ہوتا ہے تم اُس سے ملگئے ہو۔

جونس۔ یہ آپکا خیال ہے۔

راشد۔ خیر یاد رکھو اس عورت کے تمام جرائم کے جوابدہ تم ہوگے۔

جونس۔ اُسنے کوئی جُرم نہین کیا بالکل بے قصور ہے۔ اُسنے مجھ سے خود بیان کیا ہے۔

راشد۔ مُسکراکر۔ کل رات کو عورتون کے لباس مین جو تم اس کے پاس گئے ہو جب ہی شاید اسنے تم سے یہ باتین بیان کی ہونگی۔

جونس۔ دل ہی دل مین اپنی حماقت پر بگڑکر۔ مین تو اس کے پاس نہین گیا۔

راشد۔ اب چھپانے سے کچھ فائدہ نہین مجھے سب معلوم ہوگیا ہے۔ صرف ایک روز کی مُہلت دیجاتی ہے اگر کل اسکا پتہ نہ بتاؤگے تو مجرمون کو پناہ دینے کے جُرم مین ماخوذ ہوگے۔

جونس۔ صرف ایک دن کی مُہلت نہین اس کے ساتھ ایک رات کا بھی اضافہ کردیجئے۔

راشد۔ کیون۔

جونس۔ شائد ایک دن اور ایک رات مین اسکا پتہ معلوم کرسکون۔

راشد۔ خیر یونہین سہی اگر ان چوبیس گھنٹون مین تم نے اس عورت کو لاکر حاضر نہ کیا تو اس کے بدلے تمھین جیل جانا پڑے گا۔

باب ۲۸

گمشدگی

سنبھلنے بھی نہ پائے قیامت سر پہ آٹوٹی
بہار آتے ہی آتے ہوگئے سب بلبلے دلکے

راشد کے چلے جانیکے بعد چند منٹ تو جونس خاموش بیٹھا ہوا غور کرتا رہا پھر خود بخود مجذوبون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے مانند بڑہا بڑہا کر شرارتی کی۔

اسمین تو شک نہین جاسوس انتہا کا چالاک ہے۔ اسنے میرا بھیس بدلکر جانا معلوم کرلیا۔ اور غالبًا تعاقب بھی کیا ہوگا۔ لیکن ابھی تک اسے کملا کا پتہ نہین معلوم ہوا ہے۔ خیر آج مین بھی ایسی چالاکی سے جاؤنگا کہ اس کے فرشتون کو خبر نہ ہوگی۔ منھ ہی منھ مین اتنا بڑبڑانے کے بعد مسز جونس کے پاس گیا اور تھوڑی دیر تک اس سے آہستہ آہستہ کچھ صلاح و مشورہ کرتا رہا۔ پھر بڑی احتیاط سے اپنے مکان کی چھت پر پہونچا۔ اسے یقین تھا مین موجودہ کام نہایت ہوشیاری سے کر رہا ہون۔ لیکن یہ اسکی غلطی تھی جو لوگ اس کی نگرانی کرتے تھے انھون نے معقول بندوبست کرلیا تھا۔ کوٹھے پر جانے کے بعد مُردہ اُٹھانے کے بکس سے ایک بارہ تیرہ برس کا لڑکا نکلا اور ادھر اُدھر دیکھکر وہ بھی کوٹھے پر چڑھ گیا۔

راشد کو آج بھی جونس کے وعدے کا اعتبار نہ ہوا تھا اس لئے اُسنے چلتے وقت اپنے ایک ملازم کے چالاک لڑکے کو بکس مین چھپا دیا تھا اور اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ وہ جونس کی ذرا ذرا سی باتون پر نظر رکھے اور مجھے اطلاع دیتا رہے۔

جونس نے قصد کیا تھا وہ جہاز مکان جو برابر تھے ان کے چھتون سے گذرتا ہوا گلی کے موڑ تک جائے پھر وہان سے سڑک پر اُتر کر کملا دیوی کے مکان کا راستہ لے۔ وہ ابھی صرف دو ہی مکان طے کرسکا تھا کہ وہی کمسن لڑکا جو بکس سے نکلا تھا گلی کی طرف جھانک کر دیکھنے لگا۔ اور راشد کو راہگیرون کا بھیس بنائے ہوے دیکھکر اشارے سے سب کچھ سمجھا دیا۔ جونس مکانون کی چھتون کو طے کرتا ہوا آخری مکان تک پہونچا اور وہان سے سڑک پر آیا۔ وہ اپنی اس چالاکی سے بہت خوش تھا لیکن اسے خبر نہ تھی راشد بھی بھیس تبدیل کئے اس کے ساتھ ساتھ ہے وہ کملا دیوی کے مکان سیدھا نہین گیا راہون کو کاٹتا پھیرکھاتا ہوا روانہ ہوا۔ اسکا یہ فعل احتیاطًا تھا اسنے خیال کیا اگر کوئی میرے تعاقب مین آرہا ہوگا تو حتمی گھبرا کر بیٹھ رہے گا۔ کچھ دور جاکر اسنے ایک گاڑی کرایہ پر کی اور سوار ہوکر کولاگھاٹ پہونچا اور اسٹیمر سے اُترنے والے مسافرون کی سیر کرنے لگا۔ اور داہنے بائین دیکھتا جاتا تھا کہ اگر کوئی میری نگرانی کر رہا ہو اس کی نظر سے بچنے کی کوشش کرون۔ مسافر گھاٹ سے نکل نکل کر اپنی اپنی طرف چلے گئے سب کے آخر مین ایک معمولی آدمی چند ٹین کے برتن ہاتھ مین لئے آتا ہوا دکھائی دیا اس کے جانے کے بعد گھاٹ پر سناٹا ہوگیا۔ جونس نے اپنے دل مین کہا بس اطمینان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہو گیا کسی نے مجھے نہیں دیکھا۔ مین جاسوس کی نگاہون سے بچکر نکل آیا ہون۔

اب اسنے ایک ناؤ کرایہ پر کی اور اسپر سوار ہو کر دریا پار گیا۔ اور وہان سے دوسرے گھاٹ پر پہونچکر دوبارا ناؤ پر بیٹھکر اس پار آیا۔ لیکن کوئلا گھاٹ کے بجائے چمپال گھاٹ پر اُترا۔ جونس جب اُس پار سے چمپال گھاٹ آرہا تھا اُسی وقت جہاز کا ایک خلاصی بھی اسی ناؤ پر بیٹھکر چمپال گھاٹ آیا تھا۔

چمپال گھاٹ سے نکل کر جونس نے پھر گاڑی کرایہ پر کی اور سوار ہو کر شہر کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ اسی وقت وہ خلاصی بھی کوچبان سے کچھ کرایہ دینے کا وعدہ کر کے چھت پر بیٹھ گیا اور گاڑی چلنے لگی۔ دو چار بازارون سے ہوتی ہوئی گاڑی ڈلہوسی اسکوائر پہنچ گئی۔ جونس نے کوچبان کو گاڑی روکنے کا حکم دیا۔ اور اسے کرایہ دیکر پیدل روانہ ہوا۔

دن تمام ہو چکا تھا۔ بلون کے کام کرنے والے فرود اور آفسون کے ملازمین اپنا اپنا کام ختم کر کے گھرون کو واپس ہو رہے تھے۔ تھوڑی دور جاکر جونس ٹھہر گیا اور ایک مکان کو نگاہ غور سے دیکھنے لگا چند منٹ تک دیکھتے رہنے کے بعد وہ منھ ہی منھ مین بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھا۔

مین بالکل بے کھٹکے ہون کوئی میرا نگران نہیں ہے تاہم مجھے اچھی طرح داہنے بائین دیکھ لینا چاہیئے جس وقت وہ بڑھا نکتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اُسی وقت ایک اجنبی شخص اس کے حرکات وسکنات کو بغور دیکھ رہا تھا۔ یہ اجنبی راشد تھا جو شروع سے آخر تک مختلف وضاعین بناکر اس کے ساتھ رہا تھا۔ جونس کچھ دور آگے بڑھ کر پھر واپس ہوا اور جس مکان کو غور سے دیکھ گیا تھا اس کے سامنے جاکر ٹھہر گیا۔

راشد بھی پاس ہی کے ایک ہوٹل مین چلا گیا وہان اسنے ایک انگریز کو بیٹھے پایا۔ جس کے برابر ایک فاکسٹر یا کتا بیٹھا تھا اور وہ اس کی تعریف مین طب اللسان تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کتا اعلیٰ درجہ کا سُراغرسان ہے وہ سونگھ سونگھ کر ہر چیز کا پتہ لگا دیتا ہے۔ واقعی بہت کارآمد جانور ہے۔ یہ کہکر وہ پھر سڑک پر چلا گیا اور جونس کو اس مکان مین داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ جونس کے مکان مین داخل ہوتے ہی راشد جھپٹ کر پھاٹک پر پہونچا لیکن احتیاطاً مکان کے اندر نہ گیا۔ اسے کھڑے ہوئے پورا ایک منٹ بھی نہ گذرا تھا کہ کسی عورت کے بلک بلک کر رونے کی آواز سُنائی دی۔ گریہ وزاری کی آواز سُنکر وہ بھی مکان کے اندر چلا گیا۔ اور ایک کنارے آڑ مین کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔ اسنے دیکھا ایک غون مین لتھڑی ہوئی عورت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رُو رُو کر جونس سے کچھ باتین کر رہی ہے۔ راشد نے کان لگا کر سُنا تو عورت کو یہ کہتے ہوئے پایا۔
عورت۔ اب وہ یہان نہین تھوڑی دیر ہوئی چند بدمعاش آئے تھے اُسے زبردستی پکڑ لے گئے۔ ایشور جانین وہ زندہ بھی بچا یا مار ڈالی گئی۔ چلتے چلتے وہ لوگ میری بھی یہ گت بنا گئے۔
جونس۔ گھبراؤ نہین عدالت تمھاری فریاد سُنے گی تم سب حال مفصل طور سے بیان کردو۔
عورت۔ کیا اچھا ہوتا اگر مین اُسے اپنے یہان نہ رکھتی۔ بدمعاشون نے مجھے بھی گھائل کیا اور شاید اُسے بھی مار ڈالا۔ (کسی قدر خود کو سنبھال کر) ایک گھنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک موٹر کار یہان آکر رُکی۔ اُسمین سے تین آدمی اُتر کر سیدھے اس کے کمرے مین چلے گئے۔
جونس۔ تم نے اُن لوگون کو کیون آنے دیا۔
عورت۔ اِن لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ بابو جی اس مکان کو مول لینا چاہتے ہین باڑی والے نے حکم دیا ہے مکان دکھا دو۔ جس وقت کا یہ ذکر ہے۔ وہ عورت اپنے کمرے کی کوٹھری مین بیٹھی تھی۔ کوٹھری کا دروازہ بھڑا ہوا نہ تھا جیسے ہی وہ لوگ برآمدے مین پہونچے اِن کی نظرین اُس عورت پر پڑین اور وہ بول اُٹھے۔ ہان ہان وہی ہے وہی ہے۔ اِتنا کہتے ہی تینون آدمیون نے جھپٹ کر اِسے پکڑ لیا۔
جونس۔ اسوقت تم نے کیا کیا۔
عورت۔ جونس کی بات کا جواب نہ دیکر۔ وہ بیچاری مدد کے واسطے ایک ایک کو پکارتی رہی لیکن کوئی اِس کے قریب نہ گیا اُنھین تینون آدمیون مین سے ایک نے اس کے منھ مین رومال ٹھونس دیا اور معلوم نہین کس طرح کس کر ہاتھ پاؤن باندھے کہ وہ بیہوش ہوگئی۔
جونس۔ ہاتھ ملکر۔ افسوس مین نہ ہوا ورنہ کمبختون کو مزا چکھاتا۔ خیر تم نے غل مچا کر پولیس کو کیون نہ بلایا۔
عورت۔ مین نے بہت شور وغل کیا لیکن اُن مین سے ایک نے اپنا چھوٹا سا گول ڈنڈا ایسی زور سے میرے سر پر مارا کہ تمام سر کھل گیا۔ اور بھل بھل خون بہنے لگا۔ اس صدمہ سے مین فوراً بیہوش ہوگئی پھر نہین معلوم کیا ہوا اور وہ لوگ کب گئے۔ اس عورت کو کیونکر لے گئے ابھی تھوڑی دیر ہوئی ہے کہ مین ہوشیار ہوئی ہون۔
یہ خوفناک بیان سُنکر راشد کا خون کھولنے لگا اِسنے دل مین کہا۔ افسوس پھر بنا بنایا کھیل بگڑ گیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر جونس راہ مین فضول وقت ضائع نہ کرتا تو یہ انجام نہ ہوتا - ادھر جونس کے تمام ارمانون پر پانی پھر گیا اس کی عقل ٹھکانے نہ تھی غصہ کے مارے منھ سے کف جاری تھا - اس نے دیوانون کیطرح انتہائی غمگینی سے کہا -

افسوس مین جاسوس کو ابتدا سے دھوکا ہی دیتا آیا کاش اسے اطلاع دیدیتا - اب بھی اگر وہ یہان آجائے تو بہت اچھا ہے -

راشد - اوٹ کی آڑ سے - مجھے دھوکا دینے پر بھی تمھین کامیابی نہ ہوئی -

جونس - حیرت سے، اے خدا، اے خدا، کیا واقعی میرے کانون مین اُسی کی آواز آئی ہے -

راشد - آڑ سے نکلکر - تمنے مجھے یاد کیا تھا تو مین آگیا اگر تم پہلے ہی مجھے آگاہ کردیتے تو اس غریب دُکھیا پر اتنی مصیبت نہ پڑتی -

جونس - متاثر ہوکر - تم اُس عورت کو کیون تلاش کرتے ہو -

راشد - اس کی بھلائی کے لئے یقین مانو ساری دُنیا مین میرے اور ایک اور آدمی کے سوا اُسکا دوست کوئی نہین ہے -

جونس - افسوس سخت غلط فہمی ہوئی میرا خیال اس کے خلاف تھا مین نے جو اب تک تم سے پوشیدہ رکھا تو صرف اسکی دوستی کے خیال سے -

راشد - خیر کچھ مضائقہ نہین تمھین معلوم ہے اسے لیجانے والے کون لوگ ہین -

جونس - مین اس بدمعاش کو اچھی طرح جانتا ہون اور اگر اُسے اس بدمعاشی کی پوری پوری سزا نہ دی تو کچھ کام ہی نہ کیا -

راشد نے اس مجروح عورت سے کئی سوال کئے اور انکا معقول جواب پایا - ساتھ ہی کئی مفید و مطلب برار باتین بھی معلوم ہوئین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۲۹

کھوئے ہوئے کی تلاش

پہنچ ہی جائین گے دَر تک ترے کبھی نہ کبھی
روانہ صورت گردو غبار ہم بھی ہین
(خنجر لکھنوی)

راشد نے دِل ہی دِل مین اپنی کارروائی کے عنوان کو سوچکر جونس کو بدمعاشون کا پتہ لگانے کو روانہ کیا اور خود پھر ہوٹل مین واپس جاکر کتے کے مالک سے اس کی قیمت دریافت کی اور ہزار روپیہ دام سُنکر اِسنے ایک شرط پر اس کی خریداری منظور کی۔ اسنے کہا۔ اگر میرے سامنے کُتا اپنی جاسوسی کے امتحان مین پورا اُترے گا تو ہزار روپیہ دے کر اسے خریدنے مین مجھے کچھ عذر نہوگا کتے کے مالک نے شرط منظور کرکے کُتا اس کے حوالے کردیا۔

راشد کتے کو ساتھ لے کر پھر اسی مکان مین گیا جہان سے کملا دیوی زبردستی اسیر کرکے بدمعاش لے گئے تھے۔ اور اسی مجروح عورت سے کملا دیوی کی ساری طلب کی عورت نے اس کمرے مین جاکر ایک ساری جو وہ رات کو پہنا کرتی تھی لاکر راشد کو دی۔ اِسنے وہ ساری کتے کے سامنے رکھدی اِسنے خوب اچھی طرح اسے اُلٹ پلٹ کر سونگھا۔ اس کام سے فارغ ہوکر وہ کتے کو ساتھ لئے ہوئے باہر آیا۔ کتا تھوڑی دیر تک دروازے کے قریب کھڑا ہوا سونگھتا رہا پھر بھونکتا ہوا ایک سمت رَوانہ ہوا اس کے پیچھے پیچھے راشد بھی چلا۔ چراغ جل چکے تھے راشد جگہ جگہ لال رنگ سے لال ٹین کے کھنبون پر نشان کرتا جاتا تھا۔ کُتا بڑھتے بڑھتے شہر کے آخری حصہ مین پہونچ گیا جہان مکان کسی قدر فاصلے فاصلے سے بنے تھے اور راستہ چلنے والون کی اتنی کثرت نہ تھی جیسی آباد محلون مین رہا کرتی ہے۔ کتا ایک گلی کے سامنے جاکر کھڑا ہوگیا اور دُم ہلا ہلا کر بھونکنے لگا۔ راشد بھی جھپٹ کر اس کے قریب پہونچگیا اور غور سے دیکھنے پر اسے معلوم ہوگیا کہ موٹر کے پہیون کے نشانات اس سے آگے نہین معلوم ہوتے اس سے ظاہر ہوتا ہے بدمعاشون نے یہان موٹر چھوڑ کر پاپیادہ آگے کی راہ لی ہے سَو قدم کے فاصلے پر ایک مکان مین چراغ کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی دِکھائی دی۔ اب کتا پھر دُم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرونا - یہ کیا -
رشید - بمبئی آکر آپ لوگ اپنے نیازمندوں کو بھول گئین -
کرونا - بالکل غلط کوئی دن ایسا نہین گذرا جب آپ لوگون کا ذکر نہ کیا ہو کملا دیوی کو آپ سے بہت شکایت ہے -
راشد - شکایت کیسی -
کرونا - انھون نے بطور شکریہ کچھ نذرانہ آپ لوگون کی خدمت مین بھیجا تھا مگر آپنے واپس کر دیا -
راشد - ٹھنڈی سانس لے کر درست ہی -
کرونا - یہ تو جواب نہین ہے -
راشد - نیر انھین شکایت ہے ہمین تو شکایت بھی نہین -
کرونا - کیون -
راشد - وہ بڑی آدمی ہین -
کرونا - لیکن آپکی احسانمند -
راشد - کیون کرونا مائی کیا احسانمندی کے یہی معنے ہین کہ ہمین حریص و طامع سمجھکر روپیہ بھیجا جائے - شکر ہے خدا کا اسنے ہمین اتنی مقدرت دی ہی کہ ہم خود تیس چالیس ہزار دے سکتے ہین - ہماری نیتین بھی سیر ہین - اگر انھین معاوضہ ہی دینا تھا تو ایسا معاوضہ دیتین جو ہماری محنتون کا صلہ ہوتا -
کرونا - وہ کیا -
راشد - نیر اس ذکر ہی کو جانے دو -

اتنے مین کرشنا اور کملا دیوی بھی وہان آگئین اور رشید و راشد کو دیکھ کر گاڑی روک کر اتر پڑین - اب راشد و رشید اور کرونا مائی کو بھی گاڑیون سے اترنا پڑا - پانچون آدمی ٹہلتے ہوئے لب ساحل بنچون پر بیٹھ گئے -

کملا - کہئے کیا باتین ہو رہی تھین مجھے تو آپ سے شکایت ہے -
راشد - آپ کی شکایت میرے سر آنکھون پر -
کملا - کیا میرا نذرانہ ایسا نہ تھا جو قبول کیا جاتا -
راشد - آپکا عطیہ تو نہایت گرانقدر تھا سچ تو یہ ہے ہم لوگ ہی اس قابل نہ تھے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرونا۔ کملا سے۔ یہ لوگ ہم لوگون سے خفا ہین۔
کملا۔ کیون۔
کرونا۔ وہ کہتے ہین ہمین ایسا حقیر سمجھا کہ روپیہ بھیجا۔
کملا۔ یہ تو شکایت بیجا ہے۔ آخر مین بھی کچھ خدمت کرتی یا نہ کرتی۔
راشد۔ آپ غیور ہین کسی کا احسان نہین چاہتین حالانکہ وہ احسان نہین ہے تاہم آپ سا عزت دار شخص اسے احسان سمجھ سکتا ہے اور اسکے معاوضہ کا خیال کر سکتا ہی معاف کیجئے گا معاوضہ سے مراد روپیہ نہین ہے۔
کملا۔ پھر کیونکر معاوضہ ہو سکتا ہی۔
راشد۔ اس ذکر کو جانے دیجئے۔
کملا۔ مین نہ مانونگی آپ کو بتانا ہی ہوگا۔
راشد۔ جو ہونا تھا ہو چکا مین عاجزی سے عرض کرتا ہون ایسے تکلیف دہ ذکر کو ترک ہی کیجئے تو بہتر ہے یہ کہتے وقت شدت غم سے اسکا دل بھر آیا اور آنکھون سے چند قطرہ اشک مچل کر دامن پر ٹپک پڑے۔
کملا۔ ہین یہ کیا۔ .....
راشد۔ خاموش۔
کملا۔ آپکو میرے سر کی قسم کچھ کہئے تو سہی۔
راشد۔ آہ قسم کیون دیدی۔ خیر سنئے آپ ہمین سرفراز کر سکتی تھین۔ آپ لوگ ہمارے تڑپتے ہوے دلون پر مرہم تسلی لگا سکتی تھین۔ ہم لوگون نے روپیہ کی طمع مین یہ کام نہین کیا تھا۔ ہم محبت کے بھوکے ہین۔
کملا۔ سر جھکا کر "خود میری دلی تمنا تھی کہ آپ کی کنیزی مین رہ کر زندگی کے دن گذار دون۔ لیکن ایک خیال مانع تھا اور وہ یہ کہ شائد آپ ہمین غیر مذہب ہونے کی وجہ سے قبول نہ کرین۔
راشد۔ فرط خوشی سے بیتاب ہو کر" ہمارے مذہب مین عیسائی عورتون سے عقد کرنا جائز ہی۔
کملا۔ تو مین آپ کی لونڈی بننے کو تیار ہون۔
راشد۔ نہین نہین آپ ہمارے دل کی مالک بنکر رہیے۔
اس کے بعد اسلامی طریقے پر دوسرے روز دونون نکاح عمل مین آئے۔ راشد نے کملا دیوی اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رشید نے کرونا مائی سے عقد کر لیا۔

نکاح کی رسم بالکل سادگی سے عمل مین آئی۔ دھوم دھڑکا بالکل نہ تھا۔ نکاح کے ایک ہفتہ بعد دعوت ولیمہ ہوئی۔ شہر کے تمام اکابر و معززین دعوت مین شریک ہوئے۔

عقد کے بعد سے راشد و رشید کا معمول ہو گیا کہ چھ مہینے بمبئی مین قیام کرتے اور ۶ مہینے اپنی اپنی بیبیون کے ساتھ کلکتہ مین بسر کرتے۔ ان مین دن بدن رابطہ اتحاد بڑھتا ہی جاتا تھا۔ ایک دوسرے کی محبت مین سرشار نظر آتا تھا۔

تمام شد

۶-۶-س

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرقع ادب کا دوسرا اڈیشن

ادب اُردو کے ہمدرد حضرت صفدر مرزا پوری نے یہ کتاب تالیف نہین فرمائی بلکہ اُردو دنیا پر ایک بڑا احسان کیا ہی اس کتاب مین اُن مشہور انشا پردازون اور محقق اُستادون کے دلچسپ اور پر از معلومات خطوط فراہم کئے ہین جنکی زبان زمانہ موجودہ اور زمانہ گذشتہ متصلہ مین مستند مانی گئی ہے خطوط بھی وہ ہین جو اعلیٰ خیالات کے علاوہ زبان اور محاورات کی جان ہین - ہر خط اپنے انداز اور اپنے رنگ کے لحاظ سے عجیب شان رکھتا ہی اُستادون کی جُدا جُدا طرز تحریر یہ بتا رہی ہی کہ اُردو زبان کسقدر شیرین ہی اور اسمین کسقدر وسعت ہی یہ کتاب نہین ہی بلکہ ایک مجسم ادیب ہی جس کے مطالعہ سے انشا پردازی کا سلیقہ اور خطوط نویسی کا پورا پورا سبق حاصل ہوتا ہی کاغذ اور لکھائی چھپائی بھی نہایت عمدہ ہی شائقین زبان اُردو کو درخواست خریداری جلد بھیجنا چاہئے ورنہ تیسرے اڈیشن کا انتظار نہایت بیچینی سے کرنا پڑیگا قیمت عام (غیر) طلباء کیلئے ۱۲ر

ملنے کا پتہ

مہادیو پرشاد تاجر کتب امین آباد لکھنؤ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خوبصورت کا جنہ۔ جس میں مسئلہ تقدیر و تدبیر پر افسانے کے پیرایہ میں
مفید بحث کرتے ہوئے مصنفہ نے ثابت کر دیا ہے کہ مخلوق نوشتہ تقدیر سے بے
وہ آئندہ کا علم حاصل کرنے کے بعد ہی پیش آنے والے حادثات و واقعات سے
محفوظ نہیں رہ سکتا۔ زبان پیاری قصہ دلچسپ اور مذاق جدیدہ کے رنگ میں رنگا
ہوا ہے ایک باب پڑھنے کے بعد کتاب رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔

تشفق آرا بیگم۔ لکھنؤ کے خوفناک اسرار کا حیرت انگیز انکشاف۔ حسن و عشق کی دلفریب
نیرنگیاں واردات عاشقین کے ترمناک واقعات۔ سچی اور پاک محبت کا فوٹو۔ تجرد و مال کی
بے نظیر تصویر۔ خفیہ پولیس کی تعجب خیز کوشش بدمعاشوں کی پر عبرت چالیں۔ لکھنؤ
کی لڑکیوں کی ماہیت انشائے اردو کا بہترین نمونہ۔ امرا کے حقیقی خفیہ حالات معصوم
لڑکیوں کی عصمت دری، شریف گھرانوں کا طرز معاشرت آزادی نسواں کا اصلی
مفہوم۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت

عروس فرغانہ۔ مشہور فاضل مصری علامہ جرجی زیدان اڈیٹر الہلال (قاہرہ) کے
تاریخی اور حسن و عشق کے دلگداز مصری افسانہ کا ترجمہ جس میں خلیفہ معتصم باللہ کے
عہد حکومت کے پراسرار واقعات (۲۱۸-۲۲۷ھ) فدائیان ملک ایرانیوں کی حکومت
فارس کو از سر نو قائم کرنے کی سرفروشانہ کوششیں مسلمانوں اور رومیوں کی قسمت
فدائیان ترکوں کا طرز معاشرت، تمدن و اخلاق خانگ عموریا کے حالات عشق و محبت
کے بچے اور دل میں ٹھیکیاں لینے والے واقعات۔ لکھنؤ کی پیاری اور ٹکسالی زبان میں
دکھائے گئے ہیں۔ .....

زرد گنبد۔ لکھنؤ کی مشہور بیگم ملکہ جہان کے خزانہ کا راز۔ خاقان کی سوانح عمری کے
ابتدا، پاٹن قزاق کے حیرت انگیز کارنامے۔ سراغرسانی کا دلچسپ فوٹو۔ جمیلہ کی حیا ریاں
کم سنی کے عشق کا راز دنیا، لکھنؤ کی مشہور افواہوں کا دلکش نتیجہ

مرقع ادب۔ ہندوستان کے انشا پردازوں اور محققین اساتذہ سخن کے نہایت
دلچسپ اور پر از معلومات خطوط کا نایاب مجموعہ۔

مہادیو پرشاد تاجر کتب لکھنؤ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri